بیمن خالق دو جهان رنگین ضمیمه مائی گل و ریحان اعنی نسخه

الحمد لله والمنه که درین ایام خجسته فرجام نسخهٔ دیوان این

دیوان الفت

تصنیف نواب ...

... ی ن حیدوران فسح مصححا جناب میر الصا تخلص مونس

در مطبع اسدی امیر الله لکهنوئی میر حیدر علی فطرت طبع یافت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہویدا ہی گل و بلبل پہ جلوہ تیری رحمت کا
محبت کا وہی خلعت دیا اسکو نزاکت کا

معاذ اللہ تیری ذات مین کیا دخل شرکت کا
وہ کافر ہی صنم قایل نہین جو تیری وحدت کا

کوئی تجھسا نہوگا اور نہ ہی یکتا ہی تو یارب
اشارہ ہی یہی ہر وقت انگشت شہادت کا

زمین و آسمان و مہر و ماہ و اختر تابان
یہ کھینچا ہوا نقشہ ہی تیری کلک قدرت کا

ملایک سے ادا جب ہو نہین سکتا حق طاعت
بشر کو پھر بھلا مقدور کیا تیری عبادت کا

کبھی ہستی مین جب لگ دم نہ تیری یاد بھولونگا
ازل ہی نشہ ہی مجھکو تری صہبای الفت کا

عطا کی ذکر کی تیری یہ گویائی زبانونکو
تری نام مقدس نی اثر بخشا فصاحت کا

کسیکو دخل کیا ای دوست تیری کارخانی مین
تجھی کو بھید ہی کچھ خوب معلوم اپنی قدرت کا

محبت کا تیری عاشق کی دل پر داغ ہی یارب
بہانہ ہی فقط عشق بتان ماہ طلعت کا

ہلال آسمان حسن ہی ابرو محمد کا
جبین ہی بدر خورشید مبین ہی روی محمد کا

معطر مشک تر سی ہی کہین گیسو محمد کا
عرق عطر گل جنت سی ہی خوشبو محمد کا

علی مرتضی ہی زینت پہلو محمد کا
خدا کا ہاتھ ابوطالب کا دل بازو محمد کا

بنایا آفتاب نور اونکو حق نی دنیا مین
رہے کیونکر نہ بی سایہ قد دل جو محمد کا

زمین مین آسمان مین بدر مین خورشید انجم مین
نہین خالی کوئی جا نور سی ہر سو محمد کا

سمجھتے تھے ہمیشہ فقر کو فخر اپنا دنیا مین
خزاین پر جہان کی گرچہ تھا قابو محمد کا

ہوا پیدا خدا کے گھر مین وہ دست خدا جسدم
صدا آئی قوی اب ہو گیا بازو محمد کا

حسین ابن علی سا بھی کوئی راکب نہین جسنی
عنان کی بدلی تھانبا ہاتھ مین گیسو محمد کا

خوشا اقبال تیرا حبذا عز و شرف عاشق
معزز ہے علی کا مدح خوان ہی تو محمد کا

ہمنے جسدن سے تجھے ای مہ تابان دیکھا
چاک مانند کتان اپنا گریبان دیکھا

خلق کو عاشق خال رخ جانان دیکھا
یہ وہ دانا ہی کبھی جسکو نہ ارزان دیکھا

داغ پر داغ سے ہے سینہ کو سوزان دیکھا
مین نے ان آنکھون سی کیا کیا نہ مری جان دیکھا

جب سے اوس گیسوی پیچان کو پریشان دیکھا
سر پٹکنے لگے وحشت مین یہ سامان دیکھا

بیت ابرو مین تری کعبۂ ایمان دیکھا
نظر آیا جو رخ پاک تو قرآن دیکھا

سب کو مانند زلیخا ترا خواہان دیکھا
یہ تماشا عجب ای یوسف کنعان دیکھا

بلبلون نی جو گل عارض جانان دیکھا
پھر نہ بھولی سے کبھی سوی گلستان دیکھا

چاک ہاتھون سی جنون کی یہ گریبان دیکھا
وحشت دل کی بدولت یہ بیابان دیکھا

دل کو مجروح تو اس چشم کو گریان دیکھا
یہ نیا ظلم ترا ای شب ہجران دیکھا

جس نے اک مرتبہ اوج در جانان دیکھا
اوس نے مڑ کر نہ کبھی تخت سلیمان دیکھا

عشق گیسو مین مری ہم تو یہ سامان دیکھا
ای پری خاک کو بھی اپنی پریشان دیکھا

ای صنم ظاہر و باطن ترا یکسان دیکھا
اس طبیعت کا تو ہم نے نہین انسان دیکھا

کربلا جا کی مزار شہ ذیشان دیکھا

چشم عاشق نی در روضہ رضوان دیکھا

ڈوبتا شہر جو عاشق ترا گریان ہوتا
انکھین دو چشموں سی ظاہر ابھی طوفان ہوتا

مہربان مجھہ پہ نہ گر یار کا دربان ہوتا
یار دیوار کی پہ کشتۂ ہجران ہوتا

تیرا جلوہ جو سر گور غریبان ہوتا
حشر کا عالم ارواح مین سامان ہوتا

موسم گل مین نہ مرتی تو یہ سامان ہوتا
پای دامن پہ سر چاک گریبان ہوتا

دیکھتا کون عیان گر رخ جانان ہوتا
کوئی بیجان کوئی ششدر کوئی حیران ہوتا

حافظ حسن نہ کیون گیسوی پیچان ہوتا
ہیچ ہی ہر گنج کا افعی ہی نگہبان ہوتا

ہم وہ عاشق ہین کہ اک آن مین پیدا کرتے
اپنا معشوق جو سو پردہ مین پنہان ہوتا

رنگ ہر شی کا تری سامنی اوڑ جاتا ہی
زرد کیونکر نہ رخ مہر درخشان ہوتا

تیغ قاتل کے تلی ہین نے بڑا صبر کیا
آہ گر مونہہ سے نکلتی تو پشیمان ہوتا

کیون نہ جو ہوتین تری مصحف رخ کی تصویر
قدر مین کم نہین چھاپا ہوا قرآن ہوتا

ہون وہ بیمار کہ آتا جو ارسطو سا طبیب
مونہہ مرا دیکھہ کے انگشت بدندان ہوتا

سخت جانی نی کیا عشق مین رسوا مجکو
کاش مین دیکھتے ہی یار کو بیجان ہوتا

گرم ہوتی جو کسی شب کو لپٹ کر تجھسے
ای پری ہمکو بھی کچھہ لطف زمستان ہوتا

دانۂ خال رخ یار پہ کیونکر پڑتا
طائر دل جو اس طرح کا نادان ہوتا

بوسہ لیتا جو مین بحکم تو غصہ سی ابھی
آہوی چشم صنم شیر نیستان ہوتا

جان دیتی جو نہ ہم یار کمان ابرو پر
کسکا دل پھر ہدف ناوک مژگان ہوتا

دست صیاد سی آبادی گلشن نرہے
بلبلین ہوتین تو یہ باغ نہ ویران ہوتا

سختیان ہجر کی سب دل پہ اوٹھائی مین نے
مرد کہلا کے غضب تھا جو ہراسان ہوتا

سر اوڑتا جو چمن مین تری آنکھونکی خصوص
دار پر کھینچدو نرگس کو یہ فرمان ہوتا

ساتھہ ہوتا جو سفر مین نہ وہ شنگ سفر تو
دل مثال جرس قافلہ نالان ہوتا

دیکھتا پان کی سرخی جو تری ہونٹون پر
رشک سے خون جگر لعل بدخشان ہوتا

پھول کھلتی کی ہین دن فصل بہار آئی ی
سینہ داغون سی نکیون رشک گلستان ہوتا

اپنی وحشی کی خبر کو جو تم آتے اک دن
غیرت وادی ایمن یہ بیابان ہوتا

پہیلتی گر نہ ختن مین تری زلفونکی شمیم
یون نہ پہر مشک کا سودا کبھی زندان ہوتا

گر تری کان تک اسکی نہ رسائی ہوتے
ہی الیقین خاک بہ غلطان در غلطان ہوتا

دولت حسن کی لازم ہی حسینونکو زکات
بوسہ اک دیتی تو کیا آپ کا نقصان ہوتا

ایک شمہ جو غم ہجر کا لکھتا مین تجھے
ختم نامہ کا نہ مضمون کسی عنوان ہوتا

چہرہ عنبرونکا مین کرتا نظر ای محسن
تیری سرکار سی گر مجھکو قلمدان ہوتا

اک غزل اور اسی مین جو سناتی عاشق
کیا ہی گلشن مین خجل مرغ خوش الحان ہوتا

جلوہ افروز جو تو ای مہ تابان ہوتا
آئینہ خانہ مرا رشک پرستان ہوتا

سر بازار وہ مہر وجو خرامان ہوتا
پھر تو ڈھونڈون کوئی یوسف کا نہ خواہان ہوتا

خون سی دامن قاتل اگر افشان ہوتا
کیا قلق مجکو تہہ خنجر بران ہوتا

دل نہ گر شیفتہ کاکل جانان ہوتا
کبھی مجموعۂ خاطر نہ پریشان ہوتا

سامنے آنکھونکے گر جلوہ جانان ہوتا
مرحلہ مرگ کا مشکل تھا پہ آسان ہوتا

مین وہ وحشی ہون کہو تی جو ملاقات تجھے
دل مجنون بھی مری ہاتھ سے نالان ہوتا

ہمنے کچھ سوچ کے بوسہ نہ لیا ابرو کا
ورنہ پھر قتل کو خنجر ترا عریان ہوتا

تیغ قاتل جو نہ خون مین مجھے غوطہ دیتے
پاک کسطرح یہہ آلودہ عصیان ہوتا

جان کنی مین بھی اسی سونگھ کے جی اٹھتی ہم
پاس مونہہ کے جو ترا سیب زنخدان ہوتا

شام کی ہوتی ہی آتی جو شب فرقت مین
ای اجل مجھپہ نہایت ترا احسان ہوتا

دست رنگین کی تصور مین لہو رویا ہون
کیون نہ اک تختۂ گلشن مراد امان ہوتا

حق نی بخشا تجھے انداز و ادا ناز و نمک — کیون نہ تو مملکتِ حسن کا سلطان ہوتا

کون تھا سلسلہ جنبان جنون قیس کے بعد — ای پری گر نہ مری ہاتھ یہ میدان ہوتا

دیکھتا گر ترا انداز تبسم ای یار — غنچۂ گل نہ کبھی باغ مین خندان ہوتا

تو نی ای جوش جنون پہلے نکالا دنہ — موسم گل مین نہ خالی مرا زندان ہوتا

وہ مرض ہی یہ غمِ عشق کہ ہوتی جو مسیح — کبھی ولنسی بھی نہ اس درد کا درمان ہوتا

ای پری کس سی تری ظلم کا شکوہ کیجے — کرتی فریاد جو دنیا مین سلیمان ہوتا

وجہ یہ ہی جو پریزاد اوسی کہتے ہین — رحم انسان پہ وہ کرتا اگر انسان ہوتا

ای جنون تو نی وہ بخشا ہی تنِ زار کو زور — مان جاتا مری طاقت جو نریمان ہوتا

مدحت زلف پریشان جو رقم کرتا ہین — جمع ہرگز نہ کسی سے مرا دیوان ہوتا

حسرتِ کوچۂ دلدار ہی اس طرح مجھے — جیسی بلبل کو ہی شوق چمنستان ہوتا

عید کے دن وہ نکلتا جو گلے ملنے کو — پہلے یہ عاشق جان باز ہی قربان ہوتا

لبِ جان بخش پہ اوس شوخ کی سب مرتی ہین — پوچھتا کون جو یہان چشمۂ حیوان ہوتا

اپنا دیدار دکھاتا جو نہ تو او کافر — بیگنہ سر پہ تری خون مسلمان ہوتا

کہودتے گر تری کوچے مین کنوان ای قاتل — ہی یقین وہان سے عیان گنجِ شہیدان ہوتا

ہمہ تن داغ مجھے دیکھ کے کہتا ہی وہ شوخ — واہ انسان بھی ہی سروِ چراغان ہوتا

دیتی نسبت شعرا دستِ نگارین سے ترے — بی کلائی کا نہ گر پنجۂ مرجان ہوتا

دیکھ لیتا ترا عاشق بھی شبِ ماہ کی سیر
توجو ای چاند کسی رات کو مہمان ہوتا

جلوہ گر جب اوس پری کا روئے تابان ہو گیا — نیرِ اعظم چراغ زیرِ دامان ہو گیا

وصل کی شب اور کامل میرا ایمان ہو گیا — مصحفِ رخ چومتے ہی یاد قرآن ہو گیا

دیکھ کر وہ اپنی صورت آپ حیران ہو گیا — آئینہ تصویرِ رنگین سے گلستان ہو گیا

خواب مین دیکھا جو اوس رشک زلیخا کا جمال
یک بیک تصویر حیرت ماہ کنعان ہوگیا

پھاڑ ڈالی پنجۂ وحشت نے کپڑی اپنی یون
بید مجنون کیطرح یہان جسم عریان ہوگیا

باغ مین آئی جو وہ دیکھا عجب اعجاز حسن
سایۂ زلف پریشان سنبلستان ہوگیا

تیری آنی سے یہ پایا اوج مین نی ای پری
نہلے مور ناتوان تھا اب سلیمان ہوگیا

ضعف سی ہاتھ اوٹھہ نہین سکتا کرون کسطرح چاک
طوق گردن موسم گل مین گریبان ہوگیا

روئی ایسا عشق مین ہم ایک بحر حسن کے
غیرت داماں دریا اپنا دامان ہوگیا

ہین عجائب کارخانہ گلشن ایجاد کے
پھر نہ یان پیدا ہوا وہ گل جو پنہان ہوگیا

کونسی صورت ہی عاشق اب ہمارے زیست کی
دوست سمجھے تھے جسے وہ دشمن جان ہوگیا

بر مین عاشق کی نہ جب تک وہ گل اندام آیا
کسی پہلو دل مضطر کو نہ آرام آیا

دست صیاد سے گلشن مین نہ آرام آیا
ہم جہان بیٹھہ گئے لیکے وہین دام آیا

جو گیا اونکے بلانیکو وہ نا کام آیا
غم جدائی کا مبارک ہکو یہ پیغام آیا

دیکھی کیا دل بلبل یہ گذر جاتی ہے
رنگ گلشن کا اوڑانیکو وہ گلفام آیا

سچ ہے ہم جنس بہی رکھتے ہین محبت مین حسد
دل نی نالی کیے لب پر جو ترا نام آیا

لگ گئین شوق مین یان چہت کو ہماری آنکھین
پر نہ وہ غیرت مہتاب لب بام آیا

کنج مرقد سے صدا آتی ہی لیلے لیلے
بعد مرنیکے بہی مجنون کو نہ آرام آیا

دکھین آگی یہ بلا کیا ہمین دکھلاتی ہے
ایڑیون تک تو سر زلف سیہ فام آیا

ای پری جیتا ہی ستنکے ترا دیوانہ عشق
تجکو خسخانی مین کسطور سے آرام آیا

نہ ہوا داغ نہ خون ہوکی بہا آنکھون سے
کوئی پوچھے تو کہو یہ دل مری کس کام آیا

عقدے کہلجائینگے صیاد کی بیرحمی کے
دھیان گلشن کا جو بلبل کو نہ وہم آیا

کہین جلد آسکے کہے قاصد جانان عاشق

تو مبارک ہو تمھین وصل کا پیغام آیا

ملانا ہی مشکل زبان سے زبان کا
نشان تک نہین اوس پری کے دہان کا

لحد مین کفن سے جو مونہہ ہمنے ڈہانکا
کوئی دوست دشمن نہ پھر آکے جہانکا

کہون حال کیا دل کے زخم نہانکا
لگا تیر عشق ایک ابرو کمانکا

ہوا بیوفائی کے ایسے چلے ہے
کہ جو دوست تھا وہ بھی دشمن ہی جانکا

بھری آنکھہ بیوجہ اوس ماہ رو کے
گلہ کیا کرون دگردش آسمان کا

قفس ہی مین رہنی دی صیاد مجکو
ہوا دخل اب تو چمن مین خزان کا

اب اوس رشک عیسی کو لاچار ہون
یہ ای جذب دل وقت ہی امتحان کا

کسی گل مین عاشق نہین بوئی الفت
عجب رنگ دیکھا ریاض جہان کا

جب اونکا تیر مری دل کے وار پار ہوا
تو بولے وہ کہ نیا جانور شکار ہوا

تمھاری عشق مین کسدن مجھی قرار ہوا
نظر سی بھی گیا مونہہ پھیرا تو نثار ہوا

لحد مین بھی مجھی سودائی زلف یار ہوا
دہوئین کی طرح پریشان مرا غبار ہوا

کچھہ انتہا بھی ہی کاوش کی ای سر مژگان
کہ اب تو سوکھہ کی کانٹا سا جسم زار ہوا

گلونکے عشق مین جان اپنی ہم گنوا بیٹھی
ہزار حیف کہ دل پر نہ اختیار ہوا

سحر کو کرتا ہے اقرار شام کو انکار
یہ ان دنون متلون مزاج یار ہوا

جلا کیا صفت شمع داغ دل برسون
یہ لو لگی رہی لیکن نہ وصل یار ہوا

نہ ایک رنگ پہ دیکھا ریاض ہستی کو
کبھی خزان تو کبھی موسم بہار ہوا

یہ کسنی آکے چمن مین گلون کو زرد کیا
کہ آج بلبل شیدا کو خار خار ہوا

خبر چمن کی نہ کچھہ پوچھہ مجھسے ای صیاد
قفس مین اب کی نہ مجھی موسم بہار ہوا

عجیب مخمصۂ کفر و دین مین ہون عاشق

جو خوش وہ بت ہوا ناراض گردگار ہو

کیا لکھون وصف اوسکے گیسو کا — چاہیے خامہ شان آہو کا
ہون مین کشتہ کسیکی ابرو کا — پیچ مجھپر پڑا ہے گیسو کا
جب سے سودا ہے اوسکے گیسو کا — تار ٹوٹا کبھی نہ آنسو کا
اوسکے دنبالہ دار سرمہ پر — شبہہ ہوگا زبان آہو کا
ہون مسلمان یقین سمجھہ اے بت — بوسہ لیلون گا خال ہندو کا
دل سے کیونکر نہووی انس ہمین — آشنا ہی ہمارے پہلو کا
لب رنگین کی یاد مین برسون — ہمنے صدمے سہے لہو تھو کا
آنکھین ہین دید کی متمنا مین — سر ہی مشتاق تیری زانو کا
چاندنے جس پہ داغ کھایا ہے — وہ ہی رخسار میرے مہرو کا
کھول دو زلف عنبرین کے گرہ — دل ہی مشتاق مشک کی بو کا
ٹپکے آنکھون سے کیون نہ خون جگر — زخم کھایا ہے تیغ ابرو کا

حلقۂ ناف یار پر عاشق
ہی یقین مجکو چشم آہو کا

بہار آئی چمن مین نک بدلا باغ عالم کا — چلی پھر اپنی وحشت کی ہوا پھر داغ دل چمکا
خیال قامت جانا نمین بتلا ہون بس غم کا — گمان سرو گلستان پر ہی مجکو نخل ماتم کا
تری رہتی ہی ہر دم سبزۂ مژگانمین اشکون کی — لب دریا سی کیا کم ہی کنارہ چشم پرنم کا
نہین بہولا مجھے شرما کے اوسکا وصل مین کہنا — اوتاری قبر مین ہمکو جو کھولی بند محرم کا
مزاج اوسکا نکیونکر نالۂ بلبل سی برہم ہو — نزاکت سی دو پٹہ بار ہو جس گل کو شبنم کا
جو محرم ہو چکا ہو اوس سی پردہ کیا حیا کیسی — بلائین دیر سی لیتا ہون کھولو بند محرم کا
روان ہوتی ہی کاغذ پر سیاہی صورت دریا — جو لکھتا ہون کبھی احوال اپنی چشم پرنم کا

نصیب نحس کا بخشد ینا جرم عاشق کو
خدا وندا نہ مجہے رستہ نہ کہلانا جہنم کا

اسیر دام آفت ہوگیا آخر جگر عاشق
پڑا پہندا گلی مین حلقہ گیسوی پرخم کا

کب مری دلکو خیال رخ جانان نہ ہوا
جلوہ گر کب مری گہر مین مہ تابان نہ ہوا

دہجبیان کا نٹون سی کسدن مرا دامان نہ ہوا
چاک کب موسم گل مین یہ گریبان نہ ہوا

آستین کہنیون تک تیری کسروز چڑہی
کب مری قتل کو خنجر ترا عریان نہ ہوا

کونسا دل ہی نہین جسمین محبت تیری
کون کافر تری الفت مین مسلمان نہ ہوا

کیون ہٹا جاتا ہی قاتل مجہے بسمل کرکی
لطف کیا خون سی جو دامن ترا افشان نہ ہوا

یہی ای چرخ رہی تجہسی شکایت مجکو
ایک شب آکی وہ مہرو کبہی مہمان نہ ہوا

چمن دہر مین روتی ہی رہی ہم برسون
غنچۂ خاطر نازک گل خندان نہ ہوا

کونسی روز نہین ہمین شگوفہ پہولا
سینہ داغون سی یہ کب رشک گلستان نہ ہوا

دشمنی کسسی نہ کی مجہسے تری الفت مین
ای پری کون میری جان کا خواہان نہ ہوا

جہگڑی کونسی دن یہان نہ ہوئی پریونکی
کب یہ ویرانہ مرا رشک پرستان نہ ہوا

رشک ابروسی نہ کسدن ہوا کاہیدہ ہلال
رخ انورسی خجل کب مہ تابان نہ ہوا

بوسۂ لب مجہی عاشق نہ دیا اوسنی کبہی
شکر کرتا ہون کہ شرمندہ احسان نہ ہوا

زلف کو سنبل تررخ کو مین گلشن سمجہا
خال جمہ کا تو اوسی اختر روشن سمجہا

دوست کو دوست نہ دشمن کو وہ دشمن سمجہا
حیف ہی کچہہ بہی نہ دل مین بت پرفن سمجہا

پیچ مین اوسکے نہ آیا وہ کبہی عالم مین
زلف جانانکو جو اوڑتی ہوئی ناگن سمجہا

گلشن دہر مین رہتی ہی خلش خارون سے
مین اولجہنا ترا ای گوشۂ دامن سمجہا

پڑ گیا عکس تری رخ کا جس آئینہ مین
عندلیبون نی اوسی تختۂ گلشن سمجہا

اسکی سجدے نہین بچبا ہی صنم خانونمین
ای خدا کہیہ تو بتو نکو ہی برہمن سمجبا

سخت عاجز ہین ہم اب تنگدلی سی اوسکی
تو خدا کی لیے اوس بت کو برہمن سمجہا

نہوا کشمکش دام سی نالان ہرگز
مین قفس کو بہی اسیری مین نشیمن سمجہا

قبر مین وہ رخ روشن جو مجھے یاد آیا
ماہ تابان کو چراغ سر مدفن سمجہا

مستی مل کر جو گیا باغ مین وہ غیرت گل
دہن تنگ کو مین غنچۂ سوسن سمجہا

ہر سحر پہول چڑہاتی ہی جو لاکر بلبل
کیا مری قبر کو گلچین کا ہی مدفن سمجہا

اس قدر کہائی ہین گل مین نی تری ہجر کی چوٹین
جسنی دیکہا تن بیرداغکو گلشن سمجہا

بال جب اوسنی مری قبر پہ کہولی عاشق
دور سی جسنی نظر کی اوسی جوگن سمجہا

ساقیا دل جب سی شیدای لب میگون ہوا
جام می بیری نظر مین ساغر پر خون ہوا

بنگیا فرہاد کوئی اور کوئی مجنون ہوا
جسنی دیکہا اوس پری کا حسن وہ مفتون ہوا

جب گلستان مین خیال عارض گلگون ہوا
اشک کی جا دیدۂ گریان سی جاری خون ہوا

بادہ نوشی سی تمہارا حسن او افزون ہوا
لال ڈوری پڑ گئی آنکہونمین رخ گلگون ہوا

بن گیا لکہتی ہی وہ سرو گلستان غزل
وصف قامت مین کوئی مصرعہ اگر موزون ہوا

جانسی ہمتو گئی اور یہ نہ پوچہا آپ نی
چل گئی تلوار کس کے دل پہ کس کا خون ہوا

تو نہ پگہلا او ستمگر ورنہ تیری عشق مین
درد دل جسکو سنایا مین نی وہ محزون ہوا

جسکہ یہ مرتا ہون خبر اوسنی تو پوچہی ہی نکہیہ
ای اجل مین تیری آنی سی بہت ممنون ہوا

مر گیا ہون قامت موزون جانان دیکہ کر
اس لئی ہین سرو گلشن کی تلی مدفون ہوا

دیکہہ کر کہتی ہین پریان مجہہ نحیف وزار کو
بعد مجنون کی یہ پیدا دوسرا مجنون ہوا

بوسہ پر بوسہ مجہی دیتا رہا وہ صبح تک
وصل کی شب مین نہایت یار کا ممنون ہوا

جب کبہی اوس لالہ رخ کا آگیا دل مین خیال
میری آنکہون سی روان زخم جگر کا خون ہوا

گوہر دندان جانان کی صفائی دیکھ کر
پانی پانی شرم کی ماری دُرِ مکنون ہوا

کیون نہ اوس پردہ نشین کو حسن کا ہووی غرور
ایک عالم جسکا بی دیکھی ہوئی مفتون ہوا

دیکھیی کس کسکو کرتی ہو شہید تیغ ناز
بارہ پر نامِ خدا اب تو قد موزون ہوا

ہر غزل مین ہو نئی بندش تو ہی حسن سخن
لطف کیا ہووے اگر کہنہ کوی مضمون ہوا

کس نے عاشق ہو بتاؤ کچھ تو ای عاشق ہین
رخ ہوا کیون زرد آنکھون سی رواں کیون خون ہوا

قتل کرنیکو مجھی وہ ستم ایجاد آیا
مژدہ باد ای دل مشتاق کہ جلاد آیا

سیر گلشن کو جو وہ غیرتِ شمشاد آیا
قمریون مین یہ ہوا غل کہ پریزاد آیا

کانپ اوٹھا دل جو نظر کوی پریزاد آیا
اوڑگئی ہوش مجھی داغ جنون یاد آیا

قد جانان جو گلستان مین مجھی یاد آیا
سایۂ سرو مین کرتا ہوا فریاد آیا

شہر سی دشت جنون مین جو مین ناشاد آیا
حال بربادی مجنون کا نہ مجھے یاد آیا

ساقیا بادۂ گلگون کا کوئی ساغر دے
پھر سما فصل بہاری کا نہ مجھے یاد آیا

کس خطا پر دلِ شیدا کا مری خون کیا
رحم مطلق نہ تجھے او ستم ایجاد آیا

شمع سان خود مین کف دست پہ سر کیون ہو
تیغ کیون کھینچ کے میری لیے جلاد آیا

قبر مین چاک کیا مین نے گریبان کفن
بعد مردن جو ترا بند قبا یاد آیا

خاک اوڑتی نظر آئی جو بیابانو مین
یاد اپنا مجھے کیا خانہ برباد آیا

ہل گیا سینہ مین دل اشک نکل آئی مرے
جب کہین تذکرۂ حسرت فرہاد آیا

روح عاشق کی قسم ہی تجھی سچ سچ کہدے
بعد مرنیکے بہی تجکو مین کبھی یاد آیا

آشیانی سی نکلیو نہ چمن مین بلبل
دام پھر لیکے تری گھات مین صیاد آیا

جو ہی تصویر وہ بیمثل ہے اللہ اللہ
دیکھکر حسن بتان مجکو خدا یاد آیا

دیکھیے کون سی عاشق کا گلا کٹتا ہی
تیغ پھر ہاتھ مین کھینچے ہوئی جلاد آیا

زلفین بڑہ بڑہ کی ادہر پاؤنمین زنجیر ہوئین
بات اولٹی ہی کہ خود دام مین صیاد آیا

پھر گئی آنکہونمین بلبل کی چمن کی تصویر
جب نظر جاک قفس سی کبہی صیاد آیا

شوق دیکہو کہ تلف کرنیکو جان شیرین
کوہ پر ہاتہہ مین تیشہ لئی فرہاد آیا

خاطر مرغ گرفتار کی تسکین نہوئی
لیکے سَو بار قفس باغ مین صیاد آیا

ہوگیا اور ہی لطف اپنی سخن مین عاشق
ہاتہہ جب سونس خوش طبع سا اوستاد آیا

رشک گل غیرت شمشاد تجہے دیکہہ لیا
ہم نے ای یار پریزاد تجہے دیکہہ لیا

چار آنکہین ہوئین جب ہمسے تو پردہ کیسا
اب تو خوب اوستم ایجاد تجہے دیکہہ لیا

جیسا سنتے تھے سنا اوس سے ہی پایا تجکو
فی الحقیقت ہی پریزاد تجہے دیکہہ لیا

آج کہتا تہا وہ ظالم کہ گلا کاٹون گا
کل جو کرتی ہوی فریاد تجہے دیکہہ لیا

آکی دم بہر کبہی سایہ نکیا تربت پر
واہ ای غیرت شمشاد تجہے دیکہہ لیا

دور ہون پر ہی تصور ہمین صحبت حاصل
آئی جب دل مین تری یاد تجہے دیکہہ لیا

شکر ہی حسرت دیدار نہ آنکہونکو رہی
ہمنی مرتی ہوی جلاد تجہے دیکہہ لیا

خود بخود دل مین ہوا شوق اسیری پیدا
دور سی جب کبہی صیاد تجہے دیکہہ لیا

بوسہ لب کبہی مانگا تو یہ فرمانی لگے
اپنی مطلب ہی کا اوستاد تجہے دیکہہ لیا

مردہ ہم ہوگئے غمگین نظر آیا جسدم
تن مین جان آگئی جب شاد تجہے دیکہہ لیا

ضبط آخر نہ ہوا درد محبت تجہہ سے
واہ ای عاشق ناشاد تجہے دیکہہ لیا

ذکر ہر لب پہ ہی گر اوسکی جفا کاریکا
خلق مین شور ہی میری ہی وفاداریکا

کیا مداوا مین کرون عشق کی بیماریکا
دل کو نالونکا مرض چشم کو بیداریکا

روی روشن ہی تری کیا ہو مقابل خورشید
نور کی سامنی کیا ذکر بہلا ناری کا

نشہ می مین بہی آئی ند یا پاس مجہے
ہون مین دیوانہ پر پرو تری ہشیاریکا

آتش عشق محبت نی جلایا ہی جو دل
صاف عالم ہی ہر ایک آشک مین جنگاریکا

عید قربان ہی گلی کٹتی ہین عشاقکی آج
دیکہی آتا ہی کب وقت مری باریکا

ہوئمین پروانۂ نور رخ حیدر عاشق
خوف کچہہ مجہکو نہین گور کی اندھیاریکا

پڑ گیا پرتو جو اوسکے پہول سی جنہار کا
صاف آئینہ مرقع بنگیا گلزار کا

کیا اثر ہی اوس پریکی پرتو رخسار کا
رنگ افزون ہی گلو بنسی موتیونکی ہار کا

دخل کب ہی اپنی داغونکی چمن مین خار کا
نام رکہا ہی پرطاوس اس گلزار کا

اسلیی پہیلا ہی دامن زخم دامن دار کا
اور بہی اک وار پڑ جائی تری تلوار کا

دیکہکر چاک قفس سی گل کو پامال خزان
ہو گیا ٹکڑی کلیجہ عندلیب زار کا

ناتوانی کا سبب ضبط فغان ہی عشق مین
خشک ہوتا ہی لہو پرہیز سی بیمار کا

اک نظر صورت دکہا ای بت خدا کیواسطے
دم ہی اب آنکہونمین تیری طالب دیدار کا

جان بلبل بیع قفس ہی یا چمن آر ای خلق
قافلہ گذری ادہر سی نکہت گلزار کا

بند ہو جاتی ہی گردون پہ چشم آفتاب
ای پری گر آئینہ چمکی تری رخسار کا

چونک اوٹہی تربت مین مجنون شور محشر جانکر
غل اگر سن لے مری زنجیر کی جہنکار کا

آرزو یہ دلمین ہی عاشق ہماری ات دن
جا کی آنکہون سی ملون مرقد شہ ابرار کا

جلا گیا تپ فرقت سی آبلہ دل کا
یہ اُف نکی کہی اللہ ری حوصلہ دل کا

کمر جو زلف نی غارتگری پہ باندھی ہے
اندہیری رات مین لٹتا ہی قافلہ دلکا

شب وصال ہی بوس و کنار ہونی دو
خطا معاف نکلنی دو حوصلہ دل کا

اولجہہ کے زلف مین کیا کیا سہی پشیمانی
اوٹھائی رنج ہوا جب یہ سلسلہ دل کا

خدا کرے کہ وہ زلف دراز ہاتھ آئے — کبھی تو سلسلہ جنبان ہو حوصلہ دل کا

بتون کی ظلم کا انصاف حشر مین ہوگا — خدا کی سامنے ٹھہرا ہی فیصلہ دل کا

مزے شباب کی پیری مین یاد آتی ہین — نہ زور و شور جنون ہی نہ ولولہ دل کا

روان ہین خون کی فوارے اشک کی ہمراہ — بہا ہی پھوٹ کی شاید کہ آبلہ دل کا

جگر کی ٹکڑے نکلتی ہین آہ کی ہمراہ — روان صدای جرس پر ہی قافلہ دل کا

بہار آئی ہی کرتی ہی چہچہی بلبل — دکھا رہا ہی نئی رنگ ولولہ دل کا

نہ اونکو قدر ہوئی میری جان دینی کی — ہوا نہ صاحب دل سی مقابلہ دل کا

نصیحتون سی سوا ہو گیا جنون عاشق
کسی طرح سی ہوا کم نہ ولولہ دل کا

دل پردہ نشینون سی لگانا نہین اچھا — کوچی مین پری رویون کی جانا نہین اچھا

رخ چاند سا زلفون مین چھپانا نہین اچھا — ای جان یہ اندھیر مچانا نہین اچھا

دل جانکی زلفون مین پھنسانا نہین اچھا — ای طائر دل دام مین آنا نہین اچھا

اقرار تو نہین کرتے ہو آتی نہین اک دن — ایجان بہانا روز بہانا نہین اچھا

گو آگ لگی دل مین مگر ضبط ہی لازم — ای شمع لب شکوہ کا بہانا نہین اچھا

تانین تری بچی کی سنی ہین جو چمن مین — گل کہتی ہین بلبل کا ترانا نہین اچھا

ہو جائیگا وہ غیرت گل اور بھی مغرور — بلبل کی طرح عشق جتانا نہین اچھا

سب ظلم و ستم خوب ہین اس شوخ پری کی — لیکن دل عاشق کا جلانا نہین اچھا

تنہا اونہین پاکر جو مین لپٹا تو وہ بولے — بے شرم ہی مونہہ تجھکو لگانا نہین اچھا

پردہ کو اوٹھا کر نہ مجھے صورت بھی دکھا دو — خالی فقط آواز سنانا نہین اچھا

سوئے ہین شب وصل کی جاگی ہوئی عاشق
ای مرغ سحر شور مچانا نہین اچھا

جب کبھی وصل کا سوال ہوا — اوراونکو سوا ملال ہوا
تیری فرقت مین ای سہ خوبی — ایک دن مجکو ایک سال ہوا
مار ڈالا ہی یاد گیسو نے — اپنا جینا مجھے وبال ہوا
پھل نہ پایا سوای داغ فراق — مل کی اوس گل سے مین نہال ہوا
پھر لگا دیکھنے پریشان خواب — پھر کسی زلف کا خیال ہوا
کس اداسی چلا ہی چال وہ شوخ — کہ دلِ کبک پائمال ہوا
ہاتھ ہر ایک کی جو نکبتا ہی — دل مرا مفلسون کا مال ہوا
رخ پہ زلفین جو اوسنے بکھرا دین — کیا پریشان ہمارا حال ہوا
ہم نے چندی مین دیکھا اوسکا زوال — جو کوئی صاحبِ کمال ہوا
سچ کہو آگیا یہ کیا دل مین — تمکو میرا جو پھر خیال ہوا

مل گئی ابتو عشقبازون مین
خوب عاشق تمہین کمال ہوا

مرا سر جو تن سی جدا کیجیے گا — تو دستِ تاسف ملا کیجیے گا
یقین تھا کہ ہم سے وفا کیجیے گا — یہ کیا جانتے تھے دغا کیجیے گا
ملیگا نہ جان باز مجھسا ہی صاحب — ہزارون اگر آشنا کیجیے گا
مری گھات پر آئیے گا کبھی تو — یہ عیاریان تا کجا کیجیے گا
شبِ وصل ہی کوئی بوسہ تو دیجے — کہان تک یہ شرم و حیا کیجیے گا
سبب کیا جو زلفین سنورتی ہین صاحب — کسی اب اسیرِ بلا کیجیے گا
غرورِ جوانی عبث آپ کو ہی — جب آئی گی پیری تو کیا کیجیے گا

کوئی اتنا پوچھے تجھے تو ان حاسدون سے
عدو ہو کے عاشق کا کیا لیجیے گا

بگو بادِ صبا آن دل ربا را | بیا بر تربتم ای بت خدا را
مکن آراسته زلفِ دو تا را | میار ای یار بر من این بلا را
تلاش آن پریوش کل افتاد | که خود گم کرده ام اکنون دست یارا
اگر رنجیده بر بوسهٔ لب | خدارا مسترد کن این عطا را
فگندی پرده بر رخ در شبِ وصل | بهانه ساختی شرم و حیا را
سرایم در چمن این نظم رنگین | کنم خاموش مرغ خوش نوا را
گرفت از من دل و بر دل ستم کرد | نشد قدرِ وفا آن بیوفا را
چه حالِ درد دل تحریر سازم | جفا جو پُر دغا نا آشنا را
کجا در ماه این شوخی و این حسن | دهم نسبت چه روی پر ضیا را
مکن ردِّ سوال ای شاهِ خوبان | برم یک بوسهٔ لب این گدا را

مشو آشفته عاشق در شبِ وصل
بر از دستِ خود صبر و رضا را

نشہ کیا کیا نہ چڑھا اور نہ کیا کیا اوترا | زلف پیچان کا مگر سر سے نہ سودا اوترا
حال بس عشق کی تاثیر اسی کہتی ہین | درد سر مجھکو ہوا یار کا چہرا اوترا
شکل ہی یاد وہ عالم کی مرقع مین ترے | جس کا ابتک نہ مصور سے بھی چربا اوترا
آشنا جو ہوا اس بحر سے وہ غرق ہوا | ایک بیرا کہ نہ یہ عشق کا دریا اوترا
کان مین پہونچی جو آواز تری گانی کی | رقص کرتا ہوا افلاک سے زہرا اوترا
لی نہ کروٹ تری کشتہ نی لحد مین قاتل | شانہ جبتک نہ ہلانی کو مسیحا اوترا
سینہ داغون سی ہمان بن گیا رشکِ گلشن | آکے دستِ نگارین سی نہ چھلا اوترا
شعر گوئی مین نئی بات تو نکا آیا جو خیال | روز مضمون مجھی گردون سی نرالا اوترا

شرط کی بوسی وہ دیکے مجھی بولی عاشق

لله الحمد که اوسی کا تقاضا اوترا

دل الجهکر مثل شانه زلف پیچانمین رہا
اپنا سودائی سدا اس سنبلستانمین رہا

وصل کا اقرار لازم تها زلیخا سی تجهی
اپنی ہاتهون سی تو یوسف آپ زندانمین رہا

ای صبا اگر سونگهائی کیون نه بوئی زلف یار
دیر تک مین منتظر تیرا گلستان مین رہا

روئی روشن نی تیری ایسا دیا ہی سکو داغ
تا قیامت بس یه دهبا ماه تابانمین رہا

ساتهه سویا روز مین اوس آتشین رخسار کی
کیا کهون جو لطف باہم اس زمستانمین رہا

حشر مین دامن ہی تیرا کهینچون اور اپنا ہاتهه
تار اک باقی اگر میرے گریبانمین رہا

چونک اوٹها آیا جو دلکو زلف شبگون کا خیال
سو گیا تو مین عجب خواب پریشانمین رہا

کر کی آرایش نه کس کس کو کیا تمنی حلال
کون باقی ابکی صاحب عید قربانمین رہا

پهر کسی لیلی ادا پر طبع مائل ہو گئی
پهیر مین مجنونکی طرح جا کر بیابانمین رہا

چشم جانان نی دکهائی آنکهه کچهه ایسی ہمین
نام تک باقی نه شوخی کا غزالان مین رہا

دیکهتا کیونکر مقابل ہی تری صورت سی وه
کیا کهون یوسف نه زنده شهر کنعانمین رہا

ہم اندهیری مین یہان جلتی رہی وان اکا
رات بهر وه شمع رو سیر چراغانمین رہا

جا چکا جوش جنون آخر ہوئی فصل بہار
اشک خون کا رنگ باقی اپنی دامانمین رہا

سجدے کرتے ہین خدا کو یه وه ہین بت پوجتے
آج تک جهگڑا یہی گبر و مسلمانمین رہا

مر گئے لیکن نه نکلی دل سے وه خمدار تیغ
زیر خنجر بهی خیال ابروی جانانمین رہا

تخت پریون کی سدا اوترے ہین تربت پر مری
بعد مرنے کی بهی عاشق مین پرستانمین رہا

وحشت مین وه پر هول بیابان نظر آیا
کوسون نه جہان سایۂ انسان نظر آیا

بی پرده جو شب کو رخ جانان نظر آیا
ہین صاف یه سمجها مه تابان نظر آیا

کهینچے ہوئی وه خنجر بران نظر آیا
ہشیار دلا موت کا سامان نظر آیا

کل عالمِ وحشت مین یہ سامان نظر آیا / دامن نظر آیا نہ گریبان نظر آیا
کس کا یہ دلا گیسوی پیچان نظر آیا / شب بھر جو مجھے خواب پریشان نظر آیا
دیکھا ہی وہ عالم کہ بیان ہو نہین سکتا / حیران ہون یہ کیا آنکھونکو سامان نظر آیا
اک حال یہ دیکھا نہ کبھی رنگ جہان کو / خندان کوئی یہان اور کوئی گریان نظر آیا
مائل ہوا ہر ایک بتِ پردہ نشین پہ / ایدل یہ ترا جوہر پنہان نظر آیا
دیکھا تھا جسے چشم پری نی بہی اب تک / شب کو وہ مجھی نور کا انسان نظر آیا
آنکلا کبھی سیر چمن کو جو وہ خوش قد / آزاد ہر اک سروِ گلستان نظر آیا
مانند کتان چاک ہوا یہ دل پر داغ / وہ ماہ شب وصل جو عریان نظر آیا
یہان کسکو نہین یاد تیری مصحفِ رخ کی / دیکھا جسے وہ حافظِ قرآن نظر آیا
گھبرا نہ تجھے جلد لگا تا ہون ٹھکانے / ایدل جو ترا کوی بہی خواہان نظر آیا
تھا ایک ہی تو دل کا بچانا مجھی مشکل / یہ اور حسین جان کا خواہان نظر آیا
سچ ہی کہ غضب کی یہ بتِ ہند ہین کافر / جو آیا وہ غارتگرِ ایمان نظر آیا
نکلا جو ہوا اور یہ وہ شوخ پئی سیر / پریون نی کہا تختِ سلیمان نظر آیا
سمجھے وہ کہ خط اوسنی لہو کی لکھا ہی / سرنامہ جو سب خون سے افشان نظر آیا
کچھ دن ہی کیا جسنے غزل گوئی کا چرچا / چندی ہی مین وہ صاحبِ دیوان نظر آیا

چپ ہو گئی کیون کوچۂ جلاد مین جاکر
عاشق تمہین کیا شہر خموشان نظر آیا

جوشِ وحشت مین جو مین چاک گریبان نکلا / سنگ ہاتھو مین لیئے مجمع طفلان نکلا
یون ذقن ہی تری اپنا دل نالان نکلا / جسطرح چاہ مین گر کر مہ کنعان نکلا
دون کسی اور مین کرون دلشکنی کس کی / جو حسین نکلا میری جانکا خواہان نکلا
دیکھنا کتنی بلندی ڈوبکے مرجائینگے / تجھ مین پانی اگر ای چاہ زنخدان نکلا

ساتھ سوئی نہ کبھی اور نہ کبھی پیار کیا
حیف کوئی بھی دل کا میری ارمان نکلا

روئی جب یاد مین اون موتیون سی دانتونکی
اشک جو نکلا وہ رشک دُرِ غلطان نکلا

کل تو شرما کی رخِ یار سی مونہہ ڈہانپا تھا
آج پھر چہرۂ رخ پہ کیون ای مہِ تابان نکلا

ہنس گیا بیچ مین تیری جو کوئی سودائی
جیتی جی پھر نہ وہ ای گیسوی پیچان نکلا

آمد آمد کا سُنا شور جو اوسنی عاشق
پیشوائی کو میری خلد سی رضوان نکلا

کیا پوچھتے ہو تم کہ محبت مین کیا کیا
دی جان اوس پر پلکو جدا دل جدا دیا

تیری صدائی چین نہ ای دل ربا دیا
سوتی ہوؤن کو خواب اجل سی جگا دیا

مجنون کا اب ہی نام نہ فرہاد کا نشان
ہمنے دیارِ عشق مین ڈنکا بجا دیا

رویا کبھی جو یاد مین اوس بحرِ حسن کے
آنکھون سے مین نے اشک کا دریا بہا دیا

بیگانونکی خبر نہ یگانون کا ہوش ہی
سبکو تمہاری عشق مین دل سی بھلا دیا

بستر سی اب ونٹھا نہین جاتا یہ ضعف ہے
خون تو نی چلّوون شبِ ہجران گھٹا دیا

مانگا جو مین نی بوسۂ لب اوس نی صلح مین
بی ساختہ زبان سے زبان کو ملا دیا

اوس گل بغیر آنکھونمین اندھیر ہو گیا
دل کا کنول نسیمِ چمن نے بجھا دیا

جو کچھ کہ کری تو ناز بجا ہین وہ ای صنم
عاشق خدا نی محبّانے تجھے باوفا دیا

کس چین سی مین سوتا تھا آغوشِ قبر مین
شانہ ہلا کے یار نے مجکو جگا دیا

منعم خدا کی راہ مین دولت کو صرف کر
وہان کام آئیگا تری ہاتھ کا لیا دیا

سمجھا نکچہ کہ تھہری چاہِ ذقن کا عشق
دانستہ مین نی دلکو کنوئین مین گرا دیا

دعوی تھا ہمسری کا مگر آج باغ مین
قامت نے اوسکی سروِ چمن کو ہرا دیا

جو چاہی دیکھ لے کہ رخِ صاف نی ترے
مہتاب کے بھی حسن کو دھبا لگا دیا

لیجو خبر شتاب کہ اب حال غیر ہے
پہلو سی تمنے اوٹھ کے کلیجا بٹھا دیا

اوس بادشاہ حسن کی در کا فقیر ہون | خاقان سے جسکو رتبہ خدا نے سوا دیا

پہولون نہین سماتی ہو گل آتے ہے جو تم
عاشق بتاؤ تو تمہین اوس گل نے کیا دیا

کسیکی زلف مین گر بہول کر بہی دل اٹکا | تو مرتے مرتے بچا پہر اوٹہایا وہ جہٹکا
نہ عمر بہر وہ چہپٹا اسمین جسکا دل اٹکا | بلائے جان ہی مگر دام زلف کی لٹکا
تمہاری گیسوی خوشبو جو شب کو یاد آئی | اوٹہایا سر کبہی تکیہ سے گاہ دی پٹکا
مقام امن و امان جانیو نہ منزل عشق | گہڑی گہڑی ہی یہان خوف سبدم کہٹکا
مین ایک جام سے کیا سیر ہونگا ای ساقی | میرے لبون سی لگا دی شراب کا مٹکا
حیا سی بزم مین گردن جہکا کی بیٹہی وہ | ہو انقلاب یہ عالم دولہن کی گہونگہٹ کا
رکہا ہی سامنے جب دیکہو اونکی آئینہ | نہین ہی وقت ہمین کوئی سجاوٹ کا
کہان اب دہٹہ کی بہلا جاون کوچی قاتل سے | لگایا ہاتہ بہی مجہکو تو اوسنی پالٹکا
شراب کیسی پیا یار بن اگر پانی | بسان خنجر قاتل وہ حلق مین اٹکا
بلا نہ گہر مین تو رہنی دی لی پنچ در پہ مجہے | یہ آرزو ہی کہ تکیہ ہو تیری چوکہٹ کا
سوا ہی جرم محبت قصور ہی نہ گناہ | مجہی سبب نہین کہلتا تیری رکاوٹ کا
پڑا ہون ایک ہی پہلو سی جب سی دل چہوٹا | جگر مین درد ہی یارا نہین ہی کروٹ کا
جو شوق زمزمہ سنجی کا ہی تجہی صیاد | تو شاخ گل مین کوئی دام ہیر اقفس لٹکا
اکیلا یار ملا ہی لپٹ کے بوسے لو | لگاؤ دیر نہ اب کام ہی یہ جہٹ پٹ کا
اوٹہا کے پردیکو وہ ماہرو جو لیتا ہی | دماغ عالم بالا پہ ہی چہپر کہٹ کا
ہوئی تہی وہ ابہی راضی خدا خدا کر کے | جہجہک کے ہٹ گئی اکبار جو سنا کہٹکا

ہٹی نہ معرکہ عشق سی قدم عاشق
ڈٹی رہو کہ اسی مین ہی نام جیوٹ کا

ساقی نہین دل اب متحمل درنگ کا
ہوجای دور جلد سراب فرنگ کا

عاشق ہون جیسے ایک بت سبز رنگ کا
رہتا ہی بدلی می کے مجھی شغل بنگ کا

جب دیکھیے تڑپے ہین کشتی ادہر ادہر
قاتل تری گلی ہی کہ میدان ہی جنگ کا

کیا گھٹ رہا ہی دم شب تاریک ہجر مین
ہی مجکو اپنی گھر پہ گمان گور تنگ کا

سرکاؤن کیا دہن گل رخسار یار سے
نشے چڑہا ہوا ہی می لالہ رنگ کا

کیون محتسب کو منع کرتا ہی ناصح شباب مین
پینی دہی می کہ ہی ابہی عالم امنگ کا

تہرا رہا ہون ابرو و مژگان یار سے
دل کو خدا بچای کہ سامان ہی جنگ کا

دی جان مین نی اک بت ہندو کی چاہ مین
میت کی غسل کی لیے پانی ہو گنگ کا

دل کیا بچی گا شعلۂ رخسار یار سے
لازم پڑا ہی شمع پہ جلنا پتنگ کا

آتا نہین قرار تیری بن کسی طرح
دشوار ہوگیا ہے مجھے سونا پلنگ کا

عاشق نہ کیون فراق مین رووین اشک خون
ہی دہیان یار کے لب یاقوت رنگ کا

پھر ہماری نالۂ دل کا اثر ہونی لگا
مہربان پھر ہمپہ وہ رشک قمر ہوتی لگا

اتحاد عاشق و معشوق کہتی ہین اسے
تپ چڑہی مجکو ادہر نہین گر ادہر چڑہنی لگا

مرگیا صدمی سی مین دل نی یہ کہا یا بچتا
باتون باتون مین جو کچھہ ذکر کمر ہونی لگا

وصل کی شب جب سنی مین نی مرغونکی صدا
شبہہ تیرا صاف ای مرغ سحر ہونی لگا

سنکے بیتابی تیری کچھہ کچھہ وہ گھبرانی لگا
رفتہ رفتہ نالۂ دل کا اثر ہونے لگا

کیا سبب لایا نہ ابتک جو مری خط کا جواب
کیون دلا کیا ذبح مرغ نامہ بر ہوتی لگا

پہنچی گی دیکھنی والونمین تلوار اندنون
سرمہ پہر ادس چشم کو مد نظر ہونی لگا

یاد آیا مصحف رخسار جانان جب کبھی
غم ہوا در پیش دل زیر و زبر ہونی لگا

روز جاتا ہی میرا دل اوڑکی بزم یار مین
پر نہین لیکن پرستانمین گذر ہونی لگا

زلف و رخ کی یاد سی اکدم نہین فرصت مجھے
درد سر گر تھم گیا درد جگر ہونے لگا

اپنی کشتونکا جو خون وہ دیر تک دیکھا کیے
سرخ رنگت ہوگئی دوران سر ہونی لگا

وصل کی شب اپنی سو ہنہ کا جب دیا بوسہ اگال
میری حق مین مرہم زخم جگر ہوتے لگا

آمد فصل بہاری ہی پلا ساقی شراب
خوف عصیان سی پہر اب مین بخطر ہونی لگا

دو ہی فقرو مین اسی شاعر کیا کرتی ہین ختم
قصۂ زلف مطول مختصر ہونی لگا

غنچۂ ابرو کو جنبش دی مکرر یار نے
حکم پر پہر حکم میری قتل پر ہونی لگا

لائی پیغام اجل عاشق میری موی سفید
حیف ہی کیا جلد سامان سفر ہونی لگا

شب فراق کی صدمی اوٹھائی گا پہر گیا
کسی پہ ای دل ناداں تو آئیگا پہر گیا

خیال ابروی خونریز لائی گا پہر گیا
یہ دل آ ولی ہوئی تلوار کھائی گا پہر گیا

کیا زبان سی پہر انکار بوسۂ لب لعل
لہو کی اشک ستمگر رلای گا پہر گیا

یہی جو روز کا ایدل تیرا اولجھنا ہی
کسیکی زلف مین مجکو پھنسای گا پہر گیا

بٹھا کی پاس رقیبون کو اب یہ شعلہ حسین
برنگ شمع مرا دل جلای گا پہر گیا

دلا یہ ہستی موہوم ہی غنیمت ہی
گیا جو یہان سی عدم کو وہ آئیگا پہر گیا

حصول کیا تجھے گردون مری مٹانی سے
بگاڑ کر مجھے ظالم بنائی گا پہر گیا

خیال بوسۂ چاہ ذقن ہی پہر تجکو
مجھے کنوئین مین تو ایدل گرائیگا پہر گیا

ادھیل رہا ہی مری عاشقانہ شعرون سی
یہ شیخ میکدہ اب حال لائی گا پہر گیا

ابھی سی ایدل ناداں جو ہی یہ بیتابی
شب وصال کی لذت اوٹھائی گا پہر گیا

دکھائی نزع مین جسنی نہ شکل ای عاشق
وہ بیوفا مری تربت پہ آئی گا پہر گیا

نہ مہربان کبھی ہمسے وہ خود پسند ہوا
ہزار مرتبہ دست دعا بلند ہوا

خیال زلف مین دل اور دردمند ہوا — اسیر سلسلۂ عنبرین کمند ہوا
برابری نہ ہوئی حسن مین اوسی تم سے — ہزار سرو گلستان کا قد بلند ہوا
مریض عشق تھا گھل گھل کی گیا آخر — نہ مجھے علاج اطبا نہ سودمند ہوا
گذر گیا دل گردون سی بھی وہ اکدم مین — شب فراق جو نالہ مرا بلند ہوا
تمہاری عارض انور پہ کب ہی ماہ کو فوق — وہ پست ہوگیا یہ حسن مین بلند ہوا
قبای گل کی طرح ہی سرا کفن رنگین — نہ خون زخم جگر قبر مین بھی بند ہوا
حیا سی یار نے مونہہ کو چھپا لیا اپنی — کشادہ وصل کی شب جب قبا کا بند ہوا
ہزار بار خریدار نے مجھے پھیرا — وہ جنس ہون نہ کسیکو کبھی پسند ہوا
کسی نے بھول کی میری نہ حال پرسی کے — اسی ملال مین ہجیان مین دردمند ہوا
اوٹھا یار قفس مین جب ہاتھہ اوس جفا جو نی — مجھے یقین ہوا دست قضا بلند ہوا

غزل کو سن کی میری یار نی کہا عاشق
ترا کلام بھی اب قابل پسند ہوا

دم تن سی روز فرقت جانان نکل گیا — تھا مدتون سی دل مین جو ارمان نکل گیا
پہلو کو چیر کر دل نالان نکل گیا — دیوانہ آج توڑ کے زندان نکل گیا
وحشت مین گھر سی بی سر و سامان نکل گیا — مین سوے دشت چاک گریبان نکل گیا
آیا کسی کے ناوک مژگان کا پھر خیال — پھر آج دلکو توڑ کی پیکان نکل گیا
مثل چنار جل گئی دشت جنون کی نخل — مونہہ سے مری جو نالہ سوزان نکل گیا
مہکی جو اوسکی گیسوی عنبر فشان کی بو — نافی سی مشک ہو کی پشیمان نکل گیا
نبتی ہی خط چمکنی لگے آینہ سی گال — گویا کسوف سی مہ تابان نکل گیا
دیوار و در بسی ہی خوشبو سے مدتون — یہان جبس گلی ہی وہ گل خندان نکل گیا
پہنچا نہ اوس پری کی ہوا تک کوئی — دو دش صبا پہ تخت سلیمان نکل گیا

کی ہمسری جو گیسوی خمدار یار سے
دل تیرا آج سنبل پیچان نکل گیا

پانی رہا نہ چاہ زنخدان سے دل نے آج
دیکھو کنوئیں سے یوسف کنعان نکل گیا

کیسی ہوا یہ آئی الٰہی کہ باغ سے
مجمع گلون کا ہو کے پریشان نکل گیا

رہنے دیا نہ شہر مین لیلی کی عشق نے
مجنون تڑپ کی سوی بیابان نکل گیا

عاشق یہ کسنے مصرعۂ رنگین کیا ہی نظم
دامان سرو گل کا گریبان نکل گیا

پوچھتے ہو حال کیا مجھ عاشق جانباز کا
ہی مناسب دل مین پوشیدہ ہی کہنا راز کا

عشق طفلی سے ہی کانو نکو تری آواز کا
دیکھیے انجام کیا ہوتا ہی اس آغاز کا

ایک عالم کو کیا کشتہ نگاہ ناز کا
چوکتا ہی کب نشانہ تیر بے آواز کا

صید ہی ہر مرغ دل چشم بت طناز کا
پنجۂ مژگان نہین چنگل یہ ہی شہباز کا

دیکھ لے انداز جب تیری خرام ناز کا
ہوش کیا طاؤس گلشن کو رہی پرواز کا

بلبل دل جا ہی کیا گلزار کوی یار مین
بند ہی باب قفس یارا نہین پرواز کا

بی سبب مجھسے نہین آزردہ وہ نازک مزاج
کوئی فقرہ چل گیا شاید کسی غماز کا

کون تیری ابروی خمدار کا عاشق نہین
زخم ہی ہر دل مین اس شمشیر خانہ ساز کا

تجھسے بہتر کون ہی کسکو مین چاہون اے صنم
کوئی معشوق اس ادا کا ہی نہ اس انداز کا

مین ترا عاشق ہون ای صیاد جاؤنگا کہان
خواب مین بھی اب خیال آتا نہین پرواز کا

تیری گانی ہی جلی زہرہ نکیو نکر ای پری
آسمان تک سر کھنچا ہی شعلۂ آواز کا

مردی جی اوٹھتے ہین جنبش سی لب جان بخش کی
کام جادو سی لیا کرتی ہو تم اعجاز کا

جس کمان ابرو کو عاشق سب نہین صیاد خلق
کھینچئے دل کو نشانہ ایسے تیر انداز کا

مدتون تک یہ مزاج یار کا عالم رہا
ایک بوسے پر مہینون مجھسے وہ برہم رہا

کیا لکھوں جو لطف اوسی رات کو باہم رہا
صبح تک ہر بات پر اک وجد کا عالم رہا

زندگی بھر دل کو عشق گیسوی پرخم رہا
حال مرنی پر بھی اپنا درہم و برہم رہا

ہوں وہ دیوانہ کہ پریاں وینی مجکو ہر گھڑی
خانۂ زنجیر مین برسوں میرا ماتم رہا

شکر کر اے دل کہ آتی ہی شب عیش و طرب
دن فراق یار مہوش کا بہت اب کم رہا

آنکھ اوٹھا کر تمنی دیکھا بھی نہ اوسکو بائے مین
دیر تک شمشاد مجریکو تمہاری خم رہا

ایک عالم پر نہ دیکھا بے ہنسی باغ دہر کو
شادی و غم کا مرقع یہان سدا توام رہا

خیر جو کرتی ہین بعد مرگ بھی زندہ ہین وہ
حشر تک دنیا مین نام نامی حاتم رہا

آؤ لگ جاؤ گلی سی ختم ہی صلت کی رات
صبح فرقت کا مری جان اب تو عرصہ کم رہا

عشق مین اوس دوست کی کس دن نہیں حاصل خوشی
شادمان دشمن رہے مین مبتلای غم رہا

تم تو وعدی پر نہ آئی یہان تڑپ کر صبح سے
رات بھر صدمے سی آنکھوں مین ہماری دم رہا

عشقبازی ہی نہ ہم باز آئی عاشق عمر بھر
دم بہار الفت کا جب تک اپنی دم مین دم رہا

ساقی سحر ہی دی مجھی ساغر شراب کا
منہہ دیکھتی ہین صبح کو سب آفتاب کا

ہستی مین حوصلہ ہی یہ مجھہ دل کباب کا
پی جاؤں گر ملے کہین دریا شراب کا

رخ سے اوٹھا ہے یار جو گوشہ نقاب کا
ہو جائے رنگ زرد گل آفتاب کا

فرقت مین ہی خیال رخ بی نقاب کا
آنا محال ہی مری آنکھوں مین خواب کا

شبنم نے بھر دیا جو کٹورہ گلاب کا
دہیان آگیا دہن سے مجھے جام شراب کا

کس طرح میکشی مین کروں ترک ناصحا
مستی کی دن ہین اب ہی عالم شباب کا

اوس شعلہ رو کی عشق مین یوں جل رہا ہی دل
جیسے جگر ہو آگ پہ بریان کباب کا

تازہ ہی روح عارض خوشبوی یار سے
گویا کہ پھول سونگھہ رہا ہوں گلاب کا

صورت نبی کی اب جوانی کی جیتی جی
پیری مین بند و بست عبث ہی خضاب کا

شب بھر رہی ہی دلکو پری اونکی نمکی یاد
دیکھونگا اب نہ صبح کو مونہہ آفتاب کا

پردی مین گو ہی یار مگر حسن ہی نمود
چہرہ چھپا سکا ہی کوئی آفتاب کا

دریا سی غسل کر کی جو نکلا وہ بحر حسن
دل پانی ہو کی بہہ گیا اک حباب کا

الفت مین کھوئی جان بھی بدنام بھی کیا
یارب برا ہو اس دل خانہ خراب کا

منہ میتی وصل مین بھی دوپٹہ ہٹا کے
ہی اوس پری پہ خاتمہ شرم و حجاب کا

ہی رشک آفتاب فلک گر وہ شہسوار
غیرت وہ ہلال ہی حلقہ رکاب کا

کھینچی جو مین نے آہ شرربار رات کو
دھوکا ہوا ہر ایک کو تیر شہاب کا

کیچھونگا تیری چہرۂ روشن کی مین شبیہ
منگواوی آسمان سے ورق آفتاب کا

عاشق نیری غزل پہ کہی کیا کوئی غزل
دی کیا جواب اس سخن لاجواب کا

اب مجھسی تیری بزم مین ٹھہرا نہین جاتا
اغیار کو ان آنکھونسی دیکھا نہین جاتا

درد جگر ای رشک مسیحا نہین جاتا
آ جلد کہ اب روح کو روکا نہین جاتا

اس باغ مین سب ہو رد آفات خزان مین
گل کونسا کھلتا ہی جو مرجھا نہین جاتا

خاموش ہون محفل مین تری صورت تصویر
باتین ہین بہت دل مین پہ بولا نہین جاتا

آتا ہی لب سینہ ادہسی وہان آتش گل سے
اب غمین ہی وہ گل رعنا نہین جاتا

گستاخ ہون ساقی سے بہار آئی ہی جیسی
ہر دم مئی گلگون کا تقاضا نہین جاتا

ناچاری سی ٹھہرا ہون تیری در پہ کردن کٹا
مجبور ہون بہلانسے دل شیدا نہین جاتا

درد و غم و اندوہ و الم ساتھ ہین میری
مین گوشۂ تربت مین اکیلا نہین جاتا

گلشن کو اوڑا جاتا ہی بلبل کا کلیجہ
ہر حیف قفس توڑ کے نکلا نہین جاتا

ٹھہری نظر ای رشک پری کیا تیری رخ پر
خورشید کو دم بھر کبھی دیکھا نہین جاتا

سیماب ہون ہاتھون سی مین اوس رشک قمر کے
کسی درد وہ آ کر نہ مجھے تڑپا نہین جاتا

ہونگے یونہیں شہر کی گلیون مین رہین گے
جبتک ترا وحشی سوی صحرا نہین جاتا

اب جاؤن کہان اوس سے جدا ہو کے مین عاشق
دل جسنی چھوڑا یا اوسی چھوڑا نہین جاتا

سونگھی جو تیری زلف تو عنبر نہ نکالا
نافہ سے کبھی مشک کو باہر نہ نکالا

وحشت مین نکالی نہ کبھی پاؤن سی زنجیر
گردن سی کبھی طوق کا لنگر نہ نکالا

خاموش رہا انجمنِ یار مین آ کر
کچھہ حوصلہ بیان ای دل مضطر نہ نکالا

تنکے ہی چنے ہمنے سدا دشت جنونکی
کانٹونکو کبھی پاؤن سے جھک کر نہ نکالا

دیوار سے ٹکرایا بہت ہمنی سر اپنا
در سی قدم اوس شوخ نی باہر نہ نکالا

سویا نہ کبھی ساتھہ نہ بوسی دئے لب تونے
ارمان کوئی عاشق کا ستمگر نہ نکالا

دیکھا رخِ قاتل تو یہ حیرت ہوی مجکو
کچھہ حرف زبان سی تہِ خنجر نہ نکالا

تا زیست ہی حلقۂ گیسو مین گرفتار
تقدیر نے اس دام سے باہر نہ نکالا

سودائی اگر ہم ہین تو پھر کچھہ نکیا کام
بل تیرا جو ای زلف معنبر نہ نکالا

گلرنگ رہی پشتِ قدم کیون نہ جنون مین
کس خار بیابان نی ادہر سر نہ نکالا

عاشق کو خموشی رہی اربابِ سخن مین
مضمون جو کوئی بہتر و خوشتر نہ نکالا

بہار آئی خیال آیا مجھی پھر گلشن جمالون کا
لگی پھر آگ سینی مین ہوا پھر شوق نالونکا

قلق سی دم ہی یہان اولجھا ہوا آشفتہ حالونکا
ادہر پھندا پڑا ہی پاؤن مین زلفونکی بالونکا

گلستان مین شگفتہ کیون نہو دل خوش جمالونکا
خوش آتا ہی قدم پر سر جھکا دینا نہالونکا

بجا ہی گر پریشان حال ہو دل دینی والونکا
کمر بل کھا گئی وہان کھل پڑا جوڑا جو بالونکا

طبیعت رات بھر اس فکر مین اولجھی ہی لیکن
بلا مضمون نہ بل کھای ہوئی زلفونکی بالونکا

تمہاری ابرونکا حسن خم ہو ہو کی تکتا ہی
تعجب کیا جو عاشق ہو مہ نوانِ ہلالون کا

قیامت ہی ستم ہی وصل مین ہردم وہ ملجانا
کبھی ہونٹو لنسے ہونٹونکا نبگا لونسی گالونکا

تیرا مجنون ادہی جانب تڑپتا ہوگا ای لیلی
یہ غل زنجیر کا جس دشت مین ہی شور نالونکا

شمیم عنبر و مشک ختن ہونٹونسی آئی ہی
لیا ہی مین نے جب بوسہ تمہاری نکہ جا کونکا

تیرا بوٹا سا قد جسدم چمن مین یاد آتا ہے
مین آب اشک سی پانی بڑہا دیتا ہون نہالونکا

میرا دامن معطر ہو پسینا تم اگر پونچھو
عرق سمجھو نہ اس کو عطر ہی یہ گل سی گالونکا

دہان یار کی تشبیہ مین ذہن اپنا قاصر ہے
یہ مضمون ڈہونڈہ لینا کام ہی نازک خیالونکا

کہان آتے کہان مسکن کیا مطلق نہین کہلتا
پتا یہان کس سی پوچہین ہم عدم کے جانیوالونکا

کسی کی گردش چشم سیہ پر دل مجنون ہے
جنونمین ڈہونڈہتا پہرتا ہون مین جنگل غزالونکا

عجب اسکا ہی کیا گر جان دی صحرا مین مجنون نے
بیابان مرگ ہونا کام ہی آشفتہ حالونکا

جدہر جاتے ہو تم دل عاشقونکی چہین لیتی ہو
تمہاری چال مین انداز ہی جو سرکی چالونکا

گران ہی گوش گل نا حق چمن مین غل مچاتی ہی
نہین یہان سننی والا کوی بلبل تیری نالونکا

جگر کی داغ سی ہر دم دہوان بیدہ اوٹہتا ہے
ہماری جان لیگا عشق گہونگہر والی بالونکا

دکہائین کسکو اپنی شعر گوئی کیا کرین عاشق
نہین ہی قدردان باقی کوئی اب ہی کمالون کا

لڑ گئی ہی نگہ اوس بیداد گر سی دیکہنا
جسکی عادت مین ہی غصہ کی نظر سی دیکہنا

قہر ہی آفت ہی چشم فتنہ گر سی دیکہنا
وہ پری کیا جانی الفت کی نظر سی دیکہنا

ہو جو منظور آپکو بہتر تمہر سے دیکہنا
دیکہنا جب آئینہ میری نظر سی دیکہنا

جان بلب ہون او نہین لاتا مری خط جواب
کیسے کرتا ہون مین شکوی نامہ بر سی دیکہنا

نام تک باقی نہ بلبل کا رکہا صیاد نے
کیا عداوت ہی اسی اک مشت پر سی دیکہنا

یاد مین موتی سی دانتونکی جو نکلی اشک چشم
ہین صفائی مین کہین بہتر گہر سی دیکہنا

میری دل سی کوئی پوچہی یار کا حسن و جمال
چاہیئے لیلی کو مجنون کی نظر سی دیکہنا

یاد ہی صبحِ شبِ وصل آپکا جانا اودھر
اور ادھر عاشق کا حسرت کی نظر سی دیکھنا

کھب گئی دل مین میری بانکی ادا اوس شوخ کی
نیچہ کسطرح کھینچا ہی کمر سے دیکھنا

چشم دریا بار سی طوفان اوٹھی گا اشک کا
سامنا ہوئیگا جسدن ابر تر سی دیکھنا

جل رہا ہی یاد مین کس آتشین رخسار کی
آہ کی شعلے نکلتے ہین جگر سی دیکھنا

گر یہی شوقِ شہادت ہی تو اک دن ضرور
دو ملکر لپٹونگا قاتل کی کمر سے دیکھنا

نالۂ بلبل سی گلشن مین لگی سینہ پہ چوٹ
پھر لہو بہنی لگا زخمِ جگر سے دیکھنا

ہون بہت مضطر بلا لوگی نہ گھر مین گر مجھی
سر کو ٹکراؤن گا مین دیوار و در سی دیکھنا

وصل کی شب تک تو گذری خیر سی ابھی ہو
حال میرا آگی فرقت کی سحر سے دیکھنا

جا بجا راتو نکو پہر چھپ چھپ کی وہ جانی لگا
پھر بگڑ جائی گی اوس شک قمر سی دیکھنا

ہجر کی صدمے اوٹھاتا ہی مگر مرتا نہین
سخت جان ہوئیگا کوئی بہی لنتبر سی دیکھنا

خواب مین دیکھا ہی گر اونکو تو یہ تعبیر ہی
جلد آئین گی وہ ای عاشق سفر سی دیکھنا

ابروی خمدار پر تلوار کا دھوکا ہوا
ہر مژہ پر ناوکِ خونخوار کا دھوکا ہوا

روی رنگین پر گلِ بنجار کا دھوکا ہوا
سرو پر مجھکو قدِ دلدار کا دھوکا ہوا

دیکھہ کر اوس گل کی چشمِ مست سیر باغ مین
بلبلو نکو نرگسِ بیمار کا دھوکا ہوا

ابر برسا یاد آئی ہمکو اشکو نکی جھڑی
برق چمکی آہ آتش بار کا دھوکا ہوا

خواب سی اوٹھ کر جو دیکھا صبح مین نے آئینہ
صاف مجھکو یار کے رخسار کا دھوکا ہوا

برگِ گل پر نازنین لب کا ہوا مجھکو گمان
سنبل پیچان پہ زلفِ یار کا دھوکا ہوا

ہم نہ سمجھے نازِ معشوقانہ اوس محبوب کا
پردۂ اقرار مین انکار کا دھوکا ہوا

اسقدر گل کھائی پہلو نکی تیری ای گلبدن
کی نظر جسنے اوسی گلزار کا دھوکا ہوا

جبکہ عشق آنکھہ اوس طفل برہمن سی لڑی

رشتۂ جان پر مجھے زنار کا دھوکا ہوا

میرا دل اسطرح لی نام تیری آشنائی کا
تماشا دیکھتا ہون مین تیری قدرت نمائی کا
بہت تڑپا چکا ہی شل یا ہی غم جدائی کا
خیال آیا جوانی مین نہ انکی بیوفائی کا
تیری بام علی تک بھلا کیونکر ابشر پہونچی
بہت سجدی کئی جا جا کی منی دیر کعبہ مین
لکہا ہوی مژہ سی نام تیرا صفحۂ دل پر
دکہائی تو کہین صورت رہ تبہ ہم اسی اپنی مین
نہین ممکن نکلنا حلقہ گیسوی پیچان سی
سدا آنکھون پہ رکھکر پنجہ سر جانہین دیتا ہون
ملا کر خاک مین ہمکو نہ بیجا معذرت کیجیے

کہان مقدور اس کو زبان کو دربائی کا
خدا کی شان عوی ہی بتونکو بھی خدائی کا
کلیجا کانپتا ہی نام سنکر آشنائی کا
ہوا پیری مین صدمہ ہمکو دانتونکی جدائی کا
فرشتونکو نہ ہو مقدور جب ہاتنک رسائی کا
ارادہ آستانِ یار پر ہی جبہہ سائی کا
لیا ہی کام مین نے آنسوونسی روشنائی کا
اگر یہان نقد جان پر فیصلہ ہی رونمائی کا
ادسی ملتی ہی پہانسی نام جو لیوی رہائی کا
خیال آتا ہی جب ہی گل تری دست حنائی کا
مکدر جب ہوا دل فائدہ پہر کیا صفائی کا

جہکائی سر کو پیش یار کیون خاموش ہو عاشق
کہو اب کچھہ کہ ہی یہ وقت قسمت آزمائی کا

چہچہے کرتے ہین مرغان خوش الحان کیا کیا
جوش مین آئی ہین یہ دیدۂ گریان کیا کیا
دست وحشت نی کیئی چاک گریبان کیا کیا
خون رلاتا ہی خیالِ لب جانان کیا کیا
عشق گل مین کوئی بلبل جو فغان کرتی ہی
درد فرقت مین خبر بہی کسی تی پوچھی
شب مہتاب مین دیکھی جو چمک تارونکی

وجد مین لاتا ہی بلبل کو گلستان کیا کیا
مجھکو دکہلائی ہین ان چشمون نے طوفان کیا کیا
دہجیان ہوگیئی یہان دشت مین دامان کیا کیا
دیکھون جھکو ای کنوئین چاہ زنخدان کیا کیا
ڈہونڈہتا ہی تجھی میرا دل نالان کیا کیا
شل بیمار کراہا دل نالان کیا کیا
یاد آئی تری پیشانی کی افشان کیا کیا

آگئی یاد جو اک تیر کمان ابرو کے
دل مین کھٹکی ہین میرے ناوک مژگان کیا کیا

گل جو پیدا ہون زمین سے تو تعجب کیا ہے
خاک مین شاخ چمن ہوگئی پنہان کیا کیا

سوزش داغ جنون دشت مین کیونکر کم ہو
آگ بھڑکاتے ہین یہان غول بیابان کیا کیا

صبح تک جان بچی یا نہ بچے کیا معلوم
رنج دیگا مجھے طول شب ہجران کیا کیا

ہاتھ پورا کوئی پڑتا جو نہین ای قاتل
تیری تلوار پہ پھر زخم ہی خندان کیا کیا

خاک مین مل گئی یا رخ تیری ہاتون سے
دل غمگین مین بھری تھی میری ارمان کیا کیا

اک نظر مین نی اون آنکھون کو فقط دیکھا تھا
بیخطا مجھپہ چلی ناوک مژگان کیا کیا

بعد مردن بھی نہ بھولونگا وہ دیوانہ ہون
یاد آئیگا مجھے خانہ زندان کیا کیا

ہنس کے ہٹ جاتا ہی جھمکتا ہو نہین جب دم تیغ
ناز کرتا ہی وہ قاتل سر میدان کیا کیا

درد و غم حسرت واندوہ وخیال رخ یار
جمع ہین خانۂ دل مین میرے مہمان کیا کیا

شکل انسان کی نہ کوسون نظر آئی جنہین
ای جنون تو نی دکھائی ہین بیابان کیا کیا

فیض ہی باد بہاری کی جو ہر شاخ ہی سبز
لہلہاتے ہین نہالان گلستان کیا کیا

پھر دکھاتی کہین اللہ مجھی ای عاشق
یاد آتا ہی مزار شہ ذیشان کیا کیا

اگر وہ یار پھر و مہربان ہوتا تو کیا ہوتا
عدوی جان جو پھر سارا جہان ہوتا تو کیا ہوتا

سفر مین ساتھ وہ ای ہمرہان ہوتا تو کیا ہوتا
جو یوسف بھی شریک کاروان ہوتا تو کیا ہوتا

گلون کی بی ثباتی پر تو یہ عالم ہی ای بلبل
تجھے عشق بہار بیخزان ہوتا تو کیا ہوتا

خدا سی دادخواہی کو بتو یہ خون شہید نکلا
شفق بنکر جو گردون پر عیان ہوتا تو کیا ہوتا

ہوا کیا اس سے حاصل خاک کیون برباد کی تم نے
ہماری قبر کا ظاہر نشان ہوتا تو کیا ہوتا

گلی لاکھون کی کٹتے خون ہو جاتے ہزارونکے
عیان جو خون پاؤنکی رنگ پان ہوتا تو کیا ہوتا

یہ دل پتھر نہین جو سختیان سہتا جفاؤن کی
خدا جانی نہ مجھے عشق بتان ہوتا تو کیا ہوتا

رخ گلگون کو اوسکی دیکھ لیتی ہم پھر صورت
اگر وہ سات پردون مین نہان ہوتا تو کیا ہوتا

ہزارون نی تو اپنی جان دی ہی مدعی ہو کے
عیان اوسکا اگر ہوتی میان ہوتا تو کیا ہوتا

ہماری سینون پر رشک کرتا ہی ضعیفی مین
جو ای پیر مغان تو بھی جوان ہوتا تو کیا ہوتا

کوئی دم دیکھتی ہم بھی سمان فصل بہار کا
جو آزردہ نہ تو ای باغبان ہوتا تو کیا ہوتا

چمن مین غنچہ و گل تنگ ہین بلبل کی نالو سے
جو میرا دل ہی صرف فغان ہوتا تو کیا ہوتا

خفا ہوتا ہی وہ تو داغ دل کی ذکر کرنی سے
عیان ان گرم آہون کا دھوان ہوتا تو کیا ہوتا

تصور سی ہمارے دل کو چین آتا ہی ای عاشق
اگر پہلو مین وہ آرام جان ہوتا تو کیا ہوتا

کرتی ہی شاخ گل پہ فغان بار بار کیا
بلبل چمن سی جاتی ہی فصل بہار کیا

تکتی ہو ترچھی آنکھون سی تم بار بار کیا
دکھلا رہی ہو گردش لیل و نہار کیا

دیکھو چمن پہ داغون کی ہی یہان بہار کیا
گلزار کو بھی رشک ہی پھر لالہ زار کیا

تاثیر آب رکھتی ہی باد بہار کیا
دیکھو تو لہلہاتا ہی یہان سبزہ زار کیا

خورشید سی مناسبت روی یار کیا
سچ ہی بھلا مقابلۂ نور و نار کیا

مرتا ہون تجھکو جانیکی جلدی ہی یار کیا
اک دم ٹھہر کہ زیست کا ہی اعتبار کیا

دیکھون مین زخم کی بعد سوی لغیار کیا
بہتر بھلا حلب سے ہی شہر تتار کیا

محروم ہی رکھیگا ہمیشہ وہ یار کیا
دیگا کبھی نہ رخصت بوس و کنار کیا

بخشا نہ جائیگا کوئی تقصیروار کیا
سمجھے ہین ای کریم یہ پرہیزگار کیا

ترپیگا مثل ماہی بی اب رات دن
ٹھہریگا ہجر مین نہ دل بیقرار کیا

جو آیا پھر فاتحہ حیرت ہوئی اوسے
لوح طلسم ہی میرا سنگ مزار کیا

حاضر ہون شوق سی مجھی جلاد قتل کر
کھینچی ہی تیغ تیز تو ہی انتظار کیا

کیون مجھکو منع کرتا ہی اپنی خبر تو لی
ناصح ہی میرے دل پہ تجھی اختیار کیا

جب تک نہ ہمکنار ہوا آکر وہ رشک گل
دکھلائین گی بہار یہ پہولونکی ہار کیا

رخسار آتشین پہ طپیدہ ہو کیون نہ دل
سیماب کو ہوا آگ کی اوپر قرار کیا

نرگس کو ایک دن تو دکہا دیجی چشم مست
رکھے گا اب یوہین اوسی امیدوار کیا

کیون نقد دل نہ ای شہ خوبان فدا کرون
ہی پاس مجہہ فقیر کے پہر نثار کیا

دہویا جو اپنی زلف کو اوس بحر حسن نے
دریا کی موج ہوگئی ہی پیچدار کیا

افسوس ہی چلی مئی گلگون نہ باغ مین
برسا ہی جہوم جہوم کے ابر بہار کیا

ہی مدتو لئے مجکو تپ ہجر ای طبیب
سمجہا ہوا ہی تو اسی فصلی بخار کیا

تیر نگاہ ناز کا ہی صید مرغ دل
ای ترک اور سکے گا یہ زخمی شکار کیا

اس حسن عارضی پہ عبث ہی تمہین غرور
ناپائیدار چیز کا ہی اعتبار کیا

گریان نہین کوئی میری غم مین تو غم نہین
بالین پہ کم ہی رونی کو شمع مزار کیا

کہینچی ہی تیغ میان ہی تو وار ہی چلے
قاتل مجہی ڈراتا ہی تو بار بار کیا

تم دو قدم نہ ساتہ جنازی کی چل سکے
مہندی لگی تہی پاؤن مین ای گلعذار کیا

جو ہو سو ہو یہ کلمۂ حق ہی کہون گا مین
منصور کی طرح ہی مجہی خوف دار کیا

آئی نہ عندلیب قفس تک ہزار حیف
گلشن مین سو گئی ہی نسیم بہار کیا

پوچہی گا کون معرکۂ حشر مین مجہے
روز حساب ہوئیگا اپنا شمار کیا

طاؤس و کبک جہومتی پہرتی ہین باغ مین
مستانہ چل رہی ہی نسیم بہار کیا

گم ہوگئی قفس مین جو بلبل کی بیکلی
گل کی مفارقت کا مٹا خار خار کیا

لکہتا ہی وصف سبزۂ رخسار نازنین
اوکلک کا زہی خامۂ جادو نگار کیا

آیا جو سیر باغ کو وہ نونہال حسن
جہومی ہین وجد مین شجر میوہ دار کیا

دم گھٹ گیا جو وادی وحشت مین کیا سبب
پہندا ہوا گلی مین گریبان کا تار کیا

ہان اب جو بوسی دیجئے وہ گنتے جائیے
پہلی جو ہمنی لی لئی اونکا شمار کیا

نیند اوسی بیکو انکی صدا سنکے آ گئے
مطرب جو پڑہی ہین سازنہ یہ سنو بیتا کیا

عاشق ابہی ہی تمکو جنونکا ہی ورشور
آگے دکہائی دیکہیے فصل بہار کیا

ہو سکا دو دن نہ راز عشق اخفا کہل گیا
اس دل ناداں کی ہاتہوں حال سارا کہل گیا

آج تو شرم وحیا کا اونکی پردا کہل گیا
ہٹ گیا آنچل ہوا سی صاف سینہ کہل گیا

اس طرح رکہتا ہی نیرنگی مزاج یار بہی
جسطرح ابر بہاری آکی برسا کہل گیا

خواب تہا سامان عشرت اور دنیا خاک تہی
بعد مرنیکے یہ ہمپر حال سارا کہل گیا

چہپ گیا شرما کی شب کو ماہتاب آسمان
اونکا سونی مین دوپٹہ سی جو چہرا کہل گیا

نورتن باندہی جو اوس رشک قمر نی رات کو
ہم پہ ان ساتوں ستارونکا بہی عقدا کہل گیا

ہاتہ بہی ہمپر اوٹہا تو نہین کچہہ بستی دور
گالیاں تو دیتی دیتی منہ تہارا کہل گیا

ہو جسی شوق شہادت جای منزل کو وہ
کوی قاتل کا سنا ہی ابتو رستا کہل گیا

خوف تہا جنکا ہوا آخر کو اونپر منکشف
راز دل ہمنی بہت اپنا چہپایا کہل گیا

بوی عنبر کی حقیقت کیا ہی اونکی سامنے
جب گرہ گیسو کی کہولی مشک نافا کہل گیا

یار نی زنجیر آہنگر سی کیوں منگوائی ہی
کیا اسیر صحرا نوردی کا ارادا کہل گیا

کر چکا ابتو نشانہ تیر مژگان کا مجھے
او کمان ابرو تیری ہمت کا چلا کہل گیا

منہ چہپانی کی ادا دیکہو گیا جب مین وہان
در پہ چلمن کہل گئی چلمن پہ پردا کہل گیا

بس گیا سارا مکان آئی شمیم عنبرین
کیا بلا خوشبو ہی کس کافر کا جوڑا کہلگیا

دشمن جان وہ ہمارا ہو گیا چاہا جسی
دل لگانی کا ابہی عاشق نتیجا کہل گیا

لیلی زلف کا مجکو جو نہ سودا ہوتا
یوں نہ مجنونکی طرح خلق مین رسوا ہوتا

زلف شبگون کا اگر مجہکو نہ سودا ہوتا
شانہ کیطرح نہ صد چاک دل اپنا ہوتا

تیر النقشہ کبہی مانی نی جو کہینچا ہوتا — صورت آئینہ بہزاد کو سکتا ہوتا
اوس پہ یکا جو نہ دیوانہ و شیدا ہوتا — تا پرستان نہ ہیری عشق کا چرچا ہوتا
دل نہ گر شیفتہ زلف چلیپا ہوتا — پہر پہ رسوائی نہ ہوتی نہ یہ سودا ہوتا
بوسہ لب پہ نظر بند یہ شیدا ہوتا — کہل کے کچہہ ہی کہئے کہ اوسکے سوا کیا ہوتا
جلوہ یار نظر بہر کے جو دیکہا ہوتا — حال کیا آپ کا ای حضرت موسی ہوتا
کشتہ زلف کا تابوت جو نکلا ہوتا — گرد سر کہولی پری اونکا حلقہ ہوتا
وصل کو اوس بت کافر کی جو ترسا ہوتا — پہر خدا جانی کہ احوال میرا کیا ہوتا
دور اوسکی رخ روشن سی جو پردا ہوتا — شب ہجر پہ بہی صبح کا دہوکا ہوتا
مر گیا مجہیہ اوہنون نی جو یہ سمجہا ہوتا — دوش پر اونکی مرا آج جنازا ہوتا
نامہ واپس کیا اچہا کیا پر قاصد سے — کسکا لایا ہی یہ خط نام تو پوچہا ہوتا
جلتے عاشق جانباز مسیحا تجکو — کوئی بیمار محبت اگر اچہا ہوتا
جان جان ہوتی جبہی قدر سری الفت کے — آپنے بہی جو کسی کو کبہی چاہا ہوتا
صمیہ کہتا اسی ہر طرح مین وہ شاعر ہون — کمر یار کا مضمون بہی جو عنقا ہوتا
نہ ستاتی دل عشاق کو اسطرح کبہی — ای بت تمکو اگر خوف خدا کا ہوتا
اندنون حسن ہی جوبن پہ گلو نکا بلبل — تونی بہی چاک قفس سے کبہی جہانکا ہوتا
ساقیا می کی پلانیکا مزا تہا اوس وقت — یار بہی ابر بہی اور مینہہ بہی برستا ہوتا
عشق ابرو کا مناسب ہے سپاہی کی لئے — کٹتے تلوار کا اکثر ہی بہروسا ہوتا
کشتہ نرگس جادو یہ نظر کی سب لئے — آنکہ اوٹہا کر اوسی تمنی بہی تو دیکہا ہوتا
نہین معلوم کہ کل کون جئے کون مرے — حشر پہ وعدہ دیدار نہ رکہا ہوتا
دیکہتا مجہکو نہ زندہ کبہی ای رشک مسیح — اور اک دم تیری آنی مین جو عرصا ہوتا
گالیان کاہی کو ہر بات پہ دیتی تم اگر — بی زبان عاشق ناکام نہ مہبا ہوتا

ساتھ کچھ زور جوانی کی نہ پیری میں دیا
وقت بد میں ہی بھلا کون کسی کا ہوتا

مے کشی کا میری وہ سوقت مزا تھا ساقی
مے گلگون کا جو بہتا ہوا دریا ہوتا

ضعف کی ہاتھ گریبان تک آنی نہ دیا
ورنہ پھر دیکھتے جو کچھ کہ تماشا ہوتا

دفن ہوتا تیری کوچہ میں جو میں ای قاتل
ہی یقین روز میری قبر پہ میلا ہوتا

کرتی انکار نہ یون وصل کا اقرار کی بعد
آپکی ہاتھ میں گر قول کا جھیلا ہوتا

زردی رخ سی عیان صاف ہین آثار جنون
راز الفت بھی ہی عاشق کہین اخفا ہوتا

بہار گل مین نہ دوڑون پر جنون ہلی ہین سر میرا
گریبان چاک کر دامن تک ابھی ہوس میرا

نہین تیری سوا صیاد کوئی دادرس میرا
خدا کیواسطے لیچل سوی گلشن قفس میرا

خموش ای بلبل نالان نہین کچھ اپنی بس میرا
یہ اپنی اپنی قسمت ہے چمن تیرا قفس میرا

روان ہی کاروان اشک آنکھون سی بہت تیزی
برای ہمرہان نالان ہی دل مثل جرس میرا

چمن مین پیش ازین بستر تھا برگ لالہ و گل کا
پر اب کنج قفس مین ہی بچھونا خار و خس میرا

ابھی صیاد تجکو محو کر دون اپنی نغمون سی
جو تو اکدم کو شاخ گل مین لٹکا دی قفس میرا

لبون پر دم اگر آیا ہی فرقت مین تو آنیدو
جلا دی گا مجھے وہ دلبر عیسی نفس میرا

صبا لی آئی مجھ تک نکہت گل مین تو بلبل ہون
پس صد پردہ گر صیاد لٹکا دی قفس میرا

یونہین لپٹی رہو سینی سی سینی کو نہ سرکاؤ
قلق سے ٹوٹ جائیگا ابھی تار نفس میرا

نثار اس حسیت محرم کی فدا اس گاتکی عاشق
بلائین رات دن لیتا جو ہوتا دسترس میرا

ردیف بای منقوطه

دیکھی اگر وہ عارض پر نور آفتاب
جلوی پہ اپنی پھر نہو مغرور آفتاب

کسطرح دیکھے وہ رخ پر نور آفتاب
کچھ بھی مناسبت ہی بھلا روی یار سے
پھر کسلئے ہین آکی پرستش کیا کرون
دنکو بھی حوصلہ نہ نکلنے کا کر سکے
دن رات مہوشون کی ہیری طرح تاک ہو
آتش ہو میری داغ جگر کی جو شعلہ ور
الفت ضرور اسکو کسی مہروش کی ہی
قربت ہماری داغ جگر سی بجا ہیئے
اک مہروش کی دید کا آنکھونکو شوق ہی

آنکھین نہین ہین اپنی ہی معذور آفتاب
ہوئی اگر ہی نام کو مشہور آفتاب
کچھ حسن مین پری ہی نہ کچھ حور آفتاب
دیکھی اگر ہیری شب دیجور آفتاب
پی لی اگر کبھی سے انگور آفتاب
مانگی سحر سی جسرخ پہ کافور آفتاب
اکثر رہا جو کرتا ہی رنجور آفتاب
بہتر اسی مین ہی کہ رہے دور آفتاب
تجھپر نظر مجھے نہین منظور آفتاب

عاشق جو شوق ہو تمہین شغل شراب کا
بنجای صاف دانہ انگور آفتاب

ہی فقط تجھ سے دلربا مطلب
جب مین کہتا ہون جان جاتی ہی
تن بتقدیر آگئی اسے قاصد
پوچھنے کی نہین ہی حاجت کچھ
یار ہو شغل می ہو سبزہ ہو
جان لینا ہی تمکو سے منظور
لکھ قلم اس طرح تو حال دل
اون بتون کی ہی آشنائی کیا
نامہ بر کو جواب صاف دیا
سچ تو یہ ہی کہ ان حسینون کا

اور ہمسکو کسی سی کیا مطلب
ہنسکے کہتے ہین ہمکو کیا مطلب
صاف صاف ابتو لکھدیا مطلب
تجھ پہ روشن ہی مہ لقا مطلب
اور اسکے سوا ہی کیا مطلب
یہ کہو ہم پہ اب کھلا مطلب
ہو نہ کانون سے آشنا مطلب
جبنسے ہوئی نہ کچھ روا مطلب
یار نے خط کا جب پڑھا مطلب
ظلم ہی مدعا جفا مطلب

رکھے کانون پہ ہاتھ اوس گل نے
وصل کا ہم سے جب سنا مطلب

ہمکو ہر طرح تم سے کہنا ہی تھا
ہو برا اس مین یا بھلا مطلب

جو کہ لکھنا تھا لکھ چکا اونکو
کچھ بھی باقی نہ اب رہا مطلب

ہو گیا صاف یار پر ظاہر
میری باطن مین جو کہ تھا مطلب

بد مزاجی سے یار جانی کے
مین نے در پردہ کچھ لکھا مطلب

لطف لب آج ہی اوٹھایا ہی
یون تو نکلا ہی بارہا مطلب

سن لو بس مختصر سے دو باتین
طول دینی سے ہمکو کیا مطلب

بوسۂ لعل لب سی مطلب ہی
اور مطلب سے مجکو کیا مطلب

بات ہی جو سنی نہ اے عاشق
سچ ہی نکلیگا اوس سی کیا مطلب

نقش حیرت ہو جو حسن کی یہ نہالی عندلیب
پھر نہ گلشن مین صدا منہہ سی نکالی عندلیب

سر میرا پھرتا ہی کیون کرتی ہی نالی عندلیب
کہہ دو گلچین سی زبان اپنی سنبھالی عندلیب

کوئی گل سنتا نہین یہان تیری نالی عندلیب
اس چمن سی آشیان اپنا اوٹھالی عندلیب

کو ادھی گل پیرہن کی مبتلای عشق ہی
پڑ گئی ہین جان کی کیون تجکو لالی عندلیب

روتی بیٹھون یاد مین اوس سرو قامت کی اگر
پھر وہان شکون ملی ہی اک دم ہی بتالی عندلیب

میری نالی بھی نہین کچھ کم تیری آواز سی
ہو نہ گر تجھکو یقین تو آزمالی عندلیب

سچ بتا کیا داغ دل بھڑکا ہی سینی مین تیرے
پڑ گئی ہین کیون زبان تیری پہ چھالی عندلیب

دیکھ پائی اک نظر ہی گر میری گلرو کی شکل
شرمگین ہو کر ابھی منہ کو چھپالی عندلیب

آب و دانہ ہی مقدر مین تیری صیاد کا
اور گلشن کی ہوا کچھ روز کھالی عندلیب

آمد فصل بہاری ہی جنون کا جوش ہی
اب نہین مجھ سی سنبھالا [illegible] سنبھالی عندلیب

باغ مین ہمدرد مجھسا ہاتھ آیا ہی کسی
کیون نہ پہلو مین [illegible] بٹھالی عندلیب

وجد ہی صیاد و گلچین کا تجہی منظور اگر
یہ غزل عاشق کی تو گلشن مین گا لی عندلیب

ساقیا کرتا ہون تجہسی عرضِ گستاخانہ اب
جہوم کر آئی گہٹا بہر دی میرا پیمانہ اب

جلوہ افگن ہی کئی دن سی جو وہ جانانہ اب
رشکِ خورشید درخشان ہی میرا کاشانہ اب

رند مشرب کب بہلا کرتی ہین خوفِ محتسب
آئی پہر فصلِ بہاری ہم ہین اور میخانہ اب

کہوٹی دامون بہی نہو گا آپکا گاہک کوئی
کسکو دکہلاتی ہو صاحب نازِ معشوقانہ اب

باریابی کچہہ نہین مشکل مکانِ یار مین
ہی بہت مجہسی سگِ دلدار سی یارانہ اب

تا نہ پہونچی کان تک آواز رونیکی میرے
اس لئی دیں گل نی کی تجویز تو تبخانہ اب

بال سلجہانی مین ہمیو جب الجہہ پڑتا ہی یہ
ہو گیا گستاخ زلفون سی تمہاری شانہ اب

ظلم کر صیاد جتنا چاہ میری حق مین تو
کیا کرین بس مین تیری لایا ہی آب و دانہ اب

بیوفائی کی ہوا ایسی چلی ہی آج کل
شمع کی نزدیک آتا ہی نہین پروانہ اب

بس بہت کی بت پرستی چل کی عاشق کچہہ دنون
کیجیے آباد کعبہ چہوڑ کے بتخانہ اب

یارب نصیب ہوگا مجہے وصلِ یار کب
نکلی گی دل سی حسرتِ بوس و کنار کب

اولجہی نہ گل کی فصل مین دامن سی خار کب
وحشت مین پیرہن نہوا تار تار کب

جلوی سدا دکہاتا ہی حسنِ نگار کب
رہتی ہی ایک رنگ یہ فصلِ بہار کب

رہتی ہو گہر مین ہی یہ مجہی اعتبار کب
مبتلا و آ گی ہوتی تہی ایسی نکہار کب

دیکہین گی ہم بہی تیغ صفاہان کہچی ہوے
آنکہوں مین دو گی سرمہ دنبالہ دار کب

ہم لوگ باندہ لیتی ہین مضمون چشمِ یار
شیر و نسی چہوٹتا ہی ہرن کا شکار کب

زنجیرِ موجِ نکہتِ گل مین رہی اسیر
آئی قفس تلک میری بادِ بہار کب

آیا مسافر آج تو کل کوچ کر گیا
یہ ایرمان سرا ہی مقامِ قرار کب

ناصح نہ کوی یار مین جانیکو منع کر — ہی اپنی دل پہ آہ مجھی اختیار کب
انگیا پہنا کی لیجی بلائین ہوس یہی — نخل قد اونکا دیکھئے لاتا ہی بار کب
وعدہ تو ہی پہ ہم یوہین تڑپینگے رات بہر — آنیکی مہلت آپکو دیگا سنگار کب
ای جانِ زار دل تو فدا اوسی ہوچکا — اب تو بتا کہ یار پہ ہوگی نثار کب
انسان کی حق مین قہر ہی کیفِ شرابِ عشق — بی موت آئی جاتا ہی اسکا خمار کب
دشمن سی بہی جہان مین دل اپنا صفا رہا — دیکھا اس آئینہ پہ کسی نی غبار کب
بارش ہی اشک خونکی ان آنکھونسی جسطرح — اس رنگ سے برستا ہی ابر بہار کب
مانگی ہی پالکی ادہر آنی کو شام سے — کوئی خبر تو لائی کہ ہونگی سوار کب
وحشت مین دام کٹ بنی پیرہن کی تار — کہیلا نہ ہمنی مرغ جنون کا شکار کب
جای جدہر وہ یہ بہی اودہر ساتھ ساتھ ہی — ٹہرا ہی ایک جا پہ ہمارا غبار کب
خوبانِ دہر صید کرین مجکو کیا مجال — اور ونکی ہاتھہ آتا ہی تیر اشکار کب
اوس رشکِ آفتاب کی مین تک رہا ہون راہ — دیکھون دکھیا ہی صبح شبِ انتظار کب

عاشق زبانکو لطف خموشی سی کام ہے
عنترہ ہو شعر پر یہی اپنا شعار کب

اچھا ہوا جو روٹھ گئی بیقصور آپ — ہم بہی اب ملین گی پری ہون حور آپ
رخ سی نقاب اولٹ کی جو نکلی حضور آپ — کیا گل کرینگے روشنی شمع طور آپ
کیا کیا چمک چمک کے نکلتا ہی آفتاب — اک دن دکھائی اسی چہرہ کا نور آپ
کیا دخل ہی جو منہہ سی محبت مین اف کرین — کیجے ہمارا شیشہء دل چور چور آپ
یکتا کیا ہی صانع قدرت نے آپکو — کیونکر نہ اپنی حسن کا کیجے غرور آپ
ناآشنا و پر فن و عیار و پر دغا — معلوم ہی ہمین کہ ہین جیسے حضور آپ
ایکبار بیٹھی بیٹھی یہ کیا جی مین آگیا — صورت ہمین دکھا کی یہ چھپی کیون حضور آپ

وہ بات کیجی کہ خدا کو پسند ہو
اوسکو بُری لگی ہے نہ کیجی غرور آپ

زلفین وہ پھر بناتے ہین ہشیار ہوجیئے
دامِ بلا مین آئینگے عاشق ضرور آپ

عاشق بتاتی وہ عبادت کہان گئی
رہتے ہین ابتو نشۂ الفت مین چور آپ

شب کو آئیگا میری گھر وہ قمر آپ سے آپ
آہ عاشق کی دکھائیگی اثر آپ سے آپ

خفگی کا کوئی باعث نہین کھلتا ہمپر
منھ بنائی ہو تم ای شوخ قمر آپ سے آپ

اپنی نالونکی وہ تاثیر دکھاؤن تجھکو
تو بھی دوڑے کے آئی میری گھر آپ سے آپ

ایک ادنی یہ نزاکت ہی ترے گیسو کی
تین بل کھاتی ہی اوٹھتی ہین کمر آپ سے آپ

موسم گل کی ہوا باغ مین آئی شاید
اڑتی پھرتی ہین جو بلبل کی پر آپ سے آپ

لاش پر اپنی فدائی کے تم آئے کیونکر
ہوگئی کیا میری مرنیکی خبر آپ سی آپ

رات دن مجھکو نہین بھولتی صورت تیری
دھیان رہتا ہی یہی آٹھ پہر آپ سے آپ

ہمسری کی قد جانان سی تو پائی یہ سزا
گڑ گئی سرو چمن تا بہ کمر آپ سی آپ

بانکپن پر کئی روز دنسی کمر باندھی ہی
خود بخود ٹیڑھی ہو ترچھی ہی نظر آپ سی آپ

دل کو کیا شوق شہادت ہی کسی قاتل کیطرف
جی دھڑک جاتا ہو نہین سینہ سپر آپ سی آپ

سوز دل کا اگر ایسا ہی رہی گا عالم
خاک ہو جائیگا جل جل کے جگر آپ سی آپ

مین جو بجلی کی طرح تجھ سے لپٹ جاؤنگا
بھول جائیگی یہ سب پیچ کمر آپ سی آپ

کربلا جانی کا تم قصد کرو تو عاشق
دیکھو ہو جاتا ہی سامان سفر آپ سی آپ

ردیف تای فوقانی

آیا نہ وعدہ کرکے جو دلبر تمام رات
آنکھین لگی رہین طرف در تمام رات

بھولی نہ یاد ابروی کج لبسر تمام رات
خنجر سا چلا گیا میری دل پر تمام رات

آتا ہی یاد وہ رخ انور تمام رات
رہتا ہون مثل آئینہ ششدر تمام رات

کس جا رہا تو ای مہ انور تمام رات
ڈھونڈھا کیا تجھی دل مضطر تمام رات

سوتا نہین فراق مین دم بہر تمام رات
گنتا ہون تاری ای مہ انور تمام رات

غیرون نین خوش رہا وہ ستمگر تمام رات
گذری جو کچھ گذر گئی ہم پر تمام رات

چین آیا تم بغیر نہ دم بہر تمام رات
کاٹی ہی مین نے ہجر مین رو کر تمام رات

اوس بت کی انتظار مین ایسی اڑی ہی نیند
آنکھونکی ڈھیلے رہتی ہین پتھر تمام رات

لپٹی کبھی وہ اور کبھی بوسہ عطا کیا
کیا کیا رہین عنایتین ہم پر تمام رات

جبتک ستارہ سحری ہی لڑی نہ آنکھ
بھولا نہ تیری کان کا گوہر تمام رات

حسرت یہی ہی پری کہ لپٹ کر شب وصال
سونگھا کرون نین زلف معنبر تمام رات

اللہ ری بوی کاکل عنبر فشان یار
سارا مکان رہا ہی معطر تمام رات

نالان کبھی ہون اور کبھی گریان فراق مین
اوقات یون گذرتی ہی دن بہر تمام رات

جاتی نہین ہی گردش تقدیر کیا کرون
کرتا ہون کوی یار مین چکر تمام رات

ساقی نہ چاندنی مین ہو موقوف دور می
یون ہی کہی ہی یہ گردش ساغر تمام رات

عاشق یہ آرزو ہی رہی آج تک ہمین
سوئی کبھی نہ اوس سی لپٹ کر تمام رات

موت اوسکی ہی جو شخص ہی بیمار محبت
عیسی سی بھی جاتا نہین آزار محبت

برسون ہی پہرے ہم سر بازار محبت
کوئی نظر آیا نہ خریدار محبت

دل بیچے جاتے ہین خریدار محبت
ہی گرم تیری عہد مین بازار محبت

کیا منہہ جو کرون نین کبھی اظہار محبت
پنہان میرے سینہ مین ہین اسرار محبت

مجھسی ہمتین کیونکر نہ ہو انکار محبت
سچ ہی کہ نہین ہون مین سزاوار محبت

دشمن کو بھی یارب نہو آزار محبت
چھٹتا نہین تا زیست گرفتار محبت

مارا مجھی قاتل نے تو ہر سو یہ ہوا غل
لو قتل ہوا آج گنہگار محبت

وحشت ہو کہ سودا ہو وفا ترک نہو گی
ہون خادم دیرینۂ سرکار محبت

یہ پیرہن گرد نہین دشت جنون مین
تن پر ہی میرے خلعت سرکار محبت

معشوقون کو کیا کام بھلا مہر و وفا سے
نادان ہی جو اون سے ہو طلبگار محبت

آیا ہی نظر جب سے مجھے وہ بت ہندو
گردن مین پڑی ہی میری زنار محبت

تو مجھکو نہ چاہے یہ نہ مانونگا کبھی مین
اقرار ہی گویا ترا انکار محبت

یارب نہ خزان آئی کبھی باغ جہان مین
سرسبز ہمیشہ رہے گلزار محبت

کہتی ہین بناوٹ ہی یہ بندش ہی غلط ہی
جب سامنی پڑھتا ہون مین اشعار محبت

رخ زرد ہی تن زار ہی تر چشم ہی لب خشک
کیونکر نہ کہین سب مجھے بیمار محبت

ہمت نہ کبھی ہاریو عاشق یہ ہی یاد
ہی مرد وہی جس سے اوٹھے بار محبت

رات دن نالی جو کرتا ہون بیان کوی دوست
میری دشمن ہو گئی ہین ساکنان کوی دوست

ڈھونڈھتا ہون پر نہین ملتا مکان کوی دوست
خضر مل جائین تو مین پوچھون نشان کوی دوست

جوش وحشت مین جو وہان تک جا نکلتا ہون کبھی
شیر سی مجھپر جھپٹتی ہین سگان کوی دوست

پھر بیان کرنا تو میری سامنے لطف بہشت
پہلے واعظ مجھسے سن لے داستان کوی دوست

سرخ ہوتا دامن قاتل نہ خون سے اسلئے
عیب سمجھی ہین تڑپنا کشتگان کوی دوست

کہتی ہین کس سرزمین کو لوگ فردوس برین
آپ سے بھی پوچھتا قاصد نشان کوی دوست

شور محشر بھی ہو برپا تو نہ یہ بیدار ہون
کس مزی کی نیند مین ہین خفتگان کوی دوست

کب سمجھتی ہین کسی کی قدر اپنی سامنے
آسمان پر ہی دماغ ساکنان کوی دوست

ہی یقین سطح زمین کا ڈوب جاے آب مین
بیٹھکر روؤن جو زیر آسمان کوی دوست

حشر آیا آنکھہ کہولو دیکھہ لو دیدار یار
سو چکے اوٹھو بس اب ای خفتگان کوی دوست

روح کو راحت نہو کس طرح اسکی سیر سے
غیرت باغ ارم ہی بوستان کوی دوست

گر بتا پوچھے کوئی عاشق تو کہدینا یہی
ہی فقیر مست کا بستر میان کوی دوست

ای جنون کاہش جان اب ہی جفای غربت
قطع کر سلسلۂ موج ہوائی غربت

مدتون جاگی ہین دیکھی ہی جفای غربت
اب یہ حسرت ہی کہ تربت مین سلای غربت

ہوش اوڑی جاتی ہین کہا کہاکی ہوائی غربت
آدمی ہون کہین وحشی نہ بنائی غربت

ہاتہہ ملتا ہون وہ دیکھی ہی جفای غربت
پاؤن کاٹون جو میری سامنی آئی غربت

وسعت آباد وطن کی ہوس اب کیا ہو مجھے
لطف فردوس کہاتی ہی فضای غربت

کوہ و صحرا ہی کہلینگا مین مجنون کی طرح
سختیان مجھکو دکہائی تو دکہائی غربت

روکتی ہین نہ مجھے بیفائدہ یاران وطن
اور کیا ہی میری قسمت مین سوای غربت

دم نہ مارونگا کبھی لالہ صحرا کی طرح
جسقدر چاہی نہ مجھے داغ دکہائی غربت

چھوڑکر سیر گلستان وطن نکلا ہون
کیون میری راہ مین کانٹی نہ بچھائی غربت

دم کہان بیٹھہ کی لون جی ہی گھبراتا ہی
دل کو کھینچی لیئے جاتی ہی ہوای غربت

مین وہ مجنون ہون کہ ہرگز نہین گھبرانیکا
جنگلو نہین کہ پہاڑون مین پہرای غربت

سرد و گرم اسکا موافق ہی طبیعت سے میرے
معتدل ہی اثر آب و ہوای غربت

فصل گل آگئی پہر اب داغ جنون چمکا
آگ پہر میرے کلیجے مین لگائی غربت

کنج عزلت مین جو عنقا کی طرح بیٹھہ رہون
پہر یقین ہی کہ نہ مجھے منہہ نہ دکھائی غربت

جامہ گرد بہی ثابت نرہا اشکون سے
ہو گئی چاک میری تن پہ قبای غربت

سالہا سال سی گردش مین ہون عاشق لیکن
چرخ کہتا ہی کہ کھینچ اور جفای غربت

کسطرح نہ یاد آئی مجھی شام و سحر پیٹ
شب کو لب بام آکی وہ دکھلای اگر پیٹ

رہتا ہون سحر تک صفت آئینہ حیران
سیلی سیہ شام کی صورت ہی سراسر

بی لطف ہی گر فرق ہو ترکیب بدن مین
یکتا ہین نزاکت مین لطافت مین یہ دونون

تا صبح نہ بولا جو شب وصل صنم مین
ہی ضامن رزق ہر اک حال مین سبکا

ہرگز یہ اطاعت کبھی کرتا نہ کسی کے
رخ غیرت خورشید ہی اور رشک قمر پیٹ

آجای نظر دور سی مانند قمر پیٹ
آتا ہی شب وصل جو اوس بت کا نظر پیٹ

اور صاف ہی روشن ترا مانند سحر پیٹ
پھر حسن کمر بیچ تہا ہوتا نہ اگر پیٹ

رخسار دہن ہونٹھ گلا سینہ کمر پیٹ
بھر دونگا ترا موتیون سی مرغ سحر پیٹ

پتھر کی بھی کیڑی کو خدا دیتا ہی بھر پیٹ
مجبور ہر اس سی ہی کہ کہتا ہی بشر پیٹ

عاشق یہ لطافت یہ نزاکت نہین دیکھی
آئی ہین بہت یون تو حسینونکی نظر پیٹ

ردیف ثای مثلثہ

آنکھہ کیون پھیر لی ای رشک پری کیا باعث
دشمن جان ہی جو وہ رشک پری کیا باعث

کیا اوڑا لائی ہی جا کر یہ مری یار کی بو
کیون معطر ہی نسیم سحری کیا باعث

کسنی یا رب مئی غفلت سی کیا مست اوسی
کیون مری حال سی ہی بیخبری کیا باعث

صبح تبارہ گیا کیا سو چکی تو ای قاتل
تیغ گردن پہ جو تونی نہ دھری کیا باعث

ختم کیا آج ابہی ہوئی یہ شب وصل
بولتا کیون ہی یہ مرغ سحری کیا باعث

چال مین اوس گل رعنا سی مقابل کب ہی
کیون اکڑتا ہی تو ای کبک دری کیا باعث

یا خدا کس رخ روشن کی ہی الفت مجکو
آگ سی کیون مری دل مین ہی بھری کیا باعث

عاشقو نمین جو ہوا مین نظری کیا باعث
آہ دل کرتی ہی کیون بی اثری کیا باعث

کونسی بحر ملاحت کی ہی الفت عاشق
کیون رہا کرتی ہی آنکھون مین تری یاد عبث

خوش قدون پر ہوا مائل دل ناشاد عبث
نالی اب کرتا ہی جا کر تہہ شمشاد عبث

یاد گیسو ہی تجھی ای دل ناشاد عبث
آگی اس پیچ مین کیون ہوتا ہی برباد عبث

بال کھلا کی نہ مجھے کرتے ہین برباد عبث
اپنا دیوانہ بنلاتے ہین پریزاد عبث

تیغ ابرو کا اشارہ ہی فقط کافی ہے
قتل کرتا ہی نہ مجھے او ستم ایجاد عبث

دن خزان کی ہین نہ باقی کوئی غنچہ نہ گل
اندنون مجکو رہا کرتا ہی صیاد عبث

نظر آئی جو وہ صورت تو غش آجائیگا
اوسکی تصویر کی ہی فکر مین بہزاد عبث

ہے نہ خوف خدا و بت ظالم تجکو
بیگناہون پہ نکر اتنی بھی بیداد عبث

مین وہ بلبل ہون کہ ہون لوح کیطرح گلمین نہان
باغ مین ڈھونڈھ رہا ہی نہ مجھے صیاد عبث

قامت یار سے ہمسر نہ کبھی ہوویگا
صحن گلشن مین اکڑتا ہی یہ شمشاد عبث

میری تقدیر مین تھا کنج قفس کا مرنا
ہاتھ افسوس سے اب ملتا ہی صیاد عبث

محل غیرون کا جہان ہو نہین وہ ہنگام میرا
اپنی صحبت مین وہ کرتے ہین مجھی یاد عبث

سختیان ہجر کی کچھ دن تو اوٹھائی ہوتین
جان شیرین کو تلف کر گیا فرہاد عبث

عشق مین انکا بھی انجام یہی ہوتا ہے
دل رقیبونکی ہین منسے میری شاد عبث

مین تو دیوانہ ہون اوس زلف دوتا کا عاشق
بیڑیان لاتے ہین میری لیئی حداد عبث

ردیف جیم معجمہ

پیچ کھیو گیسوی کا یہ ہی انتظار آج
کیون مضطرب ہی تنین تو ایجان زار آج

محو خرام ہی سر تربت جو یار آج
پونہچا ہی آسمان پہ ہمارا غبار آج

مصروف سیر باغ ہی وہ گلعذار آج
رنگینیاں دکھاتی ہی فصل بہار آج

تلوار کھینچے آتا ہے وہ شہسوار آج
رکھہ لیجو آبرو میرے پروردگار آج

آنے لگا بہر سیر ہیرا گلعذار آج
کہدے کوئی گلوں سے کہ دیکھو بہار آج

رخسار پر لٹک کے وہ زلف سیاہ فام
دکھلا رہی ہی گردش لیل و نہار آج

آیا ہی بہر فاتحہ وہ ماہ چاردہ
برج شرف بنا ہی ہمارا مزار آج

ہٹ پانہ دمبدم کہیں پہر جا گلے پہ جلد
ہمسے رکہائیاں نہ کر ای تیغ یار آج

بیٹھا نہیں وہ شوخ جو پہلوی غیر مین
اوٹھتا ہی دل مین درد یہ کیوں بار بار آج

کیا پوچھتے ہو حال تم اپنے مریض کا
بستر پہ کل ہی سی سوا بیقرار آج

باقی رہی دلا نہ کوئی آرزو میرے
اوس گلبدن سی خوب ہو بوس و کنار آج

رخ صاف صاف کسکا مجھے آگیا ہی یاد
حیران ہو رہی ہین جو صبح سی آئینہ دار آج

جاگی ہو تم کہیں نہ کہیں جا کے رات بہر
بیوجہ نیند کا یہ نہیں ہے خمار آج

کیا بیکلی ہوئی ہے میر جان زار کو
اوس گلبدن نے پہنی جو پہولونکی ہار آج

عاشق ہماری دیدہ گریان کو دیکھہ کر
کیا جہوم جہوم برسا ہی ابر بہار آج

پہلو مین ہی کسکے وہ بت پردہ نشین آج
کل بگڑی ہی کچھ دل میری قابو مین نہین آج

پیدا نہیں تجہسا کوئی دنیا مین حسین آج
ہی مملکت حسن تیری زیر نگین آج

ویران ہین محلے نہ مکان ہین نہ مکین آج
جو اوج پہ کل تک تہی وہ ہین زیر زمین آج

مصروف جو ہی رقص مین وہ زہرہ جبین آج
گردون پہ قدم دہرتی ہی اس گہر کی زمین آج

افشان جو چنی ہی تو عجب وضع ہی رخ پر
مہتاب سی تارو نمین چمکتی ہی جبین آج

ہم اک نظر لطف پہ بکتی ہین پہ افسوس
خواہان کوئی یہان جنس محبت کا نہین آج

عاشق کو بہلا دیتی ہو اللہ ری تلون
کل تہین جو محبت کی نگاہین وہ نہین آج

ٹپکا ہی یہ کس کسکا لہو تیغ سی قاتل
ہی غیرت گلشن تیری کوچی کی زمین آج

دلبر سے جب آغوش ہو خالی تو جیون کیا
مضطر ہون نکل جسم سے ایجان حزین آج

ہم پاؤن پہ سر رکہتے ہین اب نہ کے بجاؤ
آئی ہو تو آرام کرو شب کو یہین آج

عاشق کسی پہلو نہین بستر پہ جو آرام
کہو آی ہو کیا الم دل مضطر کو کہین آج

ردیف جیم فارسی

کیا کیا نہ عشق لف مین ہمنی اوٹہائی پیچ
حاصل ہوا نہ کچہ سر مو ہی سوای پیچ

جوڑا نہ اپنی بالونکا تو کہول اے پری
دہڑکا یہی مجہی کہ کمر پر نہ آی پیچ

زلفین سنوارتے ہین رقیب سیاہ رو
کسطرح رشک سے دل عاشق نہ کہائی پیچ

نفرت غضب کے یاد ہین ایجان جان تجہے
کرتا نہین ہی بات بہی اب تو سوای پیچ

اوس حور وش نے آنیکا وعدہ کیا ہی آج
پر دل دہڑک رہا ہی کہ کچہ پڑ نجای پیچ

دست رقیب مین ہون وہ گیسو خدا کی شان
ایدل تو دیکہہ جو کہ مقدر و کہائے پیچ

اٹہکہیلیون سی اپنی چلتے ہو تم مجکو خوف ہے
دیکہو کہین کمر پہ کوئی آنہ جائے پیچ

واعظ خدا کیواسطے رندون سے ورے
دستار پر تیری کہین کچہ پڑ نہ جای پیچ

آگی تو ایسی باتین نہ آتی تہین تجکو یار
حیران ہون نہین کہ یہ تجہی کسنی سکہای پیچ

جوڑی مین ہی تیری دل عاشق گندہا ہوا
ہر لحظہ کس طرح سی بہلا کہل نہ جای پیچ

عاشق اسیر گیسوی خمدار ہو گیا
دل پر اک اور پڑ گیا بیٹہی بٹہای پیچ

ردیف حای حطی

چھوڑی ہتو نکا عشق دل زار کسطرح
کیون ای مسیح جای یہ آزار کس طرح

جائی خیال ابروی خمدار کس طرح
نکلی ہمارے دلسی یہ تلوار کسطرح

آتا ہی میرے گھر مین وہ عیار کسطرح
کرتا ہی دیکہون وصل کا اقرار کسطرح

سنتا ہی وہ نہین کوی مرجایا جیسے
درد دل اوس سے کیجیے اظہار کسطرح

پیدا ہو جسکے دل مین مسیحا کا درد ہجر
جیتا رہے بتاؤ وہ بیمار کس طرح

بیتاب ہون کہ بند ہی کیون آج دلنشی در
مین پہاند جاؤن یار کی دیوار کسطرح

لی تو چلا ہون بیچنے دل کوی یار مین
ہوتا ہی دیکہیے وہ خریدار کسطرح

آزردہ بات بات مین ہو وی جو تندخو
دیگا بہلا وہ بوسۂ رخسار کس طرح

صیاد تو نی پر میرے کاٹی بہار مین
اب اوڑکے جائینگی سوی گلزار کسطرح

حیرت مین ہون مجہی بہی تبادیجی وہ پیچ
کرتے ہین آپ دل کو گرفتار کسطرح

باریک بین ہون ڈہونڈہ نکالونگا وصل مین
مجہسے چہپیگی ای کمر یار کس طرح

آنکہونمین دم ہی حسرت دیدار یار مین
مرتا ہون دیکہہ لون اوسی اکبار کسطرح

تو تو ہوا کی گہوڑے پہ ہر دم سوار ہی
دیکہون مین ای پری تیرا دیدار کسطرح

مین اپنی جان دونگا نہ مانوگی تم جو وصل
دیکہون تو آج کرتی ہو انکار کسطرح

حیران ہی دیکہہ کر تیری چشم سیاہ کو
جہپکائی آنکہہ نرگس بیمار کس طرح

بلبل ہی بند جب سے گئی دن بہار کے
کہولے خزان مین غنچۂ منقار کس طرح

کاری کوئی پڑا نہیں ابتک بدن پہ زخم
ای نازنین لگاتا ہی تلوار کس طرح

مشکل ہی اب تو ضبط کہ دل مین لگی ہی آگ
روکون بہلا مین آہ شرربار کس طرح

عاشق ہون کچہہ خطا نہین کی ہی جو چپ رہون
گالی سنون مین آپ کی ہر بار کس طرح

کیونکر خیال حسن کمر دل سی جائیگا
چہوٹیگی مجہسے عشق کی سرکار کسطرح

عاشق اسی طرح سے جو روئیگی ہجر مین

بتلاؤ تو نبھے گا دل زار کس طرح

بھولی مجھی وہ زلف پریشان کسی طرح
الجھا ہی پھر سے آفت ہجران کسی طرح

باہر ذقن سی ہو دل نالان کسی طرح
نکلے کنوئین سے یوسف کنعان کسیطرح

ہوگا نہ وصل یار کا سامان کسی طرح
ای دل نہ بچے گی اب میری جان کسی طرح

جائی خیال ناوک مژگان کسیطرح
نکلی ہماری دل سے یہ پیکان کسی طرح

اک شب ہوئی وہ آکی نہ مہمان کسیطرح
نکلا نہ اپنی دل سے یہ ارمان کسی طرح

جب تک نہ اک نظر ادہر دیکہو نگا وقت نزع
مشکل نہ ہوی گی میری آسان کسی طرح

اس دام مین پہنسے نہ کبہی پہر رہ جیتی جی
چھوڑی جو دل کو گیسوی پیچان کسی طرح

فصل بہار آئی کیا پہر جنون نی جوش
ثابت رہی گا اب نہ گریبان کسی طرح

صیاد ابتو رحم اسیر قفس پہ کر
دکہلا دی اسکو سیر گلستان کسی طرح

آئی دم وز وصل کہین دم لبون پہ ہے
ہو ختم ابتو ای شب ہجران کسی طرح

کر رحم میرے حال پہ اب ہون قریب مرگ
آ جلد پاس عیسی دوران کسی طرح

مشتاق زیر بام کہڑا ہون نہین دیر سے
دکہلا دی شکل ای مہ تابان کسی طرح

یاد خدا کبہی کبہی یاد بتان اسے
اک حال پر نہین دل انسان کسی طرح

پریونکا جمگھٹا رہ رہا قبر پر میرے
ہمسر ہوا نہ جس سے پرستان کسیطرح

جلتے کہان ہو اوبہ کہ تم آپ ہی ہین پیر
چھوڑونگا مین نہ گوشہ دامان کسیطرح

حیران ہون آئینہ سی نہ منہہ کو چھپاؤ تم
لو دیکہہ لو دیدہ پھر بہی میری حیران کسی طرح

پروانہ کی طرح ابہی جلجاون آگ مین
وہ شمع رو جو منہہ سے کری ہان کسی طرح

افسوس کشتگان سی بہی ہمکو ہوا نہ کچہہ
معلوم حال شہر خموشان کسی طرح

عاشق تیرا کلام بہی پائی کہین نمود
چھپ جائی ختم ہوکی یہ دیوان کسی طرح

ردیف خای معجمہ

دیکھی جو تیری زلف شکن در شکن کی شاخ — بل اپنا بھول جای غزال ختن کی شاخ

لکھون نہین وصف پھول سی رخسار کا تیرے — ہو زرد بجا خامہ اگر نسترن کی شاخ

آیا جو سیر باغ کو وہ گل تو جھک گئے — تسلیم کو ہر ایک نہالِ چمن کی شاخ

لکھنا محال ہی تیری آنکھونکی شوخیان — جب تک قلم نہو کسی وحشی ہرن کی شاخ

آیا ہی دھیان جب تیری نازک کلائی کا — رویا ہون تھام تھام کی مین یاسمین کی شاخ

اوس مین بھلا کہان ہی یہ جنبش یہ خم یہ حسن — ابرو کا نقص ہی جو مین باندھون ہرن کی شاخ

ٹھوڑی پہ رکھ کے کہتے ہین وہ گورا گورا ہاتھ — دیکھی نہو تو دیکھ لو سیب ذقن کی شاخ

شاید چمن مین یہ کسی بلبل کی قبر ہے — جس پر جھکی ہوی ہی نہال چمن کی شاخ

ابرو سی قتل کیون نکرو تم زمانے کو — ہی خوشنما کمان کی لیے بانکپن کی شاخ

جیسے کہ اونکو شوق ہوا سیر باغ کا — رکھتے ہین ہاتھ مین وہ گل یاسمین کی شاخ

عاشق یونہین رہینگے تر و تازہ عمر بھر
ہو گی نہ خشک اپنی نہال سخن کی شاخ

ردیف دال مہملہ

یہ جسکے ظلم سے کرتا ہی اک جہان فریاد — وہ دل ہی لیے جاتا ہی دستان فریاد

ابھی غش آی کرون گر مین نیمجان فریاد — مجھی تو آہ کی طاقت نہین کہان فریاد

عبث عبث نہین کرتا مین ناتوان فریاد — کبھی تو میری ہی سنلیگا آسمان فریاد

نہین ہی تاب لبن ای شوق وصل دل سی نکل — کرون فراق مین کب تک مین ناتوان فریاد

تیرے لی سیر نی برپا کیا ہی شہر مین حشر — ہر ایک گام پہ کرتی ہین بیڑیان فریاد

یہ انتظار مین ہم [illegible] — کہ ابتو کرتی ہین آنکھون کی پتلیان فریاد

جلا کیا صفت شمع داغ دل ایسا
نہ آئی پر کبھی بھول سی تا زبان فریاد

وہ کون دل ہی کہ جسمین نہین ہی عشق ترا
ضعیف روتی ہین کرتی ہین نوجوان فریاد

جلا رہی ہی جو ہاتھونکو برق حسن پری
بلائین لینی مین کرتی ہین انگلیان فریاد

جلا دیا انہین ایک شعلہ روکی فرقت نی
کرینگے بعد فنا اپنی استخوان فریاد

خیال زلف پریشان مین دل پریشان ہی
کمر کی یاد مین ہم کرتے ہین میان فریاد

ستم کرو کہ جفا کام ہی وفا سی مجھے
چھری سی کاٹون ابھی گر کرے زبان فریاد

خدا کیواسطے صیاد رحم کر ان پر
کہ ابتو کرتے ہین مرغان بوستان فریاد

بھلا بچیگا کیونکر وہ شوخ سنگین دل
اسی طرح سی کرے گی جو کشتیان فریاد

یہ کون غیرت یوسف بچھڑ گیا یارب
جرس کی طرح جو کرتا ہی کاروان فریاد

ملا دی خاک مین لاکھون ہی نوجوان تونی
تیری جفاؤن سی ای پیر آسمان فریاد

خموش ہی ادب عشق سی زبان ورنہ
زمین ہلی جو کرون زیر آسمان فریاد

جہان گئی وہ طرفدار یار کا نکلا
کسی نی داد ندی کی کہان کہان فریاد

چمن مین آگ لگا دیگی دیکھیو گلچین
کریگی جل کی جو بلبل شرر فشان فریاد

شمیم گل مین ہی پوشیدہ جسطرح عاشق
ہماری دل مین ہی اس تنگ سی نہان فریاد

روا ہین یہ جفائین خدا سی ڈر صیاد
نہ باندہ میری قتل پر کمر صیاد

یہ کیا ہی آج جو پوچھی میری خبر صیاد
اسیر کرکی لگاوٹ بس اب نہ کر صیاد

سناؤن گر تجھے درد دل و جگر صیاد
یقین ہی شام سے تو روی تا سحر صیاد

اسیر ابتو ہون جو چاہ ظلم کر صیاد
مگر کتر نہ ابھی میری بال و پر صیاد

بیان مین کس سے کرون حال کون سنتا ہے
کسی دکھاؤن مین بیتابی جگر صیاد

بشر کو چشم مروت ضرور لازم ہے
نہ بار بار دکھا قہر کی نظر صیاد

فراق صحبت گل کسطرح قبول کرون
اسیر کنج قفس ہون مین ابتو مدت سے
بہار جاتی ہی شاید خزان کی آمد ہے
بہت برا ہی ستانا کسی کا او ظالم
یقین ہی کانپ اوٹہی تو بہی سنکی میرا حال
قفس مین بند ہون مدت سے مین ای ظالم
رہا کریگا جو فصل بہار مین مجکو
سناؤن کسکو شب ایسیہے گل شنکے دل کسکا
وہ باغ دہر مین شوریدہ بخت بلبل ہون
کرون جو بحث مین اغونسی نہ باغ کہان
ہٹا ہی جب سے چمن کچہہ نہ پوچہہ حال میرا
چمن مین رہنے دے بلبل کے آشیانہ کو
نہ پسائیگی مجہے اکدن کشش محبت کے
بہلا دیا نے مجہے سب کچہہ تیری محبت نے
قصور کچہہ نہین گلچین کا خیر ہی تجکو
ہوگئی تب سے ہی شم آشنا کہ بلبل

کہان تلک سے لاون تیرا سا دل و جگر صیاد
کبہی میرا بہی گلستان مین تہا گذر صیاد
چمن سے گل ہین جو آمادۂ سفر صیاد
نہ ذبح کر مجہے للہ درگذر صیاد
بیان مین اپنی حقیقت کرون اگر صیاد
نہ پوچہہ مجہسے گلستان کی تو خبر صیاد
رہونگا مین تیرا ممنون عمر بہر صیاد
میری تو نالونکا جاتا رہا اثر صیاد
کہ اپنے سایہ سے کرتا ہون مین حذر صیاد
پہرا نہین میرا اٹہیے بہائی سر صیاد
کہ رخ ہی زرد دہن خشک چشم تر صیاد
اوجاڑنا نہین اچہا کسی کا گہر صیاد
مین ساتہہ ساتہہ ہون تا کے جاے جدہر صیاد
چمن نہ یاد ہی مجکو نہ اپنا گہر صیاد
نکالا تو ہی نے ملٹے بہائی شہر صیاد
ہزارون درد ہین اور اک ہی جگر صیاد

اسیر دام بلا کر کے مجکو ای عاشق
ہوا ہی آج خوشی دل مین کسقدر صیاد

دام مین لیگی کسی نے لف رسا میری بعد
کچہہ ہی عشق گل و بلبل نہ رہا میری بعد
غیر کو بوسہ رخ اوسنی دیا میری بعد

کون اب ہوئیگا محبوس بلا میری بعد
اور ہی ہوگئی گلشن کی ہوا میری بعد
وقف قرآن نئی صورت سی کیا میری بعد

دم الجھتا ہی اسی سوچ مین ہر دم مرگ
کون سلجھائیگا یہ زلف دوتا میری بعد

نہین ملنے کا تمہین چاہنے والا مجھسا
بھول جاؤ گی یہ سب ناز و ادا میری بعد

کس پہ غصے مین چڑھاوگی کمان ابرو کی
کون ہوگا ہدف تیر ادا میری بعد

روی شبنم میری ماتم مین وہین بلبل ہون
گل نے چاک اپنا گریبان کیا میری بعد

روز تربت پہ میری کرتی ہی نالے بلبل
کو بکو خاک اوڑاتی ہی صبا میری بعد

باندہ کر صف شب آدینہ پہ پریزادون نے
خوب ماتم میری تربت پہ کیا میری بعد

ابکی آئین جو عبادت کو تو اوس سے پوچھون
قبر پر بھی یونہین آوگی بھلا میری بعد

شیوہ عشق زبانی ہی سہی اوٹھ جائیگا
کوئی لینے کا نہین نام وفا میری بعد

سر کو ٹکراؤنگا مر کر بھی مین فرقت مین تیری
قبر سے آئیگی نالون کی صدا میری بعد

جیتی جی کی جو کسی سے نہ برائی مین نے
غم مین دشمن ہین جدا دوست جدا میری بعد

تھا جو مین تشنہ دیدار تو قاتل نے میری
فاتحہ بھی سر اپانی پہ دیا میرے بعد

یہ مثل سچ ہی کہ ہی خلق خدا مردہ پسند
یاد کرتا ہی وہ اب میری وفا میری بعد

فاتحہ پڑہ کی میری قبر کو ٹھکرا جانا
ہاتھ پاؤن نہین ملوگی جو حنا میری بعد

یہ محبت یہ میری چاہ یہ اخلاص یہ پیار
تجھکو یاد آئیگی ای مہر لقا میری بعد

کھول کر گیسوی شب گون وہ میری تربت پر
روئی اور سورۂ واللیل پڑھا میری بعد

روئی دل کھول کے وہ قبر پہ میری عاشق
ضبط کا اونکو جو یارا نہ رہا میری بعد

ہم کہے دیتی ہین اچھا نہین ہر بار گھمنڈ
اس قدر حسن دو روزہ پہ نکر یار گھمنڈ

ہی بجا حسن پہ گر ہی تجھی ای یار گھمنڈ
اپنی الفت پہ ہمین بھی ہی سزاوار گھمنڈ

منقلب ایسا زمانیکو تو کردی یارب
وہ تمنا کرین اور طالب دیدار گھمنڈ

ہمنے مانا کہ نہین تمسا حسین دنیا مین
پر جو اچھے ہین نہین اونکو سزاوار گھمنڈ

بعد چندی کی رہی گی نہ یہ صورت یہ شکل — دیکھ تب لیجے گا نکلجائیگا سب یار گھمنڈ

خط نکلنے سے صفائی ہوی بالکل زائل — اب ہی کس بات پہ ای آئینہ رخسار گھمنڈ

حسن پر اپنی یہ مغرور ہوا بیجا جہان — لایا یوسف سے حسین کو سر بازار گھمنڈ

آج اوس گل نے دکھائی ہین جو آنکھیں تجکو — مٹ گیا سب تیرا ای نرگس بیمار گھمنڈ

سخت حیران ہون عاشق مین کرون کیا تدبیر
اتنا کرتا ہی بہت وہ بت عیار گھمنڈ

تدبیر پر گھمنڈ نہ تقدیر پر گھمنڈ — گر ہی تو مجکو آہ کی تاثیر پر گھمنڈ

سینہ کیا فگار نہ پہونچا جگر تلک — ابرو کمان کو تہا میری اس تیر پر گھمنڈ

دیکھون تو کسطرح نہین ہوتا او نہین اثر — بیشک ہی مجکو نالہ شبگیر پر گھمنڈ

اقرار وصل خط مین لکھا ہی وہ آئین گے — ہی مجکو اپنی یار کی تحریر پر گھمنڈ

اوس مہروش کو دیکھ کے کھایا ہی داغ یہ — ایماہ تہا تجھے اسی تنویر پر گھمنڈ

سر مجھسے ناتوان کا نہ تن سی جدا ہوا — قاتل تھا بس تجھے اسی شمشیر پر گھمنڈ

اوس گل کے تب چھپے ابہی شاید نہین سنے — بلبل کو ہی جو خوبی تقریر پر گھمنڈ

بہتر جہان مین ایک سے ہی ایک ماہرو — کیجے بہت نہ چاند سی تصویر پر گھمنڈ

عاشق حسین یہ جتنے ہین اپنی غرض کی ہین
کیجو نہ صحبت بت بی پیر پر گھمنڈ

ردیف ذال معجمہ

سر پہ اوس شوخ نے ہیرے کا جو باندھا تعویذ — صاف جگنو کی طرح رات کو چمکا تعویذ

موتیون کا تیرے بالون مین جو لٹکا تعویذ — بنگیا رشک وہ عقد ثریا تعویذ

آفت جان ہی تیرا غیرت لیلی تعویذ — دل مین کہون مین جو ہاتھ آئی یہ پیارا تعویذ

اوس پری وش کی اگر ادنیٰ ہی نگہ کٹ ہے — درد سر ہونی لگا مرہم ہو باندہ التعویذ

کیا عجب میری محبت کی جو آئی اوسی لہر — مدتوں حب کی لکھی ہین لب پہ دی یا التعویذ

دل سے تسخیر کیا ہمنے پریزادونکو — سحر کیا نقش کسے کہتے ہین کیسا تعویذ

فاتحہ پڑہنے کو آتے ہین پریرو اکثر — نقش تسخیر ہے کیا میری لحد کا تعویذ

چاند سورج بھی لگا لو تو ہی زیبا صاحب — ہی جو موباف روپہلا تو سنہرا تعویذ

مہربان دوست اگر ہی تو ہی کیا غم عاشق
نہ چلے گا کبھی محبوب کوئی گنڈا التعویذ

ردیف رای مہملہ

بلبل فدا ہوی گل رخسار دیکھ کر — قمری تڑپ گئی قد دلدار دیکھ کر

تڑپا جو دل زہ ابروی خم دار دیکھ کر — تیوری چڑہائی یار نے تلوار دیکھ کر

رونی کا میرے چشم کو آزار ہو گیا — اوس رشک گل کی نرگس بیمار دیکھ کر

تشبیہ دی سکا نہ مین دندان یار سے — سلک گہر کو رکہدیا سو بار دیکھ کر

آیا عجب وہ اسے وہ مست شراب ناز — بیہوش ہو گئی اوسے ہوشیار دیکھ کر

تقصیر مجہسے کیا ہوئی صاحب جو آج تم — قبضہ پہ ہاتہ رکہتے ہو ہر بار دیکھ کر

یہ حال اب تو ہی تیری عاشق کا ای مسیح
دشمن بھی روتی ہین اوسی بیمار دیکھ کر

مر گیا ہون جو نثار قد دلجو ہو کر — سرو تربت پہ اگر تا ہی سمن بو ہو کر

دایم الحبس ہوے مائل گیسو ہو کر — واجب القتل ہوے عاشق ابرو ہو کر

خواب مین سانپ نظر آتے ہین جو بکہ اوٹہا ہون — کس بلا مین مین پہنسا عاشق گیسو ہو کر

ساغر چشم مین آنسو نہین اب تھم سکتے — جام آخر کو چھلک جاتا ہی مملو ہو کر

یاد آیا جو شب ہجر وہ بحر غم نے
حلق میں پانی اٹکنے لگا چہو ہو کر

ہجر جانان میں لہو تھوکنی کی نوبت ہے
ڈھیلے آنکھوں کی بہی جاتی ہین آنسو ہو کر

بعد مر نیکے بہی صیاد کا کھٹکا نگیا
روح بلبل کی گلستان مین چہپی بو ہو کر

نگہ و ابرو و مژگان نی تیری او ظالم
تین ٹکڑے کیا دل تیرسہ پہلو ہو کر

وصل کی شب مین تجہی ڈہونڈہ نکالونگا ضرور
کمر یار چہپی گی تو کہان مو ہو کر

کوئی صورت نہین بچنے کی نظر آتی ہی
ڈنک مارا ہی مجہی زلف نی بچہو ہو کر

فائدہ کیا تجہے آئین نظر آیا ای دل
بہہ گیا تو میری آنکھوں سے جو آنسو ہو کر

اس توقع مین کہ شاید وہ پری صید آئین
پہرتی ہی روح میری دشت مین آہو ہو کر

چشم پر آب مین اوس قد کا تصور جو بندہا
لطف دکہلانی لگا سرو لب جو ہو کر

واہ کیا شکل عطا کی ہی خدا نی ای بت
پوجین کیونکر نہ مسلمان تجہی ہندو ہو کر

ہم نہ کہتے تھے کہ اس کوچہ مین آفت ہی دلا
خوش ہوا عاشق گیسوی صنم تو ہو کر

ہم جو انکو نہین خوف برائی سی تیرے
کیا کریگا فلک پیر عدو تو ہو کر

اوسکی تصویر سے اکثر یہی کرتا ہون سوال
سچ بتا جیسی نازان ہی تو خوشرو ہو کر

تو وہ لیلی ہی تیری دید کو مجنون کیطرح
روح پہرتی ہی میری نجد مین آہو ہو کر

شب تاریک مین وہ مہ جو مجہی یاد آیا
داغ دل صاف چمکنے لگا جگنو ہو کر

آکی تربت پہ میری خوب وہ روی عاشق
رنج سابق جو تہی سب بہ گئی آنسو ہو کر

جوش وحشت مین گئی سوی بیابان اکثر
پہاڑ ڈالے انہین ہاتھون نی گریبان اکثر

رشک دریا ہوئی یہ دیدۂ گریان اکثر
انہین چشمون نی دکہائی مجہی طوفان اکثر

تو وہ ہی بادشہ حسن کہ در پر تیرے
ہو گئی آکی گدا سیکڑون سلطان اکثر

بہر گلگشت چمن جب وہ گیا گلشن مین
پئی تعظیم جہکے سرو گلستان اکثر

دست رنگین کی تصور مین جو خون روتا ہون
سرخ رہتا ہی میرا گوشہ دامان اکثر

آپ کے روی منور سے مقابل ہو کر
گھٹ گیا شرم سے حسن مہ تابان اکثر

ہی یقین اسکی محبت مین نہ جان بر ہونگا
ہوتے کے مجھکو نظر آتے ہین سامان اکثر

خاک ہو جائیگا جل جل کے غم فرقت سے
گرم آہین جو بھریگا دل سوزان اکثر

مدحت زلف پریشان نہ کبھی ختم ہوئے
جمع لکھہ لکھہ کے کیے سیکڑون دیوان اکثر

یہ پتا کوچہ سفاک کا ہی ای قاصد
نظر آتا ہی وہان گنج شہیدان اکثر

کردیا باغ کو برباد اری او صیاد
ذبح جن جن کی کیے مرغ خوش الحان اکثر

جہسا دنیا کی مرقع مین نہین کوی حسین
یون تو آئی ہین نظر نور کے انسان اکثر

خیر گر آپنے کی ترک محبت تو کیا
ہمکو معشوق بہت آپ کو خواہان اکثر

بارہا او ترے یہان تخت پریزادونکے
بنگئی بزم میری بزم سلیمان اکثر

سانپ سے لوٹ گئے سینہ پہ پیری شب ہجر
یاد آئی جو تیری گیسوی پیچان اکثر

باغ عالم کی ہواؤنسے دل افسردہ نہو
یون ہی ہو جاتی ہی یہ گردش دوران اکثر

ہم فقط شومی طالع سے ہین قاصر عاشق
لوگ امسال گئے سوی خراسان اکثر

عاشق ہوا ہون حلقہ زلف سیاہ پر
زنجیر میری پاون مین ہی اس گناہ پر

تاثیر کا یقین ہی مجھی اپنے آہ پر
آتا چلا ہی کچھہ تو وہ گمراہ راہ پر

وہ شاہ حسن جیسی سمایا ہی آنکھہ مین
عاشق ہوا ہون آپ مین اپنی نگاہ پر

سبقت ذقن کی بوسی مین مجھکو ضرور ہے
پیاسا ہی پانی پینے کو جاتا ہی چاہ پر

مرتا ہی اوسکی عشق مین جو بت ہی بیوفا
پتہر پڑین میری دل نادانکی چاہ پر

کس طرح حسن یار کا جلوہ نظر پڑے
گرتی ہی برق راہ مین تار نگاہ پر

توبہ کرد غصہ سے ڈرو خوف حق کرو
ہنسنا نہ چاہیے میری حال تباہ پر

ہر گشتہ اوسکی ابرو مژگان ہین دیکھی
یہ تیغ و تیر چلتے ہین کس بیگناہ پر

ای ترک چشم شوق سی تو صید کر اسے
یہ مرغ دل نثار ہی تیر نگاہ پر

توصیف لب سنی ہی تو بوسی ہی دیجیے
خالی نہ ٹالیے مجھے اس اہ واہ پر

بندہ نواز ہی جو تیری ذات ای کریم
ہمکو بہی انفعال ہی اپنے گناہ پر

آیا ہی کیا ہی جہوم کے میخانہ کیطرف
ساقی ذرا نگاہ کر ابر سیاہ پر

وہ سبز رنگ آتا ہی عاشق جو مجکو یاد
کرتا ہون اوللہ کے شکر کے سجدی گیاہ پر

فدا ہوتا ہی اپنا مرغ دل اوس صید افگن پر
بھڑک جاتی ہین بوقت مرگ بسمل جسکی چتون پر

خوشی ہی قتل کے سر چہوٹ جائیگا اگر تن پر
سدا یہ بوجہ ای قاتل رہیگا تیری گردن پر

دل بیتاب مانند کتان ٹکری ہی سینے مین
نظر جسپے پڑی اوس مہ لقا کی روی روشن پر

مین وہ اہل وفا ہون تا قیامت پہر نہ چہوٹیگا
لہو اوڑکر پڑیگا گر مرا قاتل کی دامن پر

خدا نی ایک سے یہان ایک کو رنگین کیا پیدا
گلو نازان ہونا چاہیے دودن کی جوبن پر

ہمیشہ سوختہ ہی قسمت مین گلچین مین وہ بلبل ہون
تعجب کیا ہی گر بجلی گرے شاخ نشیمن پر

خدا کی سامنے ای بت تیرا کیا رنگ ہو دیکہین
ہزارون عاشقون کی خون ہین ظالم تیری گردن پر

شکار اپنا جو اکثر نیم بسمل چہوڑ جاتا ہی
مرا دل اگیا ہی مدتون اوس صید افگن پر

قفس مین دیکہ کر بلبل تجہی نالی کرتا ہی
چہکنا یاد آتا ہی تیرا دیوار گلشن پر

اوڑا ہی جب چمک کر اوس سمند کی سم تو یہ مین
ہلال عید کا دہوکا ہوا ہی نعل توسن پر

لگائی ہین مجھے یہ کونسی گلرو نی تلوارین
کہ عالم آج ہی لالی کی تختی کا میری تن پر

لیے جاتا ہو ہمین ارمان ہزارون باغ عالم سے
پس مردن مجھی حسرت رہیگی مدفن پر

خیال یار مین آنکہو نسی ہر دم مہ برستا ہی
جہری شکلو نکی میری طعنہ زن ہتی ہی ساون پر

بدن کچھ اندنون گدرا گیا ہی سینہ اوبہرا ہے
جوانی یار کی نام خدا ہی کیا ہی جوبن پر

کوئی بلبل اگر صیاد کی پھندے مین آئی ہی
اُداسی بی سبب چھائی نہین ہی آج گلشن پر

عداوت سے حسد سے ہم نہین واقف زمانہ مین
ہمیشہ دوستداری کی نظر ہی روی دشمن پر

مقرر فاتحہ کو آئیگا وہ شعلہ رو عاشق
نہین بیوجہ بجھنا شمع کا آج اپنی مدفن پر

جو دیکھ لے تیری گلرنگ پیرہن کی بہار
تو خار خار ہو بلبل کو پھر چمن کی بہار

ہمیشہ رنگ مضامین سی ہی سخن کی بہار
خزان سی ہتی ہی محفوظ اس چمن کی بہار

قفس مین خون کیا اپنا تڑپ کے بلبل نے
مگر دکھائی نہ صیاد نی چمن کی بہار

ہر ایک بات مین بس منہ سی پھول جھڑتی ہین
جو رمز دان ہو وہ دیکھی تیری سخن کی بہار

ضرور اپنا خزان سی مین ابکی پوچھونگا
بتادی مجکو تو ہی کونسی چمن کی بہار

تباہ پھرتا ہون برسو سے دشت غربت مین
خدا دکھای مجھی پھر میری وطن کی بہار

چمن بنائی ہین خاک شفا سی لکھ لکھ کر
لحد مین دیکھین گی حورین سبز کفن کی بہار

تم اپنی رخ پہ بہی بکھرا کی دیکھو زلفون کو
سحر دکھاتی ہی خورشید کی کرن کی بہار

گیا جو حسن جوانی تو بس خزان آئی
کہان ضعیفی مین وہ آدمی کی تن کی بہار

تمہاری حسن کی مشتاق رو رہی ہین بہو
نکل کی دیکھو تو خلوت سے انجمن کی بہار

چمک مین عقد ثریا سی ہی دو بالا مین
دکھا دو سات ستارونکو نور تن کی بہار

عروس قبر سے کیا لپٹ کی سوئی سوسن
ضرور لوٹین گی اک روز اس دلہن کی بہار

اڑاؤن خاک نکیون باغ دہر مین عاشق
خزان ہوئی گل گلزار پنجتن کی بہار

خواہش جام آفتاب نہ چھوڑ
چھوڑ سب کچھ دلا شراب نچھوڑ

گر دزہ بن کی ساتھ ہوا ہی دل
اب تو اوس ترک کی رکاب نچھوڑ

دیکھ پچھتائیگا دل نادان
اپنا معشوق لاجواب نچھوڑ

خوب پہسے ذقن کی لی ادل — تام گواس کنوئین مین آب بچھوڑ
ساقیا وصم بدم پلاے جا — ہاتھہ سے شیشۂ شراب بچھوڑ
آپ پہنسے اپنو تیرے دام مین ہم — خیر ای زلف پیچ وتاب بچھوڑ
آئی پیری تو موت سے جینا — ہمکو بی لطف ای شباب بچھوڑ
حال دل سنکے مجھسے بولے وہ — نقری ای خانمان خراب بچھوڑ

گرہی طالب نجات کا عاشق
دامن ابن بو تراب بچھوڑ

ردیف زای معجمہ

دیکہین ساحر تو دکھائی ہی جادو آواز — بول اوسکے صناعت جو تصویر دی اوآ
آفت جان ہی تیری اوبت مہ رو آواز — چین لینی نہین دیتی کسے پہلو آواز
خواب مین مجکو سنائی جو کبھی تو آواز — ہی یقین دل تجہے دی چیر کے پہلو آواز
کو لنسے سرو کا ہی انکو تجسس یارب — قمریان دیتی ہین کہہ کہہ کے جو کو کو آواز
کون ہی ہیرے سوا شیفتہ سرو چمن — فاختہ دیتی ہی ہر دم یہ لب جو آواز
سانس بہی لی نہین سکتا کبھی مارا اسکا — دی بہلا کسکو تیر اکشۂ ابرو آواز
شیر تہراتے ہین جنگل مین میرے نالو لسنے — کوسون اوڑ جاتی ہین جب سنتی ہین آہو آواز
سرمہ کہایا ہے جو کرتی ہی شار ولسنی سخن — دی نہین سکتی تیری نرگس جادو آواز
رقص مین ہم تیرا دل پسین گی ہند یکی طرح — مجہکو دیتی ہین یہ ہیہم تیری گہنگرو آواز
بہول جائین ابہی لغمہ نکو یہ سب گلشن مین — عندلیبونکو سنائی جو وہ گلرو آواز
روز داری مین خلل ہو تیری دیوانیکی — شہر مین جائی جو زنجیر کی ہر سو آواز

عالم شرع مین یہی نہ سنی ای عاشق

دی مہت اوسنے ہلاکر سرابازو آواز

دل ہجر مین جلتا ہی تڑپتا ہی جگر روز
ہر شب ہی نیا داغ نیا درد ہی ہر روز

سنتا ہون جو ابھی بت تیری آنیکی خبر روز
آنکھین نگران رہتی ہین یان جانب در روز

غیرونسے تمھین ربط ہی باتین نہ بناؤ
ہرکاری مجھے دیتی ہین ہردم کی خبر روز

دکھلادی کسی دن تو ہمین چاند سی صورت
کس گھر مین چھپا رہتا ہی ای رشک قمر روز

ہی وجہ یہ بیتابی جانان نہین ایدل
ہوتا ہی مقرر میری نالونکا اثر روز

منقار ہین لالا کی سدا بلبل غمگین
تربت پہ چڑہا جاتی ہی میری گل تر روز

کرتا ہون بیان اوسنے جو بیتابی دل کو
کہتے ہین بلاسے میری جی کر وکہ مر روز

کچھ رنگ تو بگڑا ہی یہ ہوتا نہین ظاہر
بن بنکے وہ چھپ چھپ کے وہ جاتے ہین کدہر روز

کیا شوق شہادت ہی میرے دل مین کہ پہلسے
قاتل کیطرف جاتا ہون خود سینہ سپر روز

بلبل کو رہائی نہ ملی موسم گل مین
کھولی بہی ہین باندھے بہی ہین صیادنی پر روز

جپتا ہون ترے نام کو ہر وقت مین ای بت
رہتا ہی یہی ورد مجہی آٹھ پہر روز

ارمان مرے رہجاتی ہین سب دلمین شب وصل
ہی وقت جو بولا اوٹھتا ہی یہ مرغ سحر روز

جانا تو نہین صحبت جانانمین میسر
حسرت زدہ ہون دور سی لڑتی ہی نظر روز

کب تک ہی یہ ہستی سی کرین کوچ عدم کو
طیار رہا کرتا ہی سامان سفر روز

فرقت مین جو روتا ہون تو ای اشکونکی ہمراہ
آنکھونسی نکلتے ہین میری لخت جگر روز

تب بہی دل غمدیدہ کو تسکین نہین ای یار
آؤن مین ترے کوچے مین سو بار اگر روز

گھڑیالی کو بہی ضد ہی مرے ساتھ شب وصل
کچھ رات سے کم بخت بجاتا ہی گجر روز

تسکین نہین ہوتی کسی صورت مجھے عاشق
جبتک کہ اوسی دیکھہ نلون ایک نظر روز

ردیف سین مہملہ

کب ہی یہ خال سیہ ابروی خمدار کی پاس
کچہہ فقط خال ہی زیبا نہیں رخسار کی پاس
شہر سے کچہہ ہمین مطلب ہی نہ صحرا سی غرض
اس طرح تو نہ ہو ہر ایک یہ مائل ای دل
دم ہی نکلی تو اسی طرح تیری جالنسی ور
یار سی دور رہون مشکل نہو کیونکر مجہی رہنت
مدتین گذری ہین صیاد اسیری کو میری
جل رہا ہون ہمہ تن کون خبر لی میری

کسی سودائی نی دل رکہدیا تلوار کی پاس
خوش نما ناف ہی کتنی کمر یار کی پاس
اپنا البتر تو ہی مدت سی در یار کی پاس
قدر رہتی نہین جو شی گئی دو چار کی پاس
ہاتہ گردن مین نہ منہہ ہو تیری رخسار کی پاس
موت ہی جبکہ مسیحا نہو بیمار کی پاس
اب تو لیچل اری ظالم مجہی گلزار کی پاس
لوگ آتی نہین اسوقت مین بیمار کی پاس

داورس کوئی نہین انکی سوای عاشق
التجا لیکی چلو حیدر کرار کے پاس

پہرا ہی دل تیرا ای غیرت قمر افسوس
کیا جہان مین دلا ہمنی عمر بہر افسوس
یہی رہا مجہی ہر شام و ہر سحر افسوس
بتہ نکی دلکو بہلا کسطرح مین بہلاؤن
قفس ہی تب ہین تو نی رہا کیا صیاد
گلہ رہا یہی کہ شک ماہ تجہسی ہمین
وہ ناتوان ہون ہوئی نفس جب یہی بیت
خزان نی خشک کیا موسم بہاری مین
ملی گا جانے والا نہ دوسرا ایسا
بتا تو ہاتہ تیری آیا کیا اری صیاد
جواب خط جو نہ لایا تو یہ کہلا ہم پر

نہین وہ ہمدم محبت کی اب نظر افسوس
ملی دیار عدم کی نکچہہ خبر افسوس
نہ ہاتہ آئی میری یار کی کمر افسوس
رہا نہ آہ مین مطلق میری اثر افسوس
رہی نہ قابل پرواز جب کی پر افسوس
کبہی وہ رکو نہ کی مہر کی نظر افسوس
کیا لحد نی میری لاش دیکہہ کر افسوس
ریاض عشق کا پایا نہ کچہہ ثمر افسوس
کرینگے آپ ہمین کہو کی عمر بہر افسوس
کتر کے پہینکی جو بلبل کے تو نی پر افسوس
کہ ذبح ہو گیا وہان مرغ نامہ بر افسوس

لہو ٹپکنے لگا جای اشک آنکھوں سے
فراق یار مین رویا مین اسقدر افسوس

میری تو جان کا دشمن ہی سبب ہجران یار
کسی کہاؤن مین بیتابی جگر افسوس

خدا کیواسطے اب تو میرا کہا مانو
گذر گیی یونہین شب ہو گئی سحر افسوس

فراق یار مین سو کی گئی نہ بارش اشک
ڈبو دیا میری آنکھوں نی سر اگہر افسوس

گہر اپنا چہوڑ دیا جس بت کی الفت مین
اوسی نی ہمکو پہرایا ہی در بدر افسوس

امید تہی نہ مجہی بعد مرگ ای عاشق
کیا ہی اوس گل رعنا نی جسقدر افسوس

کرتا ہی عبث فکر سراغ پر طاؤس
پائیگا کہان کبک یہ باغ پر طاؤس

گل ہنسی تیری پاؤں کی چہلی کی یہ کہتا ہے
تا ہتوں یہ گمان ہی کہ ہی باغ پر طاؤس

جی چاہتا ہی سینہ پہ گل کہای یہانتک
شرمائیں جنہیں دیکہکے داغ پر طاؤس

اک صبح گلستا مین گئی تہی وہ پری سر
ملتا نہین اوس دن سی وہ باغ پر طاؤس

مشکل ہی کہ داغ جگر اس طرح ہو ظاہر
جس طرح عیان صاف ہین داغ پر طاؤس

کچہ دور نہین باد بہاری کی اثر سے
بن جائیں جو گل باغ مین داغ پہ طاؤس

سینہ پہ میری اوسنی گل داغ جو دیکہی
بولا کہ یہ ہین غیرت باغ پر طاؤس

مضمون خیالی سے کے بہت دام بچہائی
پر مجہسی نہ باندہا گیا زاغ پر طاؤس

گو لاکہ جلای وہ میری قبر پہ عاشق
ممکن نہین روشن ہو چراغ پر طاؤس

ردیف شین معجمہ

جستجو دشت مین کی شہر مین کی اکثر تلاش
ماہ رو تجہسا نہ پایا ہمنی در در کی تلاش

تشنہ دیدار ایسا ہون تیرا ای بحر حسن
جسطرح ماہی کو ہوئی حوض کوثر کی تلاش

دیکھیں کب تک صبا لائی شمیم زلف یار — ایک مدت سے ہی مجکو بوی عنبر کی تلاش

دیکھہ پائی گر چمن مین قامت جانانکا حسن — صوت قمری ہو بلبل کو صنوبر کی تلاش

اسطرح اوسکے لب شیرینکی ہم مشتاق ہین — جسطرح مور و مگس کو ہوی شکر کی تلاش

بی مشقت کب ملے بوسہ لب جان بخش کا — چشمہ حیوانکو دیکھو اور سکندر کی تلاش

اسطرح دل ڈہونڈہتا ہی آتشین رخسار کو — مرغ آتش خوار کو ہو جیسے اخگر کی تلاش

کان چہدوائے ہین اوس کان ملاحت نے جو اب — بالیونکے واسطے ہی سلک گوہر کی تلاش

بی نشان رہنا ہی بہتر تھا میرا زیر زمین — کیون عبث میری لیی کی سنگ مرمر کی تلاش

دیکھیں کبتک امام دین کرین عاشق ظہور — ایک مدت سے ہی مجکو اپنی رہبر کی تلاش

رات بھر ہجر مین خاموش ہی مین تھہر ہوش — کر دیا کسنے تجھے ای دل مضطر خاموش

نقش دیوار کیا ہی تیری وعدہ نی مجھی — روز بیٹھا ہوا تکتا ہون سوی در خاموش

زہر افعی کا اثر اسکی ہی بوی پایا — ہو گیا سونگہ کے مین زلف معنبر خاموش

درد دل کچھہ ادب عشق نی کہنی ندیا — شکل دیکھا کیے اوسکی تہہ خنجر خاموش

می کا ساغر لیے رندونکی طرف جا ساقی — صف کی صف دیکھہ وہ بیٹھی ہی برابر خاموش

دیکھہ پائے اگر آئینہ رخسار ترا — ایسی حیرت ہو کہ ہو جائے سکندر خاموش

جب لگی ہے مجھی اک سرو روانکی غم مین — بیٹھہ کر روتا ہون مین زیر صنوبر خاموش

وصل کا ذکر سنا ہی نہ کچھہ بولے وہ — دیکھی صورت میری اور رہ گئی ہنسکر خاموش

لب پہ انگشت وہ رکھتا ہی جو کرتا ہون فغان — دل کا یہ حال کہ رہتا نہین دم بھر خاموش

بات عاشق کی نہین پوچھتی خوبان جہان — بلبل زار تو نالان ہی گل تر خاموش

بجھہ گیا دل کا کنول یون میری سرد آہونسے — جسطرح شمع کو کر دیتی ہی صرصر خاموش

قدر چپ رہنے سے ہی بحر جہان مین عاشق

آبرو تر بنتی ہی رہتا ہی جو گوہر خاموش

ردیف صاد مہملہ

ہو کیون نہ مجھے ابروی خمدار سے اخلاص
ہر مرد دلاور کو ہی تلوار سے اخلاص

اے دل ہی برا گیسوی خمدار سے اخلاص
غافل کوئی کرتا ہی بھلا مار سے اخلاص

ہستی ہی مگر قصد ہی اب ملک عدم کا
اے دل جو کیا ہی کمر یار سے اخلاص

عاشق کی محبت سے ہی اوس بت کو کنارہ
ہی نام خدا آج کل اغیار سے اخلاص

اے دل نہین کچھہ پہ زیست کا دنیا مین اثر
پیدا نہ کیا کر کسی دلدار سے اخلاص

آئینہ ہی مطلب ہے نہ کچھہ گل ہی غرض ہے
کہتی ہین فقط اہم تیری رخسار سے اخلاص

خط دیکھہ کے ایجان جہان رخ پہ تمہاری
معلوم ہوا گل کو بھی ہی خار سے اخلاص

حیران مجھی دیکھہ کے کہتی ہی خلقت
اسکو ہی کسی آئینہ رخسار سے اخلاص

کچھہ نہ غدغہ روز قیامت نہین واللہ
عاشق ہی تجھی حیدر کرار سے اخلاص

حسن ہر شی کا ہی پیش رخ جانان ناقص
زرد ہی مہر درخشان مہ تابان ناقص

دست رنگین کو تیری تجھی کس نسبت
شاخ گل ہی نظری پنجۂ مرجان ناقص

آب و ہمین ہی نہ ایسی نہ صفائی ایسی
سلک گوہر ہی حضور در دندان ناقص

ابروی یار کی جوہر ہین پئی عیان
گر نہ آب تو ہی خنجر بران ناقص

کیا سمجھہ کر تیری چہرہ کو ہین دیوان سی مثال
رخ تیرا حسن مین کامل مہ تابان ناقص

قد موزون تو ہی پر ناز کی رفتار کہان
او سہی قد ہی ہر اک سرو گلستان ناقص

روی روشن کو تیری چاند سی کیا دون تشبیہ
بات کہتی ہین کہین کوئی سخندان ناقص

پنجتن کی نہین جس دل کو محبت عاشق

اپنی مذہب مین ہی وہ شخص کا ایمان ناقص

ردیف ضاد معجمہ

تعذیر ہی ہی میری تقصیر کے عوض
پھانسی ہو زلف طوق گلوگیر کی عوض

مژگان ہین مرغ دل کی لیے تیر کی عوض
ابرو ہین قتل کرنیکو شمشیر کی عوض

مانی سی روی یار کا نقشہ نہ کھنچ سکا
تصویر آپ ہوگیا تصویر کے عوض

کھاتا ہون رنج جای غذا ہجر یار مین
پیتا ہون خون دل قدح شیر کی عوض

آخر ہی بات وصل کی اب تا کجا کلام
بوسہ ہی اور دو کوی تقریر کے عوض

سرکار عشق سی نہین حاصل سوای رنج
ذلت نصیب ہوتی ہی توقیر کے عوض

مطلب ہے قتل سی تو یہ تکلیف کیا ضرور
ترچھی نگاہ کافی ہی شمشیر کے عوض

اس درجہ خم کیا تیری قد کو ضعف نے
الجھی ہین بال پاؤن مین زنجیر کے عوض

دیکھون تو کس طرح نہین ہوتا وصال یار
تقدیر آزماؤنگا تدبیر کے عوض

زر کی نہ مجھے ہوس نہین ای کیمیا گرو
یہان خاک کوی یار ہی اکسیر کے عوض

عاشق عجب طرح کی مصیبت ہی ان دنون
تعذیر روز ملتی ہی تقصیر کی عوض

تخت شاہی ہی نہ مطلب ہے نہ افسر سی غرض
ہم فقیرونکو ہی خاک کوی دلبر سی غرض

حور سی مطلب نہ ہمکو قصر گوہر سے غرض
ہی شراب الفت ساقی کو کوثر سے غرض

نگہت گل سی نہ بوی مشک و عنبر سی غرض
ہی فقط ہمکو شمیم زلف دلبر سی غرض

ہی فقط کافی ہمین تربت پہ تیری نقش پا
نہ شجر سی نہ کچھ پھولونکی چادر سی غرض

کشتی عمر روان رکنے سے رکتی ہی کہین
اسکو ساحل سی نہ مطلب ہی نہ لنگر سی غرض

ڈھونڈھتا ہی دل کو یون ادھر سے کاشانۂ یار نظر
جسطرح شاہین کو ہوتی ہی کبوتر سے غرض

پیاس مین اپنی بجہاؤنگا جو ہونا ہو سو ہو
مرتی دم ہی مجکو قاتل آب خنجر سے غرض

مرگئے ہین جو تیری خلخال کی آواز پر
ای پری انکو نہین کچھ شور محشر سی غرض

پڑا دہر دریا بہائین تو ادہر جاکر برس
تجکو کیا ای ابر تیری دیدۂ تر سی غرض

دل غنی ہی جبسے بستر ہی تیری در پر میرا
کام مفلس سے ہی مجکو نہ توانگر سی غرض

قامت جانان پہ از زون ہی عاشق دل مرا
صوت قمری ہی اب سرو صنوبر سی غرض

آج کل سنگ در جانان پہ ہی تکیہ میرا
مجکو عاشق اب نہین کچھ اپنی بستر سی غرض

ردیف طای مہملہ

عشق مین پہلی درد سر ہی شرط
داغ ہی بہر یا جگر سے ہی شرط

زندہ چہٹتا نہین اسیر اس کا
پیچ سے زلف کی حذر ہی شرط

ابہی دل تمکو مفت دیتے ہین
ہمیہ اک لطف کی نظر ہی شرط

تیری الفت مین ای پری جبس سے
داغ سودا اوٹھے وہ سر ہی شرط

چاند بہی جسکے آگے میلا ہو
ایسا معشوق سیمبر ہی شرط

کف پا سرخ ہوئین توڑ ونسے
ناچ مین لچکے وہ کمر ہی شرط

بھاگ جائیگا سامنی سی سحاب
بارش ابر چشم تر ہی شرط

یون پسیجیگا کوئی بت کیونکر
آہ عشاق مین اثر ہی شرط

عاشقی ان بتونکی سہل نہین
سنگ بنجای وہ جگر ہی شرط

گول ہوکات قد موزون پر
شجر حسن مین ثمر ہی شرط

کیا کہون تجہسے ہو نہین سکتا
صبر الفت مین جسقدر سے ہے شرط

خط کو سے لیگا وہ صرصر ورگیر
گذر مرغ نامہ بر سے ہی شرط

کوی دلدار ہین سے خیر بخبر
شرہیان بہر ہر بشر ہی شرط

منہ نہ دیکھون گا مین تیرا شب ہجر
تجھسے اور تجھسے ای سحر ہی شرط

نذر کرتا ہی دل ابہی عاشق
اک تیری مہر کی نظر ہی شرط

ردیف ظای معجمہ

ہمنے ابتک کسی عاشق کو نہ دیکھا محظوظ
صدمی لاکھون دی ایکدم نہی کہا محظوظ

قیس دیوانہ تو مغموم ہی لیلی محظوظ
خوب دل دیکے ہوا آپکا شیدا محظوظ

بام پر اپنی وہ یون جشن کیا کرتی ہین
چرخ چارم پہ ہین جسطرح مسیحا محظوظ

جم گیا رنگ دم صبح جو نغمون کا میرے
کیا گلستان مین ہوی بلبل شیدا محظوظ

اپنی پہندے سے کبہی تو نہ نکلنے دینا
ہم اسیری مین ہین ای لف چلیپا محظوظ

اوسکو ہشیار سمجھتی ہین ہم ای لف سیاہ
جسکو رکہتا ہی جہان نہین تیرا سودا محظوظ

کوچۂ عشق مین لاکھون ہی وہان ای ہمدم
ایکدن بہی نہوا یہ دل شیدا محظوظ

ایک ہی جلوۂ معشوقمین غش کہا کی گرے
ارنی کہکے ہوی حضرت موسی محظوظ

ای جنون ہی مجہی کس آہوی رعنا کا خیال
دلکو کرتی ہی جو کیفیت صحرا محظوظ

کہہ دیا جانکو بہی ایما نکو بہی الفت مین تیری
دل مین کچھ ابتو ہوا او بت ترسا محظوظ

خم میری منہہ سے لگا دی تو مزا ہی ساقی
کیا کریگا مجھے اک ساغر صہبا محظوظ

کبہی لپٹی کبہی بوسی دی مجھکو عاشق
وصل کی رات کیا یار نے کیا کیا محظوظ

جاؤ تم میرے جان خدا حافظ
صبح غم ہی عیان خدا حافظ

جان نثارون کا کوی قاتل ہین
آج سے امتحان خدا حافظ

دل نہ بچے گا نہ اب کسی صورت
اشک خون ہین روان خدا حافظ

ہے ہر روز کا جو گھلنا سے
ای دل ناتوان خدا حافظ

روک سکتا نہین نہ تجھے افسوس
خیر عمر روان خدا حافظ

ساتھ ہی دشمنون کا غربت مین
یوسف کاروان خدا حافظ

دام مین آکے بولی یہ بلبل
ای گل بوستان خدا حافظ

نہین معلوم اب ہمین صیاد
لیکے جاے کہان خدا حافظ

قبر مین رکھ کے میری میت کو
بولا وہ جان جان خدا حافظ

رہ گئے ہمتو دشت غربت مین
جاؤ ای ہمرہان خدا حافظ

آج وہ شوخ کہہ گیا عاشق
تو ہی اب بیجان خدا حافظ

ردیف عین مہملہ

کس شعلہ رو کا ہی یہ تجھی انتظار شمع
روتی ہی شام سی جو گھڑی زار زار شمع

دیکھی جو روشنی کف پای یار شمع
حیران صبح تک ہی آئینہ وار شمع

کیونکر نہ لو لگائی رہی ای نگار شمع
جلتی ہی تیری ہجر مین پروانہ وار شمع

تیری سوا نہین کوی ہمدم فراق مین
شب ہای ہجر کی ہی توہی غمگسار شمع

وہ تیرہ بخت ہون نہ کبھی ہوگی روشنی
دلسوز اگر لحد پہ جلا ای ہزار شمع

آئی گا بھی فاتحہ شاید وہ شعلہ رو
بجھتے ہی قبر پر جو میرے بار بار شمع

کافی ہی اپنی دل کی چراغون کی روشنی
ہوتا ہی کیا جلا کرے لیل و نہار شمع

میری طرح سی اسکو بھی الفت کسیکی ہی
عاشق رہا جو کرتی ہی یہ اشکبار شمع

نہ پائی کچھہ خبر ملک عدم کی جانی والون کی
پھری ہم پوچھتی لوگوسی لیسی حال رفتگان برسون

کبھی ثابت قدم پایا نہ مینی اوسکو الفت مین
مہینون آنہ مایا ہی کیا ہی امتحان برسون

رسائی اوسجگہہ کی ہی خدا کی فضل سی عاشق
فرشتہ تک نہین پہونچا کوئی اوڑکر جہان برسون

ہماری آپکے اگلی سی رسم وراہ نہین
نظر بدل گئی صاحب کی وہ نگاہ نہین

عبث ہوا وہ بت بیوفا خفا مجہسے
خدا گواہ ہی میرا کوئی گناہ نہین

جو تیغ میانسی لی ہی تو جلد قتل کرو
ڈرو نہ کوئی میری خون کا دادخواہ نہین

نہین ہی کسکو محبت تیری زنخدان سے
دلون کو اسکی نہ چاہت ہیہ وہ چاہ نہین

ہزار دون کی لین لاکہہ چرخ پر چمکین
زیادہ حسن مین صاحب سے مہر وماہ نہین

رہا ہی شغل مئی لالہ رنگ پیری تک
جہانمین دوسرا مجہسا ہی روسیاہ نہین

جگر مین آگ لگی ہی یہہ ضبط کرتا ہون
زبان پہ اف نہین فرقت مین لب پہ آہ نہین

تمہاری چشم سی تشبیہ دین اوسی کیونکر
سیاہ نرگس شہلا ہی پر نگاہ نہین

کبھی تو وصل کا اقرار ہی کبہی انکار
زبان سی ہان کبھی کہتی ہین آپ گاہ نہین

تمہاری کوچی سی اوٹھہ کر یہین اب کہان جائین
حواس باختہ ہون یاد گہر کی راہ نہین

علم ہی سر پہ سدا تیغ عشق ای عاشق
سوای کنج لحد اب کہین پناہ نہین

نالی کرتا ہی جو گلشن مین دل زاراندنون
غنچۂ تصویر ہی بلبل کی منقار اندنون

قامت جانان کا دم بہرتی ہی یاراندنون
سرو ہی قمری نہین رکہتی سروکاراندنون

کیا تمہاری حسن کا ہی گرم بازاراندنون
کوڑیون کی مول بکتی ہین خریداراندنون

ہورہی ہین قتل الفت کی گنہگاراندنون
روز پیتی ہی لہو قاتل کی تلواراندنون

نکہت باد بہاری سی شگفتہ ہین جو دل
چہچہی کرتی ہین مرغان گرفتاراندنون

جھانکتی ہی یُون در سی پہنسی آفت مین ہم
کر دیا جادو نی اوسکی نقش دیوار اندنون

کون تیری حسن کا بندہ نہین ای رشک گل
سرو ہی آزاد قمری ہی گرفتار اندنون

ہمدم و احباب ہمسے کنارہ کر گئے
غیر داغ دل نہین اب کوی غمخوار اندنون

رات دن آنکھین کھلی رہتی ہین چہرہ زرد ہے
نرگس جادو ی جانان کی ہین بیمار اندنون

عاشق ابرو کٹی مرتی ہین آپس مین تمام
روز کوی یار مین چلتی ہی تلوار اندنون

پیچ یہ ہی شعر کی مضمون جو ہین الجھی ہوئے
دام کاکل مین میرا دل ہی گرفتار اندنون

تمکو خس خانی مین صاحب کسطرح آتا ہی چین
تنکے چنتا ہے تمہارا عاشق زار اندنون

جان عاشق کی ہی اور موتی سُنی انتو نسی لڑی
ابر نیسان طبیعت سی گہربار اندنون

رخ دکھاؤ ہمین ترساؤ نہین
عارض حسن پہ اتراؤ نہین

نزع مین ہون نہ مجھے ترساؤ نہین
آئی ہو گر تو ابھی جاؤ نہین

جان بلب بیکہ کے آہین نہ کرو
تم کلیجا میرا اسلگاؤ نہین

آتش دل ابھی نسر کھینچے گی
اس دبی آگ کو بھڑکاؤ نہین

کچھ نہین تمکو محبت میرے
جانتا ہون مین قسم کھاؤ نہین

ہمسے یہ پیچ نہین چلنے کے
دل خم زلف مین الجھاؤ نہین

چاند چھپ جائے گا کیا کرتی ہو
زلف رخسار پہ بکھراؤ نہین

تم زبان سے مجھے جو چاہو کہو
گالیان غیر سے دلواؤ نہین

کیا ہوا سونگھ لی گر زلف کی بو
مجھسے برہم نہین بل کھاؤ نہین

اک نگہ کے تو میرا جرم سہے کیا
دیکھو آنکھین نہ مجھے دکھلاؤ نہین

پیار سے بھر کے مجھے کرنی دو
گال سے گال کو سرکاؤ نہین

وصل ہو جائے کہان کا جھگڑا
ہم نہ مانین گے یہ فرماؤ نہین

تم جسکو چاہو قتل کرو اک اشارہ مین
مژگان بجای تیر ہین ابرو بجای تیغ

آنکھون مین ہین رہ ابروے پرخم کہنچی ہوے
کچہ اب نہ مجہے نظر نہین آتا سوای تیغ

قاتل مجہی عذاب سے تو نے چہوڑا دیا
قربان تیرے ہاتہونکے مین ور فدای تیغ

شایق ہون اپنی چہرہ پہ خونکی دید کا
آئینہ مجکو سامنے آکر دکہاے تیغ

پہلے رکی رکی رہے آخر گلے سے لگے
وہ ابتدا تیغ تہی یہ انتہاے تیغ

ظالم ہی سر جہکاتی ہین احسانکی توجہ سے
مشکل ای ہنسلے دبای جو کوئی کساے تیغ

مین سر بکف جو آج گیا وہان تو کہا
چل دور ہو بلا میری تجکو لگای تیغ

ہو دیگا صبح و شام مقرر کوی شہید
پہرتے ہین آجکل وہ بغل مین دبای تیغ

یا وصل ہو نصیب مجہی اوس حبیب کا
یا آکے میری حلق پہ کوئی پہرای تیغ

عاشق مجہی گلہ نہین کچہ اوسکے ظلم کا
جس طرح جمین آئی سیل خون بہای تیغ

ردیف فای

کیون دلا مائل ہوا ابروے دلبر کیطرف
کیون کہنچا جاتا ہی ظالم پہر تو خنجر کیطرف

کس طرف سے اب مین دیکہون کوئی اسکر کیطرف
اوٹ رکہوا یا کیا ہی وزن در کیطرف

پہر چلے گلشن مین اب آؤ میری گہر کیطرف
مثل نرگس دیدہ مشتاق ہین در کیطرف

پہر ہمین دیوانگی کا سلسلہ ہاتہ آگیا
طبع پہر مائل ہوی زلف معنبر کیطرف

باغ مین وہ غیرت شمشاد جو یاد آگیا
دلکو ہم تہامتے ہی ہوی وڑی صنوبر کیطرف

جب نظر آئی ہو دندان جانانکی چمک
جوہری پہر خاک دیکہی سلک گوہر کیطرف

جیسے دسنی باڑہ رکہوای ہی اپنی تیغ پر
سر دہرے ہاتہون پہ جاتا ہون ستمگر کیطرف

اوسکے کوچے مین ہی کہتا ہی مجہسے [illegible]
تم سدہارو ہم نہین جانیکے اب گہر کیطرف

شہر چھوٹا پھر کسی لیلیٰ ادا کی عشق مین
چشم مست یار جسدنسی نظر آئی نہ مجھے
گر گیا نظرون سی اوسکی بہانت ماہ چاردہ
پھر ہوئی ہرجائی ان روزون طبیعت آپکی
دیکھئے انجام کیا ہوتا ہی اپنا عشق مین
خوش رکھی داتا تجھے کر شاد جہہ درویش کو
مالک روی زمین ہی ہو تو اکدن خاک ہی
چشم مین لخت جگر دل ہاتہ مین دل مین داغ
مست ایسا ہون کہ ساقی ہی کہونگا حشر مین
بت ہین بدتر چھوڑ انہین اہدل کر اب عشق خدا

ای جنون لیچل مجھی مجنون کی بستر کی طرف
پھر ندیکھا آنکھ بہر کر مینی ساغر کیطرف
جسنے دیکھا آپ کی روی منور کیطرف
پھر لگی پڑنے تمہاری آنکھ اکثر کی طرف
دل پھر اب جانی لگا ہی ایک دلبر کیطرف
آنکل ای بادشاہ حسن لب تر کی طرف
گر نہ باور ہو تو جا قبر سکندر کیطرف
جائینگے یون اوٹھ کی ہم صحرای محشر کیطرف
لیچلو پہلے مجھے صہبای کوثر کیطرف
آدمی کو چاہیے راغب ہو بہتر کیطرف

مشکلین آسان ہوجائینگی سب اک آن مین
رکھ نظر ہر وقت عاشق لطف حمید کیطرف

ردیف قاف

کسطرح ہو نہ مجھی ابرو و رخسار سی عشق
دلکو کیونکر نہو اوس ہولسی کی رخسار سے عشق
نہ تو عنبر سے غرض ہی نافہ تاتار سے عشق
اشک خون آنکھونسی ہمنے اوسی دن تی دیکھا
اس طرح شیفتہ ہون اوسکی رخ گلگون پہ
نہین جاتا میری آنکھونسی مرض حسرت کا
جیسے اک طفل برہمن پہ طبیعت آئی

جو سپاہی ہین انہین ہوتا ہی تلوار سے عشق
ای پری کہتی ہی بلبل گل بیخار سی عشق
مجھکو ہی بوی سر گیسوئی دلدار سے عشق
ہوگیا جسکو تیری لعل گہربار سی عشق
جسطرح بلبل شیدا کو ہو گلزار سے عشق
کیون ہوا تھا مجھی اوس نرگس بیمار سی عشق
عوض سبحہ ہوا رشتہ زنار سی عشق

نہین آتا کسی پہلو دل مضطر کو قرار
کیونکر ہوا تھا مجھی یارب کمر یار سے عشق

ہون وہ کشتہ کہ میری خاک نہی ساغر سے
بعد مردن بھی رہا خانہ خمار سے عشق

خیر گر ہمسے نہین تمکو محبت تو نہ ہو
ہم بھی کرتی ہین کسی اور طرحدار سے عشق

ایک عالم ہی محبت مین سر ابلبل کا
شیفتہ گل کی وہ مجکو گل رخسار سے عشق

سہل ہو جائیگی سب گور کی منزل عاشق
ہی ترے دل کو جناب شہ ابرار سے عشق

خنجر سی کم نہین ترا ای ستمگر فراق
خون کر رہا ہی کاٹ رہا ہی جگر فراق

اس شام کی دیکھائیگا کیونکر سحر فراق
دیتا ہی مجکو موت کی ہر دم خبر فراق

راحت ہو کیا مجھی کہ ہی آٹھون پہر فراق
دن بھر فراق یار سی ہی رات بھر فراق

کیونکر بچیگی جان علاج اسکا کیا کرون
یہان شوق وصل اور وہی مد نظر فراق

تڑپائیگا میرے دل مضطر کو مدتون
برسون رلائیگا مجھے خون جگر فراق

وہ کون ہین نصیب ہی جنکو وصال یار
ہمسے تو دس برس سی رہا عمر بھر فراق

بسمل کیطرح خاک پہ تڑپون نہ کسطرح
دلبر جو پھیری پھیر آتا ہی آٹھون پہر فراق

ایدل مجھی تو یار کے ملنے سی یاس ہے
ممکن نہین کہ آہ کو بخشے اثر فراق

عاشق تمہاری عشق کا آغاز ہی نہی
انجام اسکا اور نہین کچھ مگر فراق

ردیف کاف

دیکھون وہ ظلم کرتا ہی مجپر کہان تلک
ایدل کلام شکوہ نہ لانا زبان تلک

ان مہوشون نی دل کو ستایا ہی یہان تلک
نالی ہماری جاتی سے لگے آسمان تلک

الجھیگی مجسے لوگ کا مین یہ بہی جہان تلک
لانی دو منہ تو گیسوی عنبر فشان تلک

پہونچا ہی غل بہار مین یہہ آسمان تلک
بلبل نہ جانی پای کوئی بوستان تلک

کسطرح جائین، بچھڑے ہوی کاروان تلک
ملتا نہین کسیکی قدم کا نشان تلک

کیجو رہا بہار مین صیاد کہا کی رحم
اچھا اسیر رہنی دی مجھکو خزان تلک

ای داغ ہجر کیا تیری سوزش ہی الامان
باقی رکھا نہ تن مین کوئی استخوان تلک

جل جای ہاتہہ لون جو مین ساغر تیری بغیر
چھالی پڑین شراب جو لاؤن زبان تلک

خون ہو کی ساتہہ اشکونکی بہہ چلا تو خوب ہے
یہہ اضطراب ای دل مضطر کہان تلک

آتی ہی فصل گل کے ہوی ہم اسیر دام
دو پہول بہی نہ لیکے گئے آشیان تلک

صیاد سینہ چہید اسکے بہار مین
ہی بلبل قفس کی خموشی خزان تلک

کیا باغبانکی دست درازی بیان کرون
رکھا نہ آشیان کا ہماری نشان تلک

کنج قفس مین بہی میرے طاقت گہٹی نہین
صیاد چہوڑ دی تو اڑون آسمان تلک

پروانون پر ہی خاتمہ ضبط سوز عشق
جلجاتی ہین مگر نہین ہوتا دہوان تلک

کاوش تو دیکہو ناوک مژگان یار کی
توڑا ہی میرے دلکو کمانسی کہان تلک

مر جائین گر تو صدمہ فرقت سے چہٹ جائین
جہگڑا ہی رنج و غم کا ہماری ہی جان تلک

آزردہ ہو جو ایسے لب شب وصال
کیونکر زبان وہ لاکا میری زبان تلک

آنا ہو ہجر یار مین تجکو تو جلد آ
ای موت راہ دیکہون تیری کہان تلک

تحفہ رکہا ہی مین نی سگ یار کی لیے
کہدو بہانہ آئی میری استخوان تلک

کہتا ہون حال دل تو وہ کہتی ہین بس کرو
سر پہر گیا بکو گی یہہ قصہ کہان تلک

بس ہو چکے لڑائی اب آ گلی لگو
روٹہی رہو گی مجہسے میری جان کہان تلک

برگشتگی نصیب کی اپنی مین کیا کہون
شب کو وہ آ کی پہر گئی میری مکان تلک

ای بت بس اب تو آ کہ تیری انتظار مین
پتہرا گئی ہین آنکہونکی یہان پتلیان تلک

بسکہ تو بوسے لیے اب شرم تا کجا
بس ہو چکا حجاب تکلف کہان تلک

ہووے تو میری گھر مین مہمان وہ ستمتن
حاضر ہی پیشکش کے لیے نقد جان تلک

شاید کہ موت آگئی قاصد کو راہ مین
پہونچا جو نامہ لیکے نہ میرا وہان تلک

انصاف کیجیے کہ نکالی ہی کسنی چہیڑ
گالی یہہ کون لایا ہی پہلے زبان تلک

مولی بلاؤ روضۂ اقدس پہ آپ کہین
تڑپا کری یہہ عاشق غمگین کہان تلک

جہاڑ تا کیا ہی اگر بہر گئی پوشاک مین خاک
غافل اکدن تجہی ہونا ہی ہنی خاک مین خاک

پس گیا تو بہی گر ایدل تو گلہ کیا اسکا
سیکڑون ہوگئی اک گردش افلاک مین خاک

چار دن کی لیے مسند پہ ہی تکیہ بیجا
موت ہی قیت تیری گہات مین ہے تاک مین خاک

زر کو مٹی ہی سمجہتی ہین وہ جو قانع ہین
کیمیا ہی نظر صاحب ادراک مین خاک

ای صبا پہلے لئے اوڑہی گا نہ لب میرا غبار
جم گئی ہی چمن کوچۂ صفاک مین خاک

آدمی کے لیے ہی بعد فنا بہی گردش
کوزہ گر رکہکے پہراتی ہین سب چاک مین خاک

گر دِ کلفت نی لحد مین بہی وہ پایا تہہ میرا
اپنی مین و تکیہ بہری ہی دل غمناک مین خاک

میری تربت پہ جب آیا وہ سوار توسن
بہر گئی سایہ سے چلے جانیکو فتراک مین خاک

ہی یہہ درگاہ الٰہی مین دعا عاشق کے
جا کی ہون روضۂ سبط نبی لولاک مین خاک

ردیف گاف فارسی

گہر سی چلا سو چمن جب وہ جوان سبزہ رنگ
شرم سے زرد ہوگیا رنگ تہان سبزہ رنگ

زہر ہوا ہے میرے لیے عشق تہان سبزہ رنگ
چاہیے قبر بہی بنے مجہے زیر مکان سبزہ رنگ

کیون نہ کرین اسیر خط دلکو جوان سبزہ رنگ
دہوکی کی ٹٹی رکہتے ہین دام کشنگ

لالہ رخان چین پہ پہرمرین بشر اگر
ہند مین وہ نکہین آنکہ حسن تہان سنبل

زلف ہی غیرت کمند دل ہین اسیر روز بند ہمین / سبزۂ خط لب پر جو چندی ہوگئی شان سبزہ رنگ
یار کی آہین گیا خطا دیکھ کے ناوک ادا / آپ شکار ہوگیا زاغ کمان سبزہ رنگ
گل کی جو فصل آئی ہی طرفہ بہار پائی ہے / پھول نکال لائی ہی شاخ کمان سبزہ رنگ
آفتین سر پہ لائیگا جان کبھی گنوائیگا / دیکھی کیا دکھائیگا عشق بتان سبزہ رنگ
آپ ایسے کسکو تاب جب تنگ توڑتی ہی انکو بیدرنگ / کیجیے خون سے سرخ رنگ تیر کمان سبزہ رنگ
مشک کے بو سونگھائیگی راہ خطا دکھائیگی / پیچ مین مجکو لائیگے زلف بتان سبزہ رنگ
نیند مین آہین شہر کی باتین ہین انکی رہ گزر کے / چلتے ہین چال قہر کے سرو روان سبزہ رنگ

ہجر مین جان لب پہ ہے داغ کلیجے پر سے ہے
عاشق زار کیا کئی ظلم بتان سبزہ رنگ

ردیف دال مہملہ

زلفون مین جا پھنسا ہوئی ثابت خطائی دل / چھوٹی نہ دام سے یہی اسیر نارسائی دل
فرقت مین یار کی رہی یہ سرمہ دعائے دل / خالق کبھی کسیکا کسی پہ نہ آئی دل
لے آئی دم مین بزم سلیمان سے کھینچ کر / گرادین ری کو جذب محبت نے کہائی دل
سلطان عشق کی قدم اس گھر مین آئی ہین / ہی اندنون بسی ہوئی دولت سرا دل
برہم ہو باغبان نہ کہین مجکو خوف ہے / بلبل گلعذار سے مانگتی ہی خون بہا دل
دل مین نی جب پاتو یہ کہو ٹپک کی وہ / کہدی کوئی کہ جلد پہلے سے اوٹھائی دل
بس جیسے چمن مین دیکھا ہی دہن جانہ رنگ گل / ٹکڑے ہی برنگ غنچہ گل ہی قبای دل
برگشتگی لب بتا تو دست سے وہ جا درد بہی کیون لنسا / قابو مین آپ لاتی ہین کیونکر پرائی دل
ای بت بسر ہی جہانین کب ہی لکو دل سی آہ / پھر کیون تمہارا دل نہوا آشنائی دل
عدد کہہ تن بنی اسیر رہی در بدر پھرے / اوسکی سزا یہی ہی جو تمسے لگائی دل

لپٹی وہ رشک گل جو ابھی آ کی پیار سے — ماری خوشی کے پھر تو نہ پہولا سمای دل
بالکل مزا نہ مہر و محبت نہ دلبر سے — پہر کس امید پر کوئی مت سے لگائی دل
اوس غیرت پری نی گرہ دی جو زلف مین — مین خاک پر تڑپ کے پکارا کہ ہائی دل
عناب لب کے بوسی ہون او شربت وصال — ہی درد ہجر مین تو یہی ہی دوائی دل
چہوڑا نہ اپنی دام سی پہر اوسکو جلیتی جے — زلفین تمہاری ہو گئین آخر بلائی دل
دیکھو سمجہ کے رکھیو قدم کوی یار مین — یہان اور کچہہ نظر نہین آتا سوائی دل

اکدن وصال یار نہ عاشق ہوا نصیب
کیونکر نہ صدمہ شب فرقت اوٹھائی دل

خواہان زمال کا ہی طالب ہنر کا دل — امیدوار ہی تیری سی یک نظر کا دل
پھر مبتلا ہوا کسی رشک قمر کا دل — بیٹھی بٹھای پھر ہوا دشمن جگر کا دل
ملنے نہ پاؤن سے کسی نازک جگر کا دل — اتنا نہ سخت جانیے صاحب بشر کا دل
اوسنگدل نہ خاطر عشاق توڑیو — شیشے سے بڑھ کی ہوتا ہی نازک بشر کا دل
رسوائی ہی زمانہ مین ذلت ہی رنج ہی — آئی خدا کرے نہ کسی پر بشر کا دل
اسکا عوض کہین نہ کہین مل ہی جائیگا — اچھا نہین جہان مین ستانا بشر کا دل
جلتا ہی دل تو غم سے کلیجہ کباب ہی — ہمدرد قلب کا ہی جگر اور جگر کا دل
کیونکر موافقت ہو کہ ہی سنگدل وہ بت — او نرم موم سے ہی زیادہ بشر کا دل
خنجل سے کچہہ غرض ہی نہ گلشن سے کام ہی — جاتا ہو غم مین اودہر کو ہی خواہان جدہر کا دل
کب تک اوٹھائی صدمہ فرقت کی سختیان — پتھر نہ جانیے اسی یہہ ہی بشر کا دل
جوشی عدم ہوا اوسکی خبر کسطرح سے کہلے — باندھی غزل مین کونسا پہلو کمر کا دل
کنگہی سے اپنی زلف کو جھٹکے نہ دیجیے — اوبہا ہوا ہی عاشق خونین جگر کا دل
گلچین نی گل قفس مین جو رکہی ہین لاکی آج — خون ہو گیا ہی بلبل بی بال و پر کا دل

بی بوسۂ دہن سے لیے ایجان شب وصال
کب مانتا ہی عاشق خستہ جگر کا دل

پھر بہار آئی ہلو شوق بیابان آجکل
پر شکن ہوتی ہین پھر ابروی جانان آجکل
دل جو ہی وابستہ گیسوی پیچان آجکل
مین گلستان مین جو رہتا ہون غزلخوان آجکل
بی نقاب آتی ہین کوٹھی پر کبھی راتونسی وہ
پاؤن مین مہندی لگائی ہی تو لازم ہی خرام
ہجر کی ایذا گئی دن آئین راتین وصل کے
اگلی باتونکی گلی شکوی کہین اب ہم نہ تم
سیکڑون دل اس کے گیسوئین کے گرد ہین جابسے ہونکی طرح
کیا کلام عاشقانہ لطف دیتا ہی تمہین
رشک گلشن ہشت ہی خرمن کئی پاسی میری
ہی جہان اندیشہ آنکھونمین میری یماہ رو
رات دن رہتا ہی اسکو کسکی آنکھونکا خیال
ہین سبھی گستاخیان تم ہی جو ابی سب جنون
اوسکے گرد خیمین جہانتک کام کرتی ہی نگاہ
زعفرانی کیا تیری تلوار کا رومال تھا
گر گیا ہی دیدۂ دریا سی طوفان نوح کا
آمد فصل بہاری ہی پلا ساقی شراب
تیری کوچی کے گدا ہی ہو گئی عالی دماغ

چاک تا دامان ہے پھر اپنا گریبان آجکل
پھر ہمارے قتل کے ہوتی ہین سامان آجکل
دیکھتا ہون رات بھر خواب پریشان آجکل
زمزمی کہتو ہین سب مرغ خوش الحان آجکل
کیون نہ کترائی ادہر سی ماہ تابان آجکل
چلکے پھر شکرائی گور غریبان آجکل
دیکھنا ہوتی ہین پھر عشرت کے سامان آجکل
آؤ پھر ہو جائین تازہ عہد پیمان آجکل
فی سبیل اللہ ہی چاہ زنخدان آجکل
روز سنتی ہو جو صاحب میرا دیوان آجکل
سرخ رہتے ہین سر خار مغیلان آجکل
دور رہا کرتا ہی نظرونسی جو پنہان آجکل
کیا سبب جو باغ مین نرگس ہی حیران آجکل
ہو گیا وہ مہرو کمر ہاتھونسی عریان آجکل
صاف آتا ہی نظر گنج شہیدان آجکل
ہین جو ابی قاتل میری سب زخم خندان آجکل
میری چشمون نے دکہائی ہین وہ طوفان آجکل
لہلہاتا ہی ہر اک نخل گلستان آجکل
کچھ سمجھتی ہے نہین وہ قدر سلطان آجکل

تھی جو بجبین اب وہی چلنی لگی بھونکے بھل
شیر قالین بن گئے شیر نیستان آجکل

تمنے جو اس مین کبھی روز و شبی منھ نہ دیکھا نہین
آینہ اسواسطے رہتا ہی حیران آجکل

خال عارض کی محبت نے کیا آخر یہہ حال
ہو گئے ہین سیکڑون ہندو مسلمان آجکل

یاد آتا ہی جو عاشق صحفۂ رخسار یار
ہر سحر رہتا ہی مجکو شغل قرآن آجکل

ردیف میم

جلوۂ حسن یار می بینم
قدرت کردگار می بینم

گردش چشم یار می بینم
لطف لیل و نہار می بینم

چہ بلا بود ناوک نگہش
مرغ دل را شکار می بینم

چشم خون بار را شب فرقت
رشک ابر بہار می بینم

در فراق تو صورت بسمل
دل خود بیقرار می بینم

کردہ ام در غمش گریبان چاک
در کفن جسم زار می بینم

در دل خود ز یاد مژگانت
خلش نوک خار می بینم

چشم تو گرچہ آہوی چین است
زلف مشک تتار می بینم

گلشن دہر را بقائی نیست
گہہ خزان گہہ بہار می بینم

صدمۂ مرگ ہم کم است از و
آنچہ در انتظار می بینم

خود بخود پیش یار ای عاشق
راز دل آشکار می بینم

شام ہی تم یہہ جو کہتی ہو کہ گھر جائینگے ہم
صبح ہونے بھی نہ پائیگی کہ مر جائینگے ہم

سو الفت نہین جانیکا جو مر جائینگے ہم
قبر مین ساتھ لیے داغ جگر جائینگے ہم

تیغ بیداد سی ممکن ہی کہ ڈر جائین گی ہم
آپ قاتل کی طرف سینہ سپر جائین گی ہم

قتل کر ڈالی گا وہ تیغ نگہ سی اک دن
اوسکی نظرونسی بہلا بچ کی کدہر جائین گی ہم

آج تھک کر تیری دروازی پہ کی ہی منزل
یہانسی اب دہکی نہ ای رشک قمر جائین گے ہم

دیکھنا گور غریبان مین تلاطم ہوگا
لیلکے تربت مین جو یہ دیدۂ تر جائین گی ہم

آہ اس غم کدۂ دہر سی کیونکر نکلین
آسمان ہے نہ سر کی گا جدہر جائین گی ہم

قلزم عشق کی دہاری مین ہی کشتی اپنی
کیا خوشی ہوگی یہہ دریا جو اوتر جائینگی ہم

غم مین اوس غیرت لیلی کی نہین جینی کی
نام مجنونکی طرح عشق مین کر جائین گی ہم

مین تو ہون نزع مین اور ہوتا ہی رخصت وہ مسیح
روح کہتی ہی یہہ ٹہری تو ٹہر جائین گی ہم

جام پر جام پی جائینگی می کی عاشق
محتسب آکی جو پوچھی گا مکر جائین گی ہم

زلف پیچان رخ پہ لٹکاتی ہو تم
دام مین دیکھین کسے لاتے ہو تم

کر کی زخمی دور ہٹ جاتے ہو تم
کسقدر بسمل کو تڑپاتے ہو تم

میری گہر مین کیون نہین آتی ہو تم
چودہوین کے چاند کہلاتے ہو تم

مثل پروانہ وہ ہوتا ہے فدا
شمع عارض جسکو دکہلاتے ہو تم

وصل مین پردے حیا کی اوٹہ گئے
اب بہلا کیون ہمسے شرماتے ہو تم

جب سناتا ہون اوسی مین حال دل
طعن سے کہتا ہے کیا گاتے ہو تم

روز تکتا ہون تمہاری راہ مین
دیکھیے کب اسطرف آتی ہو تم

ای گلو بیونگی نہین کیا بوسے یار
اسقدر کاہی کو اتراتے ہو تم

کیا ڈہٹائی ہی کہ بوسے کے لیے
مین جو بڑہتا ہون ہٹی جاتے ہو تم

دو یہہ فقرے اور کو ایجان جان
کیا مین نادان ہون جو بہلاتی ہو تم

پیار ثابت ہی کہ سب کے سامنے
اپنا عاشق ہمکو فرماتے ہو تم

بوسہ دیتے ہین گل رخسار کا
پھول کے مانند کھلاتے ہو تم

کیا کسی عاشق کا پھر ہووے گا خون
تیغ پر کیون باڑھ رکھواتے ہو تم

جان جاتی ہی جلا دو وصل سے
کیسے عشاق کہلاتے ہو تم

کس پہ احسان ہی یہہ کہتا ہی وہ شوخ
اپنی مطلب کے لیے آتی ہو تم

کیا کہون اوٹھتا ہی کیسا دل مین درد
غیر کو جب پاس بٹھلاتے ہو تم

عشق جا لیگا نہ دل سی جیتے جی
ناصحو کیون مجھکو سمجھاتے ہو تم

سچ بتاؤ کسکی الفت ہی تمھین
دن بدن عاشق گھلی جاتی ہو تم

جفا کی تمکو اگر ابتدا نہین معلوم
وفا کی ہمکو بھی کچھ انتہا نہین معلوم

پھنسائیگی کسی زلف رسا نہین معلوم
کسی کریگا اسیر بلا نہین معلوم

تلاش مین ہون پہ ملتا نہین کہان مسیح
ابھی تلک مجھی بیت الشفا نہین معلوم

یہہ کون بام پہ مصروف نغمہ رہتا ہی
یہہ روز آتی ہی کسکی صدا نہین معلوم

ضرور اپنی محبت کی داد لیتا مین
پہ کیا کرون تجھی رسم وفا نہین معلوم

سوال کرتا ہی اکثر جو بوسہ لب کا
مزاج یار سنے تجھے کیا دلا نہین معلوم

بتا ای کوئی حسین دل ہی لیا کسنے
ابھی تو پہلو مین تھا کیا ہوا نہین معلوم

کروگی وصل کا اقرار کونسی شب کو
یہہ حال کچھ نہ مجھے ای مہ لقا نہین معلوم

گیا ادہر سی ابھی یہہ کون خوش رفتار
زمین پہ کسکے ہین یہہ نقش پا نہین معلوم

کمر کو مین نی جو پوچھا تو ہنس کے بولی وہ
تم آپ ڈہونڈہ لو ہمکو پتا نہین معلوم

یہہ جانتی ہین سب اکدن ضرور مرنا ہی
مگر کب آئیگی سر پر قضا نہین معلوم

یہہ آج دل مین جو اوٹھتا ہی درد ای عاشق
ہی کسکے پہلو مین وہ دلربا نہین معلوم

ردیف نون

حق نے بخشی ہی وہ رنگینی میری تقریر مین
بلبلین حیرت زدہ ہین گلشن تصویر مین

عہد طفلی سے حلاوت ہی جو یہ تقریر مین
کیا ملادی تہی شکر دایہ نے میری شیر مین

کیا خبر تہی وصل کی دولت نہین تقدیر مین
ای جوان میری ہی آ پہنچے اسی تدبیر مین

کیون دل سوزان پہنسا زلف بت بی پیر مین
آگ کا شعلہ کبہی دیکہا نہین زنجیر مین

بی محبت یون ہی عالم مین دل حیرت زدہ
جسطرح خوشبو نہین ہوتی گل تصویر مین

اب نہین بچنی کی ہم قاتل کے دست ظلم سے
منہہ دکہاتی ہی اجل آئینہ شمشیر مین

رنگ میری ناتوانی کا نظر آئی اگر
ہی یقین آنسو بہر آئین دیدۂ تصویر مین

دل جو کرتی ہون نشانہ تو نظر سیدہی ہو
دور رہتا ہی ہدف سے ہو کجی جس تیر مین

مین تڑپتا ہون بناتی ہین وہ زلفین اپ پہر
پڑ گیا کیا پیچ یارب آہ کی تاثیر مین

کہینچتی ہی عاشقون کی دل زہی زلف پر شکن
کس بلا کی ہی کشش ظالم تیری زنجیر مین

ذبح کا مشتاق ہون اتنا تو مژدہ دی مجہی
کچہہ روانی بہی ہی ای قاتل تیری شمشیر مین

مجہکو ڈر ہی جل نجای آشیان عندلیب
گل نہین منقار مین اخگر ہی آتش گیر مین

بہاگ گیا ہون دور ہی پیش لف پیچان دیکہکر
ہون تو دیوانہ مگر پہنستا نہین زنجیر مین

جی گئی مرتی ہوئی عاشق کلام یار سے
سحر اسکو کیا کہین اعجاز ہی تقریر مین

بہار جنون شاید آئی نہین
کہ زنجیر مجہکو پہنائی نہین

کسی اور معشوق مین ای پری
یہ شوخی نہین دلربائی نہین

یہ نازک کلائی ہے گر شاخ گل
تو مرجان ہی دست حنائی نہین

رکہائی کی عادت ہے جو ہی ہمنشین
جو پہلے تہے اب وہ صفائی نہین

بوسہ دیئے مین گل رخسار کا
پھول کے مانند کھلاتے ہو تم

کیا کسی عاشق کا پھر ہو دیگا خون
تیغ پر کیون باڑہ رکھواتے ہو تم

جان جاتی ہی جلاد و وصل سے
کیسے عشاق کہلاتے ہو تم

کس پہ احسان ہی یہ کہتا ہی وہ شوخ
اپنی مطلب کے لیے آتی ہو تم

کیا کہون اوٹھتا ہی کیسا دل مین درد
غیر کو جب پاس بٹھلاتے ہو تم

عشق جا لے گا نہ دل سے جیتی جی
ناصحو کیون مجھکو سمجھاتے ہو تم

سچ بتاؤ کسکی الفت ہی تمھین
دن بدن عاشق گھلی جاتی ہو تم

جفا کی تمکو اگر ابتدا نہین معلوم
وفا کی ہمکو بھی کچھ انتہا نہین معلوم

پھنسائیگی کسی زلف رسا نہین معلوم
کسی کریگا اسیر بلا نہین معلوم

تلاش مین ہون پہ ملتا نہین مکان مسیح
ابھی تلک مجھی بیت الشفا نہین معلوم

یہ کون بام پہ مصروف نغمہ رہتا ہی
یہ روز آتی ہی کسکی صدا نہین معلوم

ضرور اپنی محبت کی داد لیتا مین
پہ کیا کرون تجھی رسم وفا نہین معلوم

سوال کرتا ہی اکثر جو بوسہ لب کا
مزاج یار سے تجھے کیا دلا نہین معلوم

بتا ای کوئی حسین دل لیا کسنے
ابھی تو پہلو مین تھا کیا ہوا نہین معلوم

کروگی وصل کا اقرار کونسی شب کو
یہ حال کچھ نہ مجھے ای مہ لقا نہین معلوم

گیا ادہر ہی الٰہی یہ کون خوش رفتار
زمین پہ کسکے ہین یہ نقش پا نہین معلوم

کمر کو مین نی جو پوچھا تو ہنس کے بولی وہ
تم آپ ڈھونڈہ لو ہمکو پتا نہین معلوم

یہ جانتی ہین سب اکدن ضرور مرنا ہی
مگر کب آئیگی سر پر قضا نہین معلوم

یہ آج دل مین جو اوٹھتا ہی درد ای عاشق
ہی کسکے پہلو مین وہ دلربا نہین معلوم

ردیف نون

حق نے بخشی ہی وہ رنگینی میری تقریر مین — بلبلین حیرت زدہ ہین گلشن تصویر مین

عہد طفلی سے حلاوت ہی جو یہ تقریر مین — کیا ملادی تھی شکر دایہ نے میری شیر مین

کیا خبر تھی وصل کی دولت نہین تقدیر مین — ایجوان پیری ہی آ پہنچے اسی تدبیر مین

کیون دل سودان پھنسا زلف بت بی پیر مین — آگ کا شعلہ کبھی دیکھا نہین زنجیر مین

بی محبت یون ہی عالم مین دل حسرت زدہ — جسطرح خوشبو نہین ہوتی گل تصویر مین

اب نہین کھینچی کی ہم قاتل کے دست ظلم سے — منہہ دکھاتی ہی اجل آئینہ شمشیر مین

رنگ میری ناتوانی کا نظر آی اگر — ہی یقین آنسو بھر آئین دیدۂ تصویر مین

دل جو کرتی ہون نشانہ تو نظر سے سید ہی ہو — دور رہتا ہی ہدف سے ہو کجی جس تیر مین

مین تڑپتا ہون بناتی ہین وہ زلفین اپ پھر — پڑ گیا کیا پیچ یارب آہ کی تاثیر مین

کھینچتی ہی عاشقونکی دل یہ زلف پر شکن — کس بلا کی ہی کشش ظالم تیری زنجیر مین

ذبح کا مشتاق ہون اتنا تو مژدہ دی مجھے — کچھہ روانی بھی ہی ای قاتل تری شمشیر مین

مجھکو ڈر ہی جل نجای آشیان عندلیب — گل نہین منقار مین اخگر ہی آتش گیر مین

بھاگتا ہون دور ہی سی زلف پیچان دیکھکر — ہون تو دیوانہ مگر پہنستا نہین زنجیر مین

جی گئی مرتی ہوئی عاشق کلام یار سے
سحر اسکو کیا کہین اعجاز ہی تقریر مین

بہار جنون شاید آئی نہین — کہ زنجیر مجھکو پنہاتے نہین

کسی اور معشوق مین ای پری — یہ شوخی نہین دلربائی نہین

یہ نازک کلائی ہے گر شاخ گل — تو مرجان ہی دست حنائی نہین

رکہائی کی عادت سے ہو ہی ہمنشین — جو پہلے تہے اب وہ صفائی نہین

بہت راہ دیکھی تیرے ہجر مین
سبب کیا جو اپنی موت آئی نہین

خوشی سے وہ بیٹھی یہان دیر تک
کوئی رنج کی بات آئی نہین

یہہ کیا ہی الٰہی کہ فصل بہار
ابہی تک گلستان مین آئی نہین

دم وصل بہی مونہہ چہپا لیے
او نہین شرم کس روز آئی نہین

ملایا نہ تمنے دہن سے دہن
زبان سے زبان بہی لڑائی نہین

ہوی یاد رخ مین تڑپ کر سحر
مجہے رات بہر نیند آئے نہین

گئی فصل گل آئی فصل خزان
ابہی تک تو شکل رہائی نہین

رہا دل مین پنہان میری راز عشق
زبان تک کوئی بات آئی نہین

نہ آئی کبہی کبک و طاؤس کو
تیری چال کیا کیا اوڑائی نہین

تمہارے محبت فقط دل مین ہی
یہان دوسرے کی سمائی نہین

اثر ہوگا عاشق دل یار مین
میری آہ تیر ہوائی نہین

مجہے دعوے داد خواہی نہین
کہ ظاہر میری بیگناہی نہین

یہہ بیجا تیری کج کلاہی نہین
جو بانکا نہو وہ سپاہی نہین

ثنا زلف خوشبو کی لکہتا ہی کلک
یہہ مشک ختن ہی سیاہی نہین

میری آنکہہ مین کیا نہچے ملک و مال
فقیری ہی یہان بادشاہی نہین

کہان تجہکو ڈہونڈہون مین ای مہر حسن
پتا ماہ سے تا بہ ماہی نہین

ولا وصل تو نے جو چاہا تو کیا
مقدر نے یہہ بات چاہی نہین

یہہ عشق صنم ہی کہ بہولے ہے دل
کسی وقت یاد الٰہی نہین

مین تڑپون ملے گر نہ دم بہر شراب
جو بن آب تڑپے وہ ماہی نہین

سرائی جہان مین مسافر ہین سب
عدم کی طرف کون راہی نہین

اندھیرا لحد کا ہے گھر مین میرے
شب ہجر کی یہہ سیاہی نہین

میرے سر پہ سایہ نکر ای ہما
مجھے خواہش بادشاہی نہین

عیان رخ سے ہی سبزہ خط کا عشق
میرا رنگ کسو وقت کاہی نہین

محبت بہی ہے اور جلاتا بہی ہے
شرارت ہی یہہ خیر خواہی نہین

زنخدان سے بہاگیگا وحشت مین دل
یہہ جنگلی کبوتر ہے چاہی نہین

خدا میری کشتی کا ہے ناخدا
تلاطم مین خوف تباہی نہین

وفا مین درست ہے عاشق کی طرح
محبت کسی نی نباہی نہین

صاف کہہ جاؤ کہ منظور ملاقات نہین
جب سے تم روٹھ گئی یہہ تو کوئی بات نہین

ہجر مین دن مجھی آرام نہین رات نہین
تلخ اسطرح تو قیدی کی بھی اوقات نہین

اب وہ آنکھیں نہین وہ لطف عنایات نہین
یون خفا رہتے ہو گویا کہ ملاقات نہین

دن نہین اپنا گذر جایگی گھر رات نہین
گھور پڑنیکے سوا اور کوئی گھات نہین

یاد فرمایی اسنکو تو زمانہ گذرا
کچھ نئی آپکی اور میری ملاقات نہین

وہم مجنون ہو امیری تقریر کو سنکر ایسا
کہ خموشی کے سوا لب پہ کوئی بات نہین

بی تکلف ہے یہہ گھر کیون نہین آتی کیا ہی
بند رستی نہین بارش نہین برسات نہین

ہی شب وصل ہمین پیار کرو بوسے دو
اس سی بہتر کوئی اس رات کی خیرات نہین

اپنا چھوٹا سا دہن تو جو دہن سے کہدے
تیری نزدیک کچھ ایسی یہہ بڑی بات نہین

وصل ہو جائے اسیوقت کہان کا جھگڑا
آج کی رات سی بہتر کوئی یہہ رات نہین

تجھسے کیا اے رگ گلشن انکو بھلا نسبت ہے
یہہ نزاکت نہین یہہ قد نہین یہہ گات نہین

دست افسوس اسکو مین ملا کرتا ہون
آشنا یہہ ہے میری جو تیری گات نہین

ایک بوسہ بہ تجھے دو کا ہی تکرار نکر
دو نہین چار نہین پانچ نہین سات نہین

اپنی دوروزہ حسن پہ اے رشک گل نہ پھول
لے آ کبھی تو عاشق بیکس کے گور پر
وہ شمع رو ہے بزم مین غیرونسے ہم سخن
آشوب حشر ہوے گا عہد شباب مین
حال مسافران عدم کس سے پوچھے
گل جان بلب بتا کو چمن میں تیرے جو اک برس
فریاد تیری ہاتھہ سے اے پیر آسمان
کس سے نہ ہوسکی شرح سوز تپ غم بیان کرون
جون بوے گل چلا ہون عدم کو جہان سے
ہنستا ہے رنگ زرد مرا دیکھہ کر طبیب
جاتا ہے قیس دشت مین محمل کے ساتھہ ساتھ
کیون چاندنی کو دیکھہ کے لوٹون نہ خاک پر
ہے گرم باغ مین خبر آمد بہار
وہ لامکان ہین جنکو تجرد کا ہے مزا
سب احتیاط زیست مین ہے جبکہ مر گئے
دیکھا نہ غیر خار و خس سوختہ کچھ اور
جیون طفل اشک خاک پہ غلطان ہین ہر سحر
مانند شمع آتش غم سے پگھل گئے
تشبیہ کیا اسے قد جانان سے دیجیے
گھیرا ہے آفتاب کو ابر سیاہ نے
روتا ہون دوستونکی مزار دنکو دیکھہ کر

وہ کونسی بہار ہے جسکو خزان نہین
اے گلعذار پھول تو اتنی گران نہین
ہم یون خموش بیٹھے ہین گویا زبان نہین
نام خدا ہے تو وہ صحبت نوجوان نہین
کیا گذرے او نپہ کچھہ خبر رفتگان نہین
دیکھا جو ہمنے آج تو وہ نوجوان نہین
دنیا مین کوئی تجھسا عدوی جوان نہین
روشن ہین شمعین تن مین کہ یہ استخوان نہین
ہون وہ سبک کہ دوش صبا پر گران نہین
مونہہ پر عیان ہے درد محبت نہان نہین
کیا ہے کہ آج ناقہ ہے اور ساربان نہین
میری بغل مین وہ مہ نا مہربان نہین
بھڑکی جو ابکی آتش گل آشیان نہین
عنقا کا اس جہان مین کہین آشیان نہین
پھر لا کہہ سے ہے جسم پہ مٹی گران نہین
بجلی کا آشیان ہے میرا آشیان نہین
نالان تیرے ستم سے فقط نوجوان نہین
ڈھونڈھو تو ایک تن مین تیرے استخوان نہین
خوش قد ہزار سرو ہو لیکن روان نہین
چہرہ پہ اوسکے گیسوی عنبرفشان نہین
نقش قدم بنی ہین مگر رفتگان نہین

کیا وقت خواب یوہیتی ہو درد دل مرا
سو جاو جسکو سنکے یہہ وہ داستان نہین

عاشق سنی ہین کسنی یہہ رنگین بیانیان
برگ گل شگفتہ ہی تیری زبان نہین

جس شب سے مین لف مین پہنسا ہون
راحت نہین مورد بلا ہون

قاتل سے جو اپنے مین جدا ہون
بسمل کیطرح تڑپ رہا ہون

اک بوسے پہ اسکو آپ سے بیچے
دل اپنا مین آج بیچتا ہون

تا چند یہہ ظلم مجہپہ اے بت
کر رحم کہ بندۂ خدا ہون

آئینہ مین اپنی عکس سے وہ
کہتے ہین کہ تجسے مین سوا ہون

دیکھے ہین جو اوسکے دست نگین
منہدی کی طرح جسے مین پسا ہون

دو دنکی اس اپنی زندگی کو
غفلت ہی مین حیف کہو رہا ہون

انصاف کو ہاتہ سے نہ دیجے
ایجان جہان مین نخیطا ہون

آنکہو مین سمایا ہے زمانہ
اوس چاند سے جب سے مین جدا ہون

وحشت مین بڑہا ہوا ہون اوس سے
مین کب مجنون کو مانتا ہون

دل سے نکرو نے مجہے فراموش
یہ یاد رکھو مین باوفا ہون

اک بوسۂ لب نہین وہ دیتی
سو بار قدم پہ گر چکا ہون

چشم حیرت سے روز فرقت
تصویر ہے اوسکی دیکھتا ہون

دیکھا ہے جو کوئی رشک یوسف
ہاتہ اوسکے مین آپ بک گیا ہون

لو فاتحہ پڑہنے اب تو آؤ
ایجان مین دفن ہو چکا ہون

ق

بستان جہا مین پہر کے ہر سو
قدرت کی بہار دیکہتا ہون

یہان ایک سے ایک گل ہے بہتر
کسکو چاہون کسے نہ چاہون

احوال عدم کہلا ہے مجہپر
مضمون کمر مین باندہتا ہون

مجھ سا کوئی سخت جان نہ ہوگا — ہر ہر کے فراق مین بچا ہون
اک دم نہ بجھے گی آتش عشق — کچھ شمع سے بڑھ کے مین جلا ہون

برمین جو ہیں وہ گل ہی عاشق
بلبل کیطرح چہک رہا ہون

کھلی زلف معنبر اوس پہ کے جب نہائی ہین — ہوا خوشبو چلی بو مشک کی پھیلی زمانی مین
غضب برپا کریگا اور وہ مہندی لگائی ہین — نکیے خون جسنے لاکھونکی فقط ایک پاکی حنائی مین
فراق اب کچھ نہین باقی ہے دل کی لگانی مین — محبت کا چلن بس چار دن ہی اس جوانی مین
رخ روشن چھپا کر کیون مجھے برباد کرتا ہے — تجھے کیا فائدہ ای شمع دیکر جلانی مین
جسے چاہے بناوی اور جسے چاہے بگاڑ دے وہ — کسیکو دخل کیا ای دل خدا کے کارخانے مین
ذرا سی بات پر وہ وصل کی شب روٹھ جاتے ہین — سحر ہو جاتی ہے اکثر یوہین انکی منانی مین
خدا کیواسطے ظالم اب بس حکم رہائی دے — اسیر عشق کو گذری ہے مدت قید خانی مین
ابھون پر جان ہی جی بھر کی صورت دیکھ لینے دے تجھے — ٹھہرے کوئی دم جلدی ہے تمہیں کیا گہر جانی مین
ذرا آہستہ ای شانہ گرہ زلفونکو سلجھانا — میرا دل ٹوٹ جائیگا جو زلف الجھی گی شانے مین

کسی گل مین نہین بوی محبت کیا کرون عاشق
چلی ہے بیوفائی کی ہوا ابتو زمانے مین

قدم ہون جانان جب چمن مین یاد کرتے ہین — تو پہر دن بیٹھ کر نالی تہہ شمشاد کرتی ہین
تڑپتی ہین نہ روتے ہین نہ ہم فریاد کرتی ہین — صنم کے ہجر مین ہر دم خدا کو یاد کرتی ہین
یہ جسکی عشق مین ہم نالہ و فریاد کرتی ہین — الٰہی وہ بھی کسدن وہ ہمکو یاد کرتی ہین
شب فرقت مین کیا سانپ لہراتی ہین سینہ پر — تمہاری گیسوئے پیچانکو جب ہم یاد کرتی ہین
بنا یہ جذب دل ہی اور نہ تاثیر الفت ہی — وہ ہمکو بھولے بیٹھے ہین جنہین ہم یاد کرتی ہین
نہین معلوم کسدن آنکے مہمان ہوونگی — میری ویرانی کو یارب وہ کب آباد کرتی ہین

بنایا آشیان اگر گلستان مین تو تنکا اڑا لیا
نہ تبخانہ سی مطلب ہی نہ کعبہ سی غرض مجکو
انہین اب خاک اڑانیکی سوا کیا ہا ہیہ لگا
جی کوئی کہ مرجائی انہین پروا نہین بالکل

ہماری خانہ بربادی عبث صیاد کرتی ہین
یہی تسبیح ہی اپنی کہ تمکو یاد کرتی ہین
بتان ہند میری خاک کیون برباد کرتی ہین
پکڑ کر بلبلین کیلئے مجھے صیاد کرتی ہین

نہ گھبرا کر بلا کیواسطے اے ناتوان **عاشق**
خدا کی فضل سے شاہ نجف امداد کرتی ہین

کون اوس ماہ پر نثار نہین
جب سے پہلو مین وہ نگار نہین
کون سا تار زلف جانان کا
ترک کیون نکر گاون کا عشق کری
دخل ہو کیون نہ وہان رقیبون کا
ہم گریبان کو چاک کرتے ضرور
صاف ہون تجہ سے مثل آئینہ
دو ہمین ایک بوسہ ہونٹون کا

کس کا دل ہے جو داغدار نہین
دل کو دم بھر مرے قرار نہین
عبرت نافۂ تتار نہین
دل پہ بلبل کا اختیار نہین
کونسی گل کے پاس خار نہین
کیا کرین موسم بہار نہین
میرے دل مین صنم غبار نہین
نہین ابھی یہہ بار بار نہین

جب سناتا ہون نہین کہ عاشق ہون
سنتے ہین مجکو اعتبار نہین

نالے مرغان گرفتار کیا کرتی ہین
وصف گیسوی و رخ یار کیا کرتی ہین
وصف رنگ گل رخسار کیا کرتی ہین
ہمتو دلبر کا اقرار کیا کرتی ہین
یاد جب گیسوی خمدار کیا کرتی ہین

ہر نفس آہ شرربار کیا کرتی ہین
رات دن ابتو یہی کار کیا کرتی ہین
ہم ہر ایک بیت کو گلزار کیا کرتی ہین
آپ کیون وصل کا انکار کیا کرتی ہین
صدقے سو نافۂ تاتار کیا کرتی ہین

حجتین وصل مین ہر بار کیا کرتی ہین
بوسۂ لب پہ وہ تکرار کیا کرتی ہین

دیکھیی عشق مین کیا ہوتا ہی انجام اپنا
ہی وہ قاتل جسے ہم پیار کیا کرتی ہین

دانۂ خال دکھا کر یہ حسینان جہان
دام مین دل کو گرفتار کیا کرتی ہین

اوپہ صدقی ہون جو دکھلا کی نشیلی آنکھین
نرگس باغ کو بیمار کیا کرتی ہین

ایک دن بہی نہ کبہی وعدہ وفا فرمایا
آپ اکثر یونہین اقرار کیا کرتی ہین

گر دہرتا ہون تو ہنس ہنسکے وہ گل کہتا ہے
آپ کیون مجکو گنہگار کیا کرتی ہین

وہ جو راضی ہین نہین جو رٹ کسیکی چلتی
باتین کیا کیا نہین اغیار کیا کرتی ہین

غمزۂ و ناز و ادا عشوۂ و شوخی و خرام
قتل ہمکو یہی دو چار کیا کرتی ہین

کب اثر ہوتا ہی اوس شوخ کی دلمین دیکھین
روز نالی پس دیوار کیا کرتی ہین

ہنس کی کہتی ہین قصے یہ سنی ہین ہمنے
حال دل اولنسی جو اظہار کیا کرتی ہین

بخدا دل مین بتون کے نہین کچہہ خوف خدا
قتل ناحق یہ ستمگار کیا کرتی ہین

ماہ نو صاف نگاہ ہو لنسی اوترجاتا ہی
یاد جب ابروی خمدار کیا کرتی ہین

دل کو ہم بیچتے ہین کوئی حسین لی اسکو
یہی سودا سر بازار کیا کرتی ہین

وصل کی شب جو وہ آتا ہی تو ہم ای عاشق
سر نثار قدم یار کیا کرتے ہین

کسنی دیکھی ہین نہ مانی ہین یہ پیاری آنکھین
چشم نرگس بہی بہا بہتر ہین تمہاری آنکھین

اک نظر کوئی دکھادی جو تمہاری آنکھین
بند ہو جائین حسینونکی خماری آنکھین

چار جبسے ہوئین سو جانسے وہ قربان ہوا
دل فدا بہی ہین ہین مشتاق تمہاری آنکھین

جبسے کی ایک نظر جانسے مارا اوسکو
کیون نہ کہی تیری آنکھونکو شکاری آنکھین

دیکھیی کب نظر آتا ہی وہ خورشید جمال
راہ تکتی ہین کئی دنسی ہماری آنکھین

جان نکلی ہی تصور مین کسی مہروکی
وا رہین گی پس مردن بہی ہماری آنکھین

جیسے دیکھا ہی حسینوں کی مرقع میں نے تجھے
بن گئیں دیدۂ تصویر ہماری آنکھیں

نامہ بر دیکھیے آتا ہی کب اوس گلرو کا
نگران صورت نرگس ہین ہماری آنکھیں

کھل گیا جنبش مژگان کا اشارا ہمپر
لقد دل مانگتے ہین آج تمہاری آنکھیں

فصل گل آئی خزان دور ہوئی گلشن سے
کھول نرگس کی اب اے باد بہاری آنکھیں

قابل دید کہان دیکھیں کسی اے عاشق
اب وہ ہم ہی رہی اور نہ ہماری آنکھیں

وہ بلبل ہون ہے رحسپر جفائی باغبان برسون
ہنسا دم بھر جو مثل گل تو کی ہینی فغان برسون

کیے کیا کیا نہ جور و ظلم تمنی جانجان برسون
ہوئی آگاہ شکوہ سے نہ پر میری زبان برسون

جلایا ہی مجھی جیسا سمجھہ کر ناتوان برسون
یوہین جلتا رہی تیرا بھی دل اے آسمان برسون

پری خانہ بھلا کیونکر نہ بنجای مکان دل
رہی گر خیال یار جسمین میہمان برسون

اگر بھولی سے بھی اونی کسی شب یاد فرمایا
سحر تک شام سے آئی ہین مجھکو ہچکیان برسون

تمہاری بوسۂ لب مین جو کچھہ لذت اوٹھائی ہی
نہ بھولی گی کبھی وہ ذائقہ میری زبان برسون

تب فرقت کی آتش نی جلا کر خاک کر ڈالا
نہ پائی گر ہما ڈھونڈھی ہمارے استخوان برسون

وہ بلبل خوش بیان ہون میں کہ چھپ چھپ کر گلستان مین
سنی گلچین نی میری گوش دل سے داستان برسون

الہی کوی نسے یوسف لقا کا ساتھہ چھوٹا ہی
جرس کی طرح جو نالان پہرا ہی کاروان برسون

عجب کچھہ رنگ دیکھا ہی مزاج یار بیمہر و کا
جو اکدن خوش ہوا مجھپر رہا نامہربان برسون

ہوئی پروانہ کچھہ اوس شعلہ رو کو میری جلنے سے
کہلا ہون آتش فرقت سے کیسا شمع سان برسون

وہ ہا تہہ اب ناتوانی سے گریبان تک نہین جاتے
اوڑائی ہین جنہوں نے پیرہن کی دھجیان برسون

ملائی خاک مین افسوس کیا کیا نوجوان تونے
جفائین تیری بھولین گی نہ پیر آسمان برسون

مثال شمع ہم جلتی رہی پر دم نہین مارا
رہا سوز محبت خانۂ دل مین نہان برسون

اگر بھیجو کوئی چھلہ تم اپنی دست رنگین کا
وہ گل کھاؤن کلیجی پر رہی جنکا نشان برسون

نہ پائی کچھ خبر ملک عدم کی جانی والون کی
پھری ہم پوچھتے لوگون سے حال رفتگان برسون

کبھی ثابت قدم پایا نہ مینی اسکو الفت مین
نہیں آنہ مایا ہی گیا ہی امتحان برسون

رسائی اسجگہہ کی ہی خدا کی فضل ہی عاشق
فرشتہ تک نہین پہونچا کوئی اڑکر جہان برسون

ہماری آپکے اگلی سی رسم و راہ نہین
نظر بدل گئی صاحب کی وہ نگاہ نہین

عبث ہوا وہ بت بیوفا خفا مجھسے
خدا گواہ ہی میرا کوئی گناہ نہین

جو تیغ میان سی لی ہی تو جلد قتل کرو
ڈرو نہ کچھ مری خون کا دادخواہ نہین

نہین ہی کسکو محبت تیری زنخدان سے
دلون کو اسکی نہ چاہت ہو یہہ وہ چاہ نہین

ہزار دُرون کی لین لاکھ چرخ پر چمکین
زیادہ حسن مین صاحب سے مہر و ماہ نہین

رہا ہی شغل مئی لالہ رنگ پیری تک
بجا نہین دو سرا مجھسا ہی روسیاہ نہین

جگر مین اگ لگی ہی یہہ ضبط کرتا ہون
زبان پہ اف نہین فرقت مین لب پہ آہ نہین

تمہاری چشم سی ہی تشبیہ دین اوسی کیونکر
سیاہ نرگس شہلا ہی پر نگاہ نہین

کبھی تو وصل کا اقرار ہی کبھی انکار
زبان سی ہان کبھی کہتے ہین آپ گاہ نہین

تمہاری کوچی سی اوٹھکر مین اب کہان جاؤن
حواس باختہ ہون یاد گھر کی راہ نہین

علم ہی سر پہ سدا تیغ عشق ای عاشق
سوای کنج لحد اب کہین پناہ نہین

نالی کرتا ہی جو گلشن مین دل زار اندنون
غنچۂ تصویر ہی بلبل کی منقار اندنون

قامت جانان کا دم بھرتی ہی جو یار اندنون
سرو سی قمری نہین رکھتی سروکار اندنون

کیا تمہاری حسن کا ہی گرم بازار اندنون
کوڑیون کی مول بکتی ہین خریدار اندنون

ہو رہی ہین قتل الفت کی گنہگار اندنون
روز پیتی ہی لہو قاتل کی تلوار اندنون

نکہت باد بہاری سی شگفتہ ہین جو دل
چہچہی کرتی ہین مرغان گرفتار اندنون

جہانگتی ہی نون دوری بہنسی آفت مین ہم
کون نیری حسن کا بندہ نہین ای رشک گل
ہمدم و احباب ہمسے کنارہ کر گئے
رات دن آنکہین کہلی رہتی ہین چہرہ زرد ہے
عاشق ابرو کٹی مرتی ہین آپس مین تمام
پیچ یہ ہی شعر کی مضمون جو ہین الجہی ہوئے
تمکو خس خانی مین صاحب کسطرح آتا ہی چین

گر دیا جادو نی اوسکی نقش دیوار اندنون
سرو ہی آزاد قمری ہی گرفتار اندنون
غیر داغ دل نہین اب کوی غمخوار اندنون
نرگس جادو ہی جانان کی ہین بیمار اندنون
روز کوی یار مین چلتی ہی تلوار اندنون
دام کاکل مین میرا دل ہی گرفتار اندنون
تنکے جنتا ہے تمہارا عاشق زار اندنون

جان عاشق کی ہی ان موتی سی انتو نسی لڑی
ابر نیسان طبیعت سی گہر بار اندنون

رخ دکہاؤ ہمین ترساؤ نہین
نزع مین ہون نہ مجھے ترساؤ نہین
جان بلب دیکہ کے آہین نہ کرو
آتش دل ابہی سر کہینچے گی
کچہ نہین تمکو محبت میرے
ہمسے یہ پیچ نہین جلنے کے
چاند چہپ جائے گا کیا کرتی ہو
تم زبان سے مجھے جو چاہو کہو
کیا ہوا سونگہ لی گر زلف کی بو
اک نگہ کے تو میرا جرم ہے کیا
پیار سے ہر کے مجھے کرنی دو
وصل ہو جائے کہان کا جھگڑا

عارض حسن پہ اتراؤ نہین
آئی ہو گر تو ابھی جاؤ نہین
تم کلیجا میرا اسلگاؤ نہین
اس دبی آگ کو بھڑکاؤ نہین
جانتا ہون مین قسم کہاؤ نہین
دل خم زلف مین اولجھاؤ نہین
زلف رخسار پہ بکھراؤ نہین
گالیان غیر سے دلواؤ نہین
مجھسے برہم نہین بل کہاؤ نہین
دیکھو آنکہین مجھے دکھلاؤ نہین
گال سے گال کو سرکاؤ نہین
ہم نہ مانین گے یہ فرماؤ نہین

مین ہون یا تم ہو یہان اور ہی کون — آؤ آغوش مین شرماؤ نہین
درد سر ہوگا میرے گلرو کو — بلبلو باغ مین چلاؤ نہین
کہہ چکا تمسے جو کچھہ کہنا تھا — ناصحو اب سے مجھے بکواؤ نہین
کیون دو کھاتے ہو میرا زخم جگر — جس مین بخیہ ہو یہہ وہ کھاؤ نہین

مقطع قطعہ بند

اچھی ہو جاؤگی جلد ے عاشق — مرض عشق سے گھبراؤ نہین
تھا مقدر مین جو ہونا وہ ہوا — دل کو کھویا ہے تو پچھتاؤ نہین
ابہی کم سن ہی وفا کیا جانے — اوس پہ غصے ہو جھنجھلاؤ نہین
تم وفادار ہو خاموش رہو — لب پہ شکوے کی سخن لاؤ نہین
آپ اک رات کو آئیگا وہ شوخ — اور دو دن اسے تم جاؤ نہین

اس لیے مین حال دل اوس سے بیان کرتا نہین — رحم کچھہ عاشق پہ وہ نامہربان کرتا نہین
ہل نہ جائین قدسیون کی دل میرے فریاد سے — اس لئے نالے مین زیر آسمان کرتا نہین
جب مین کہتا ہون کہ میری گھر بہی آؤگی کبھی — یہہ نہین کی اوسکو عادت ہی کہ ہان کرتا نہین
جس طرح گلشن کیا برباد تو نے ای صبا — یون کسیکو کوئی پامال خزان کرتا نہین
ظلم یہہ اونی سا دیکھو اوس ستم صفاک کا — چلتے چلتے رخ بہی سوے کشتگان کرتا نہین
یاد کب آتا نہین مجکو وہ گلگون پیرہن — کونسی دن مین قبا کی دھجیان اوڑتی نہین
سر ہی یہان موجود گر ہی تیغ تیرے پاس نہین — کیون تو اب قاتل ہمارا امتحان کرتا نہین
کیا کرون تدبیر کیونکر جا ہی صدمہ ہجر کا — وصل کا اقرار وہ آرام جان کرتا نہین

ضبط اسی کہتے ہین عاشق اور ادب ہی اسکا نام
مین تہہ شمشیر قاتل بہی فغان کرتا نہین

گرم ہی موت کا بازار تیری کوچے مین — روز مر جاتے ہین دو چار تیری کوچے مین

ہی نئی گرمی بازار تیری کوچی مین — آپ بکتے ہین خریدار تیری کوچی مین
خود مین آتا نہین ای یار تیری کوچی مین — کہینچ لاتا ہے دل زار تیری کوچی مین
کل ستم کہائی تہی مین نی ادہر آنیکی پہ آج — لائی پہر حسرت دیدار تیری کوچی مین
عاشق ابروئی خمدار پڑے مرتی ہین — رات دن چلتی ہی تلوار تیری کوچی مین
دفن کو چاہیی تہوڑی سی جگہہ ای قاتل — اور کچہہ ہی نہین درکار تیری کوچی مین
صورت نقش قدم بیٹہہ گیا ہون تہک کی — اب نہین طاقت رفتار تیری کوچی مین
نہ ملا تو مجہی اور شب کو مین ای رشک قمر — پہر گیا آکی سی کئی بار تیری کوچی مین
خاک ہو جائین ابہی جل کی رقیبونکی جگر — کہینچون گر آہ شرربار تیری کوچی مین
کشتخون ہو جو کسی دن تو عجب کیا ای یار — نظر آنی لگی اغیار تیری کوچی مین
جان جان تفرقہ ایسا ہی کہین دیکہا ہی — ہمتو گہر مین ہین دل زار تیری کوچی مین
خون سی افشان ہی مین تڑپی ہین ایسی بسمل — ہی عجب رنگ کا گلزار تیرے کوچی مین

روز بڑہ جاتا ہی بیتابی دل سی عاشق
آکی یہہ درد کی اشعار تیری کوچی مین

کیونکر نہ ہجر یار مین آہ و بکا کرون — دل مانتا نہین کسی پہلو مین کیا کرون
کب تک فراق یار کی صدمے سہا کرون — کم بخت جان تن سی نہ نکلی تو کیا کرون
ملجاؤ تم جو مجکو اسکیلیے تو کیا کرون — مونہہ رکہکے مونہہ پہ جان مین اپنی فدا کرون
دن کو نہین ہی جو سننے کی فرصت حضور کو — کچہہ حال رات ہی کو مین اپنا کہا کرون
ہی دست بستہ رنگ حنا کی یہہ التجا — گر حکم ہو ابہی تو قیامت بپا کرون
اچہا تمہارے جو یہ خوشی ہی یہی سہی — تم گالیان دو مجکو مین چپکا سنا کرون
پروانہ تجہہ پہ غیر ہین واہ شعلہ رو — یہان رات بہر مین شمع کی صورت جلا کرون
وحشی کمدن اسی یہہ اشارہ ہی چشم کا — کہتی ہی زلف اسکو اسیر بلا کرون

بی وصل یار ہجر مین جینا محال ہے
گیا درد لادوا کی مین اپنی دوا کرون

مرتا تہا اوس صنم سے ملا کر جلا دیا
مین کس زبان سی شکر تیرا ای خدا کرون

عاشق یہی دعا ہی خدای کریم سے
اس سال ہند سے سفر کربلا کرون

ردیف واو

موسم گل ہی نیا اب خاطر صیاد کرو
ہان اسیران قفس نالہ و فریاد کرو

ابر و اس گل عارض کی نہ برباد کرو
کچہ تو قدر چمن حسن خداداد کرو

سرو بندہ ہی تو قمری بہی ہی عاشق تیرا
دو اسی طوق غلامی اوسی آزاد کرو

ای جوانو ہنو دیوانے پہ پری دیوان
قیس و فرہاد کے قصہ کو ذرا یاد کرو

رہنے دو کوچے مین اپنی میری تربت کا نشان
خاک اس عاشق بیکس کی نہ برباد کرو

کون لیتا ہی اسیران محبت کی خبر
لاکہ تڑپا کرو نالے کرو فریاد کرو

رحم لازم ہی کہ اللہ کے بندی ہین ہم
ای بتو چاہنے والون پہ نہ بیداد کرو

باغ مین آکے دکہا دو رخ رنگین کی بہار
گل کی ہی خاطر عاطر کو کبہی شاد کرو

سر جدا کر کے تن زار پر احسان کیا
میری لاشی کو نثار سر جلاد کرو

اپنی سب قول و قسم بہول گئی کیون صاحب
پہلی صحبت کی جو باتین ہین انہین یاد کرو

زیست منظور ہی یا موت جدائی کہ وصال
جو میری حق مین مناسب ہو وہ ارشاد کرو

عشق مین جان ہماری بہی گئی ہی عاشق
ہمکو بہی بزم حسینان مین کبہی یاد کرو

ہم ہون وہ آفتاب ہی چادر ماہتاب ہو
دور شراب ناب ہی غیر کا دل کباب ہو

چشمون سی اپنی بند لین ڈوب بستر مین خان
گنبد قبر ناتوان خوب ہی گر حباب ہو

چرخ پر بس اب ٹہر ٹہر ہیری برابری نکر
بجائے نگاہین جدہر جدہر تو نہ ادہر [illegible]

یار سی جا کی ای صبا اتنا پیام کہہ میرا
شب ہی کو آئی ذرا دنکو اگر حجاب ہو

بزم جہان مین جانجان ہمنی کیا ہی امتحان
سچ تو یہ ہی کہ بیگمان لاکہون مین انتخاب ہو

سرد ہو باغکی ہوا سامنی ہو وہ دلربا
تیری کرم سی ساقیا شغل شراب ناب ہو

بادہ کشونکو مست کر حشر سی ساقیا نہ ڈر
اوسکی کرم پہ گر نظر جرم ہو یا ثواب ہو

نکلی نہ آرزو کوی جان گئی یونہین میری
تم ہی لگائی دل وہی خلق مین جو خراب ہو

قول میرا ہے واعظا یار کے دلمین دخل کیا
خم رہے گردن رضا رحم ہو یا عتاب ہو

رنج فراق کیون سہو شوق سی جال دل کہو
ہونا جو اسمین ہو سو ہو رحم ہو یا عتاب ہو

گال جو رکہی گال پر ہو خفا وہ سیمبر
کیجے سوال وصل گر صاف ابہی جواب ہو

بزم مین شیخ آ کبہی رندونکی دیکہہ دل لگی
ریش سفید پر تیری می کا ابہی خضاب ہو

عاشق زار کی دعا ہے یہی آپ سی شہا
ہند مین تڑپون تا کجا یاد میری شتاب ہو

دیکہون وحشت مین کیا گلستان کو
دل یہ کہتا ہی چل بیابان کو

گر پری دیکہے کوی جانان کو
بہول جا ہی ابہی پرستان کو

فوق ہی سب پہ حسن جانان کو
دیکہہ آئے ہین ہم پرستان کو

ای صنم جو بنے وری مصحف رخ
کیون چہپاتا ہی مجہسے قرآن کو

واروں دانتون پہ اوسکی عدن
صدقی لب پر کرون بدخشان کو

جو کڑی بہولین آہوی وحشی
دیکہہ پائین جو چشم جانان کو

خود بخود دل میرا الجہتا ہے
جیسے دیکہلے ہے زلف پیچان کو

یا خدا گردن ایڑیان کب تک
بہیجدی اوس مسیح دوران کو

دیکہہ لین گر ترا رخ رنگین
بلبلین چہوڑ دین گلستان کو

موسم گل مین ہی جنونکی بہار — کیون نہ ٹکرے کرون گریبان کو
رخ کے بوسے وہ دیکی کہتے ہین — کہہ دیا وقف ہمنے قرآن کو
برچہیان دلکے پار ہوتے ہین — جلسے دیکہلے ہے تیر مژگان کو
ای صنم جان بلب ہون بہر خدا — جلد دکہلادے روی تابان کو
تیرے چاہ ذقن کے آگے بہلا — پوچہتا کون آب حیوان کو
جان دین کیون نہ اپنے پروانے — روتی دیکہین جو شمع سوزان کو
ہے اگر امتحان میرا منظور — رکہدے گردن پہ تیغ عریان کو

گور آتی ہی یاد اسے عاشق
دیکہ کر رنگ شام ہجران کو

دہیان اوسکے رخ روشن کا جو آیا مجکو — آہ نے شمع کے مانند جلایا مجکو
اوس پری نے رخ روشن جو دکہایا مجکو — چودہوین رات کا عالم نظر آیا مجکو
در بدر اوسکی محبت نے پہرایا مجکو — حضرت عشق نے دیوانہ بنایا مجکو
دم نکلجای بس اب تن سے تو آرام آئی — ای شب ہجر بہت تونے ستایا مجکو
ساقیا بادۂ گلگون نہ میری سامنے لا — خون دل اوسکی جدائی نے پلایا مجکو
ای اجل ہے میری حشر تک احسان ترا — تونے قید غم فرقت سے چہوڑایا مجکو
باغ مین ایک سہی قد نے مجہے یاد آیا ہے — کم نہین دیو سے شمشاد کا سایا مجکو
شب کو جلتا ہوا آیا تہا مین صحبت مین ترے — شمع نے اور بہی رو رو کے جلایا مجکو
ای پری کس سے تیری ظلم کا شکوہ مین کرون — خواب مین بہی کبہی جلوہ نہ دکہایا مجکو
چل گئی تیغ جو فرقت کی کلیجے پہ میرے — شب کو بسمل کیطرح چین نہ آیا مجکو

دہیان آیا کسی گلرو کی ہنسی کا عاشق
غنچۂ تر گل کی چٹکنے نے رولایا مجکو

تنگ آتی ہی نظر وسعت صحرا مجکو
دیکھون لیجاتا ہی کسجا ہیر اسودا مجکو

ایدل اوس زلف کی پہندی مین نہ اولجہا مجکو
دیکہہ پہتاے گا کیون کرتا ہی رسوا مجکو

دل تڑپ جاتا ہی بجلی کیطرح صدمہ سے
یاد آتا ہی جو اوس کان کا بندا مجکو

جب مین روتا ہون تو ہنسکر وہ یہ فرماتی ہین
کہہ تجہے خیر ہی کیون کرتا ہی سودا مجکو

لب جان بخش کا بوسہ دی کہ مرتا ہون مین
ابتو ترسا نہ بہت اوبت ترسا مجکو

رات دن رہتا ہون خاموش یہ شکل تصویر
یاد آتا ہی جو وہ چہرۂ زیبا مجکو

ایک ساعت بہی غم دنیا مین خوشی سی گذرے
غم اوٹھانیکو خدا نے کیا پیدا مجکو

صبح تک گنتا ہون تارے شب تنہائی مین
یاد آتا ہی جو وہ چاند سا چہرا مجکو

رحم کر ابتو میری حال پہ ای قلزم حسن
صورت ماہی بی آب نہ تڑپا مجکو

ناصحا یار کے گہر جانی کو تو منع نہ کر
یہ نصیحت تیری بہاتی نہین اصلا مجکو

جان لبون پر میری آ پہونچی ہی فرقت مین ترے
ای پری اب نہین جینی کا بہروسا مجکو

فصل گل آئی ہوئی شہر سی نفرت عاشق
لیچلا پہر دل وحشی سوی صحرا مجکو

نہ مانگین کی کبہی قرآن اوٹہوالو قسم لیلو
ہم اپنا دل تمہین بیعذر دیتی ہین صنم لیلو

حسینان جہان تو کیا نہ دیکہون حور جنت کو
اگر باور نہو تو یہ قسم بہی مرتی دم لیلو

چڑہائی اوسنی تیوری بوسۂ لب ہمنی جب مانگا
نہ نکلا یہ کبہی منہہ سی کہ ہان راضی ہین ہم لیلو

کرو تم قتل مجکو شوق سی بیعذر حاضر ہون
جو دعوی بہی کرون خون کا تو مجہسی تم قسم لیلو

سنادی کوئی وقت مرگ اتنا اہل دولت کو
نہ چہوڑی جاؤ کچہہ تو ساتہہ بہی جاہ و حشم لیلو

بہت تلوارین مارین تمنی میری منہہ پہ سینی پر
پہ بینا آگیا ہی اب مناسب ہو تو دم لیلو

حسین ہمسا نہ دیکہا ہوگا مجنون نی بہی آنکہون سی
اگر باور نہو تو حسن لیلی کی قسم لیلو

تماشا جانکنی کا دیکہکر کیون قصد رخصت ہی
ذرا دم بہی نکل لینی دو اتنا اور دم لیلو

ادہار کہو نہ جور و ظلم جو کچھ اور باقی ہو ن — اگر شتاکی ہو نہین تمسے تو جو چاہو قسم لیلو

پیام وصل جانان سحر مین لایا مبارک ہو — یہی دل مجھسے کہتا ہی کہ قاصد کی قدم لیلو

لبون پر جان ہی جی بھر کے صورت دیکھ لینی دو — چلے جانا ذرا ٹہرو ابہی آئی ہو دم لیلو

سفر نزدیک ہی ای منزل ہستی کے باشندو — کیا جاؤ جہان تک توشۂ راہ عدم لیلو

حسینان جہان سے کچھ سوا اسکے نہین حاصل — دل اپنا دو او نہین اونسی غم و درد و الم لیلو

وہ بہی قتل نکلا ہی کہین پنجہ نہ دکھہ جائے — کوئی دم دیکی اوسکی ہاتھہ سے تیغ دو دم لیلو

سوا صاحب کے ابتک جو کسیکو مینے چاہا ہو — نہو وے گر یقین درگاہ مین چلکر قسم لیلو

دباکر ہونٹ سے اپنی دانتو نہین وہ کہتی ہین — بہلا ہنس ہنس کی اتبو بوسۂ لب دمبدم لیلو

اوٹھو بستر سی **عاشق** یار آیا ہی عبادت کو — یہی موقع ہی دس سے روز آئینگی قسم لیلو

سیری تم لکو ذرا ای ماہ پیکر دیکھتی جاؤ — یہہ آئینہ ہی مدت سے مکدر دیکھتی جاؤ

برس آیا جو منہہ اشکونکا آنکھو نسے خفا ہو کر — تو بجلی بہی گرا دو مجھہ پہ ہنسکر دیکھتی جاؤ

بٹہا لیتی ہو میرے سامنی غیرونکو پہلو مین — بہت کرتی ہو تم اب ظلم مجھپر دیکھتی جاؤ

ہمارا دم نکلتا ہی تمہین ہی پاس سوائے — نہ ظاہر مین مناسب ہو تو چھپکر دیکھتی جاؤ

نہین آتی ہو اب بہی باز تم اپنی شرارت سے — ہنسا کرتی ہو پہر مجکو رولا کر دیکھتی جاؤ

کیا ہی قتل مجکو تیغ ابرو کی اشارے سے — تماشا دم نکلنی کا بہی دم بہر دیکھتی جاؤ

سیری شب بہر تڑپنی کی اگر دیکھی ہی کیفیت — کٹی کا جسطرح یہہ دن بہی مجھپر دیکھتی جاؤ

نہوتا تہا جدا جو آپ کی زانو سے اک لحظہ — وہ سر اب ٹھوکرین کہاتا ہی اکثر دیکھتی جاؤ

چہو کائی اسطرح سر کو چلی جانا نہین اچہا — سر اس ظلم ہی گردن اوٹھا کر دیکھتی جاؤ

عجب کچھ حال ہی اسکا تمہاری درد فرقت سے — ذرا دل پر ہماری ہاتھہ رکھکر دیکھتی جاؤ

اوتارا ہی ہمارے لاشکو گر تمنی تربت مین — تو صورت بہی کفن منہہ سے ہٹا کر دیکھتی جاؤ

تمہاری سرو قامت نے زبس کشتہ کیا مجکو
تو مدفن بہی ہوا زیر صنوبر دیکہتے جاؤ

نہ کرنا تر زبان خشک کو زنہار شکوہ سی
دکہائی جو تمہین عاشق بقدر دیکہتی جاؤ

عشق کیونکر نہ مجہے ابروی خمدار کا ہو
شوق ہر مرد کو لازم ہی کہ تلوار کا ہو

نیند آئی اوسی کیا خاک کہانی سنکر
جو کہ مشتاق پریرو تیری گفتار کا ہو

جسنے انکار کیا کرتی ہو ایجان جہان
اونہین آنکہونسی اشارہ کبہی اقرار کا ہو

درسی ٹکرا کی سر اپنا ابہی مر جاون مین
ای پری بند جو روزن تیری دیوار کا ہو

شاد ہو کر ابہی قرآن کی طرح چومین ہم
کوئی بوسہ جو عطا مصحف رخسار کا ہو

مردی جی اوٹہین قیامت ابہی برپا ہووے
سر تربت جو گذر اوس بت عیار کا ہو

مے عجب چیز ہی ای شیخ کہ پی لی تو اگر
ریش قاضی ابہی طرہ تیری دستار کا ہو

تو عجب آینہ رخسار ہی ای رشک پری
حیرتی ہو وہ جو طالب تری دیدار کا ہو

اسکی مشتاق نہین گو او رہی ای قاتل
پہلے اک وار مجہی پر تیری تلوار کا ہو

بی اجازت مین اگر بوسۂ عارض لیلون
حال وہ کیجی میرا جو گنہگار کا ہو

قتل کا اپنی نہین خوف مگر خوف یہ ہی
نام بدنام نہ قاتل تیری تلوار کا ہو

کیون عبث مجہکو نصیحت تو کیا کرتا ہی
کہین نقصان نہ واعظ تیری دستار کا ہو

بخت خوابیدہ سے عاشق یہ نہین مجکو یقین
وصل اک شب جو نصیب اوس بت عیار کا ہو

دیکہ پائے گر سنہری یار کی مندیل کو
رشک آئے آفتاب چرخ کی قندیل کو

تو خرامان ہو تو برپا حشر ہوای حسین بن
پہونکدی اب صور پہونچی حکم اسرافیل کو

وصل کی اصرار پر بولی ٹہر جاؤ ذرا
کام فرماؤ نہ صاحب اسقدر تعجیل کو

مار ڈالیگا مجھے طول شب یجور ہجر
سامنی سی میری سرکا دی کوئی اس فیل کو

خشک ہو جاتی ہی وہ رہتی ہی جاری سلسلہ — میری چشم تر سی کیا نسبت ہی نیل کو

ماہ تابان شوق مین رہتا ہی ہر شب جلوہ گر — اپنی دروازی پہ تم لٹکاؤ اوس قندیل کو

ای پری رو کیا چمک کملا رہی ہی ناک مین — اختر تابندہ کہنا چاہیی اس کیل کو

عشق مین اکثر بنی آدم نی کین خون ریزیان — مار ڈالا کسطرح قابیل نی ہابیل کو

دوسرا مجسبا ہوئی گا کوی مشتاق مرگ — نزع مین عیسی سمجہتا ہون مین عزرائیل کو

کون ہی خوش رو نی پائی ہی تیرہ کی بدن — حسن کی سانچے مین ڈہالا ہی تمہاری ڈیل کو

اوس کامل کی الفت دل مین ہٹتی ہی نہیں — جسکی حسن پاک سی اک عشق ہی جبریل کو

سر برہنہ ہون تو ای داغ جنون کچہ غم نہیں — فوق ہی زرین کلاہون پر بہی اس مندیل کو

سوچ کر رکہنا قدم عاشق دیار عشق مین
دخل دینا اس جگہہ اچہا نہیں تعجیل کو

تعریف کچہ کرو مین خطا گر معاف ہو — تم بیوفا ہو شوخ ہو وعدہ خلاف ہو

خوش آئی کیا مجہی ستا بانکی روشنی — آنکہون کی سامنی جو تیرا رخ صاف ہو

دیوانہ اک پری کی محبت نی کر دیا — ٹکراون سر گذر جو سوی کوہ قاف ہو

اصرار وصل پر ہی ہنسکر دیا جواب — جامی سی نکلی پڑتی ہو کیا خوش غلاف ہو

حسرت یہ ہی کہ سینی سی سینہ ملی تیری — رخسار سی ملا ہوا رخسار صاف ہو

صدقی اوتاری نافہ غزال ختن ابہی — ایجان جان عیان جو تیرا خال ناف ہو

کیون منہ پہرائی بیٹہی ہو آ گلی لگو — لو اب جو کچہ قصور کیا ہو معاف ہو

کینی سی جو بری ہو وہ سینہ ہی آفتاب — آئینہ ہی وہ دل جو کدورت سی صاف ہو

کس طرح دلکو آئی کسی بات کا یقین — قول و قسم مین یار کی جب اختلاف ہو

تا چند رات دن کی یہ وعدہ خلافیان — اقرار مجہسی وصل کا اب صاف صاف ہو

اوس بت کی گہر کی گرد پہرو وصل کی شتاب

عاشق تمہاری دل مین جو شوق طواف ہو

ہی بہت شوق شکار اوس شہرہ آفاق کو
تیر مژگان کا ہدف سمجھے دل مشتاق کو

شوق دونا بڑھ گیا سنکر تیری اخلاق کو
صبر کی طاقت نہین اب اس دل مشتاق کو

دیجئے اب سکا جو دعوی ہو کسی مشتاق کو
آسمان مینی کیا ہی اس زمین شاق کو

بلبلین بھولین غزلخوانی خزان نی آکی آہ
کردیا ابتر کتاب گل کے حب اوراق کو

رنگ اوڑ جاے ابھی کیونکر شمع کا فانوس مین
پانچی مین دیکہہ کر اوس گوری گوری ساق کو

منتظر ہی نرگس شہلا تمہاری باغ مین
یہ سیہ آنکھین وہ کہاوہ جہلکی اوس مشتاق کو

دیئے اس محراب ابروسی کبہی مین نے مثال
حسن سے خالی سمجھ کر ماہ نو کی طاق کو

مرہی جائیگا نہ اس گیسو کو اے دل چھیڑنا
زہر کر دیتا ہی یہ مار سیہ تریاق کو

ای صنم یہ چہرہ رنگین ہی یا گلزار ہی
دیکھتا ہون مین بہار قدرت خلاق کو

رحم کیا لیلے کو آتا حال زار قیس پر
کیا وہ نادان تہی لگاتی منہہ جو الیقاق کو

کیونکر ای عاشق توکل پر نہو تکیہ میرا
رازق عالم سمجھتا ہون مین اوس رزاق کو

گئی جب باوس کی ہجر مین ہم سیر گلشن کو
جلایا سوز برق آہ نی ہم لوگون نے خرمن کو

اوٹھا دی نی پری پیکر نقاب روی روشن کو
لگا دی شعلہ عارض سے جلکر آگ گلشن کو

مسی ملکر وہ رشک گل گیا جب سیر گلشن کو
چھپاتے اپنا مونہہ تو نین دیکھا ہی سوسن کو

کہینچے کیونکر نہ تیری سمت یہ ہر بار اپنا دل
محبت ہی تیری خنجر سی ظالم میری گردن کو

چھپر تنی دیکھین جو اوس گل کی کبہی سنگ زنی
یقین ہی ہو نہ جائین بلبلین شاخ نشیمن کو

بہار آتی ہی ایسا زور بخشا ہمکو وحشت نی
چلے سوی بیابان توڑ کر زنجیر آہن کو

صدائین رقص مین جب گھنگرونکی اوسکی سنتی ہین
زمین پر مطربان چین ٹپکتی ہین اپنی گن کو

کبہی گر فاتحہ پڑہنی کو وہ خورشید وش آیا
بنایا حسن نی سنگ ستارہ سنگ مدفن کو

مجھی کیا ہوش ہو عاشق ہین وہ بدمستِ مئے کش ہون
جنون مین بھی جھوڑا ہاتھ سے شیشی کی گردنکو

تڑپنا اپنی بسمل کا میری جان دیکھتے جاؤ
گجی کرتی ہین پھر ابرو و مژگان دیکھتی جاؤ
غمِ فرقت مین جوشِ چشمِ گریان دیکھتی جاؤ
ذرا اٹھ و میری مرنیکا سامان دیکھتی جاؤ
کہان جاتی ہو مجھکو خون مین غلطان دیکھتی جاؤ
چمن شاداب ہین غنچے ہین خندان دیکھتی جاؤ
جفائی عشق گیسو ہی پریشان دیکھتی جاؤ
نہ تڑپو سو ہوائی لف شبکو نکی گیر قرار
قریبِ مرگ ہون ہونٹون پہ جان آئی ہی دمِ رفتن
جو پھر فاتحہ یہان تک نہین آتی نہ آؤ تم
صدہا روگی جو تم داغِ جگر یہان دیکھ پھر کیگا
نہ بتخانہ مین جی لگتا ہی اک ساعت نہ کعبہ مین
دیکھا کر چہرہ گلگون چلی ہنستی ہوئی تم تو
تمہاری ایک تیغِ ناز نی لاکھونکو مارا ہے
تمہاری رہگذر مین ہر قدم پر دل ہین افتادہ
سرِ شوریدہ اس کوچہ مین ٹکراتا پھرا ہون مین
خدا کیواسطے پھیرو نہ منہ گر ذبح کرتے ہو
جنون درپیش ہی اے وحشی یکی چاہیے الو
قریب آکر کہان جاتی ہو یہ شب مجھپہ بھاری ہے

جو آئی ہو تو لطفِ عیدِ قربان دیکھتی جا
ہماری قتل کے ہوتی ہین سامان دیکھتی جاؤ
جو آنکھون نے نہ دیکھا ہو وہ طوفان دیکھتی جاؤ
فراقِ جسم و جان اک دم میری جان دیکھتی جاؤ
زمین پر بھی شفق پھولی ہی جانان دیکھتی جاؤ
عجب جوبن پہ ہی سیرِ گلستان دیکھتی جاؤ
دکھائی جو شبِ یلدای ہجران دیکھتی جاؤ
اندھیری رات مین جو اب پشیمان دیکھتی جاؤ
مریضِ غم کو ای عیسی ویران دیکھتی جاؤ
ذرا مڑکر سوی گورِ غریبان دیکھتی جاؤ
میری تنہائی اے شمعِ شبستان دیکھتی جاؤ
میری وحشت کو ای گبر و مسلمان دیکھتی جاؤ
اوڑا جاتا ہی یہان رنگِ گلستان دیکھتی جاؤ
ٹھہر کر جانبِ گنجِ شہیدان دیکھتے جاؤ
ذرا جھپک جھپک کے ای سروِ خرامان دیکھتی جاؤ
ہر اک دیوار و در ہی خون سی افشان دیکھتی جاؤ
میری حسرت تہِ شمشیرِ بران دیکھتی جاؤ
نئی ہر روز اب کوہ و بیابان دیکھتی جاؤ
مجھی بھی اک نظر ای ماہِ تابان دیکھتی جاؤ

اوترتی ہین تیرے مجرے کو جسدم تخت پریون کے
گرفتار خم گیسو ہیرا دل بھی ہی مدت سے
ہمین کیا اگ ہین دیکھو انتہاری جا رہے ہی

ہر اک کہتا ہی دربار سلیمان دیکھتی جاؤ
مجھے بھی خاک پی غلطان و بیجان دیکھتی جاؤ
گلو نکی بھی تو ہین ٹکرے گریبان دیکھتی جاؤ

نہ لو عاشق دہن سی قبل بوسہ دی وشن کا
حلب تو جاؤ گے پہلے بدخشان دیکھتے جاؤ

ردیف ہای ہوز

جو پوچھتا ہی دل بھی ترا ہی جگر کی ساتھ
پھرتا ہی پھر یہ دل اوسی بیداد گر کی ساتھ
برسون دشت و کوہ مین پانیکی ہو کے
اندوہ و درد و صدمہ و رنج و غم و الم
لوٹون مین کھول کھول کی دل و لت صبا
ہر روز مفسدہ ہی لڑائی ہی رنج ہی
یہ چھپی قفس مین میرے بی جہت ہین
پیری مین صاف دیتی ہین اعضا نی تن جواب
وہ بدگمان ہون کہ اوسی دیکھی خط شوق
دل مین ہوا بھری ہی اوس گل کو دیکھ کر
اے دل نہ کیجیو عمر دو روزہ کا اعتبار
جب تک ہی زیست زلف کا سودا نہ جائیگا
ملتی نہ ملتی آپ کو خیر اختیار ہے
دیکھا نہین مگر مجھی وہ نہ کا عشق ہی

کہتا ہون مین وہ ہی وہی شک قمر کی ساتھ
زخمی کلیجے ہوتی ہین جسکی نظر کی ساتھ
برسی یہ چشم تر جو کبھی بر تر کے ساتھ
یہ سب مصیبتین ہوئین پیدا بشر کی ساتھ
سوتا ہوا ایک شب اگر اوس سیمبر کی ساتھ
دل بھی لگایا ہمنی تو کس فتنہ گر کی ساتھ
بو گل کی آگئی ہی نسیم سحر کی ساتھ
کھٹکے ہزار ہین شجر بارور کی ساتھ
تا کوی یار خود مین گیا نامہ بر کی ساتھ
پر ہون تو اوڑ کے جاؤن نسیم سحر کی ساتھ
چھوٹی ہین ایکدم مین یہان عمر بھر کی ساتھ
داغ جنون ہمیشہ رہا میرے سر کی ساتھ
کیجی مگر نہ ترک ملاقات شر کی ساتھ
مرح دہن بھی چاہیے وصف کمر کی ساتھ

صیاد موت ہی یہہ اسیری بہار مین — گردن بھی کاٹ ڈال میری بال و پر کی ساتھہ
مضمون طبعزاد ہی یون عشق ہی مجھے — جیسے پدر کو ہوتی ہی الفت پسر کی ساتھہ

عاشق سدا خدا سی یہی ہی دعا میری
محشور ہون مین حشر کو خیر البشر کی ساتھہ

ہوئے اگر نہ آپ کو ہمسے ملال کچھہ — خلوت مین چل کی عرض کرین اپنا حال کچھہ
ہوگا زوال ماہ کو اوس رخ کی سامنے — کامل جو ہو گیا تو نہین یہہ کمال کچھہ
دل عاشقونکی پیستی جاتی ہو پاؤن سے — صاحب تمہاری سب سے نرالی ہی چال کچھہ
دینی مین ایک بوسہ کی نقصان ہی کیا بھلا — میلی تو ہو نہ جائینگے صاحب کے گال کچھہ
تشبیہ تیری چشم سی کیونکر مین دون اونہین — نسبت نہین اون آنکھونسی تجکو غزال کچھہ
صحبت مین کسکی تمنی کیا شغل ہی کئے — ہین گوری گوری گال جو یہہ لال لال کچھہ
کہتے ہین دیکھو چاند ہی ابر سیاہ مین — آئی ہین رخ پہ اوڑکے ہوا سی جو بال کچھہ
صحرا مین بھی پہونچکی یقین ہی نہ جی لگے — وحشت بہت ہی دلکو میری ابکی سال کچھہ
صاحب جہان مین اور بھی ہین سیکڑون حسین — اک آپ ہی نہین ہین فقط بیمثال کچھہ
کہتے ہی دوستونکی ملی ہو تو سچ کہو — ابتو تمہاری دل مین نہین ہی ملال کچھہ
غفلت یہ اپنی جانے والی سے واہ جی — ہم مر رہی ہین اور نہین تمکو خیال کچھہ

لب خشک کیون ہین چہرہ ہی کیون زرد کیا سبب
عاشق کہو تو اپنی ذرا دل کا حال کچھہ

بھلا ہو تیرا ای ساقی رہی آباد میخانہ — مئے گلرنگ سی بھر دی فقیرونکا بھی پیمانہ
برای سیر آئیگا چمن مین جب وہ جانانہ — گلو تم بھول جاؤگی یہہ سارا اپنا اترانہ
کہون کیا تجھسے ای زاہد میں مشرف ہی رندانہ — کبھی جاتا ہون کعبہ کو کبھی ہین سوی بتخانہ
خدا جانی یہہ آتش کسی کھوئی گی دیوانہ — منگایا ہی پھر آئینہ طلب ہوتا ہی پھر شانہ

لب نازک کا بوسہ دیکی مجکو وصل کی شب مین — غضب ہے منہہ چھپا لینا قیامت ہی یہہ شرمانہ

چھوا گیسوی پیچانکو جو مینی ہنس کے وہ بولے — قضا کیون آئی ہی تیری ہوا ہے کیون تو دیوانہ

یونہین سیر ہی دل اوس شیرین و پر تصدق ہے — نثار شمع ہو کر جسطرح جلتا ہی پروانہ

میرا ہی قصد ہی صحرانوردی کا مبارک ہو — کوئی کہدی یہہ مجنون سے کہ اور آتا ہی دیوانہ

الٰہی خیر ہو پہر دامن و جیب گریبان کی — گئی دل سے نظر پہر خواب مین آتا ہی دیوانہ

سوال بوسۂ لب پر نہ کیونکر سہہ پہر آئین وہ — میری عادت فقیرانہ مزاج اونکا امیرانہ

میری اور آپ کی الفت ہی یون مشہور عالم مین — زبان زد جسطرح ہی لیلی و مجنون کا افسانہ

پئی جاؤن یونہین ساغر پہ ساغر وہ شرابی ہون — ہٹاؤن نہ دم بہر گر لگا دون منہہ سے پیمانہ

پسند آئی ہی کیون عاشق مزاجونکو بیاں عاشق
کلام اپنا ہی رندانہ غزل اپنی ہی مستانہ

کیون نہ دیکھون وہ رخ سمجھکر آئینہ — دیکھتا ہی آدمی ہر صبح اوٹھکر آئینہ

سونگھ لے گر بوی گیسوی معنبر آئینہ — ہی یقین ہوی ابہی سارا معطر آئینہ

اپنی موجد کا ہوا پہلے ہی ہمسر آئینہ — خود ہوئی حیرت سکندر کو بنا کر آئینہ

دیکھ لے گر یار کا روی منور آئینہ — ہی یقین میری طرح ہو جائی ششدر آئینہ

خود نمائی ہی جو منظور نظر ہر آئینہ — دیکھتے ہین حسن وہ زانو پہ رکھکر آئینہ

سامنے انکے رہی کیونکر نہ پردہ در آئینہ — دولت حسن بتان سے ہی تونگر آئینہ

فرق اسمین کیا ہی دیکھا ہی مہ پیکر آئینہ — سینہ تیرا آئینہ ہی روی انور آئینہ

ہو گیا نقش فنا رکھکر سکندر آئینہ — بزم عالم مین ہی کیونکر کہ ششدر آئینہ

جان جان بجلی گراتا ہی دل عشاق پر — دیکھنا وہ آپ کا ہر بار ہنسکر آئینہ

حاضر و غائب برابر ایک حالت چاہیی — لطف اسمین کیا ہو اگر صاف منہہ پر آئینہ

ہین بہت نازک گل رخسار جانان سے کہیں — بوسہ لینا چاہیی رکھکر برابر آئینہ

دل پہ اوسکے یون غبار آتا ہی آگے سے گرم / بھاپ سے جسطرح ہوتا ہی مکدر آئینہ

ہونگے جب مصروف آرایش وہ تب دیکھینگے ہم / آئینہ کے سامنے اک اور رکھکر آئینہ

اپنی قامت کی جو رعنائی کا ہی اونکو خیال / دیکھتے ہین بیٹھکر زیر صنوبر آئینہ

کونسا اب مہ لقا دیکھیگا ہمین اپنی شکل / کیون ہوا جاتا ہی یہان جامہ سے باہر آئینہ

شیفتہ وہ آپ اپنی حسن پر ہین اندنون / دیکھو پیچین ڈھونڈھتے پھرتے ہین گھر گھر آئینہ

اسکو بھی آجائیگا جسدن خیال زلف یار / ٹکری کر ڈالیگا اپنا سر ٹیک کر آئینہ

محو خود بینی ہی وہ یہان ہو رہا ہون فکر مین / میری حق مین بن گیا ہی آج خنجر آئینہ

وصل کی شب ہو چکی وقت طلوع صبح ہے / ابتو رکھدے ہاتھ سے ای ماہ پیکر آئینہ

وصل کا سایل ہوا عاشق تو یہہ بولا وہ شوخ / دیکھیے تو اپنی صورت آپ لیکر آئینہ

ردیف یای منقوطہ

دیوانہ ہو نہین عشق مین اک رشک پری کے / ہین قاف مین شہرے میری آشفتہ سری کے

چرچے ہین پرستان مین تیرے جلوہ گری کی / صورت تو ہی انسانکی جھگڑے ہین پری کے

کیا وصف کرین حسن کا اوس رشک پری کی / پر جلتے ہین یہان طایر ذہن بشری کے

اب وصل ہی عالم مین ہون مین بیخبری کے / دیوانی کو نیند آئی ہی سایی مین پری کے

دیکھی جو کبھی رقص کو اوس رشک پری کی / پنجے نہ زمین پر سے اوٹھین کبک دری کے

انداز تیری چال کا دیکھین جو کسی دن / طاؤس کہین ہوش اوڑین کبک دری کے

کچھہ آہوی صحرا ہی نہین چشم پہ مایل / جیتے ہی ہین عاشق تیری نازک کمری کے

تصویر مین عاجز ہین یہ مانی و بہزاد / کہتے ہین کہ صدقے تیری نازک کمری کی

دامن سے ہوا سلسلہ چاک گریبان / ہین دست جنون ڈھنگ نئی جامہ دری کے

احوال عدم کا ابھی کھلجائیگا سب پر
مضمون جو بندھین گی تیری نازک کمر کے

بیجا نہین بلبل کا یہ کہنا یہ قفس مین
بو گل کی ہی جھونکو نہین نسیم سحری کے

روتا ہون مین لخت جگر آنکھون سے دامن مین
جاتا ہی نیا قافلہ رستی سے تری کے

سوتی ہین مہ رخسار یہ کھولے ہوی زلفین
جھونکی نہ ادہر آئین نسیم سحری کے

مہمان ہون کوی دم کا یہ ہنستی نہین افسوس
پروانی ابھی گرد ہین شمع سحری کے

جان جسم سی نکلی شب فرقت مین تڑپ کر
ہمدم نہ اوٹھائی گئے درد جگری کے

ہین یاد مین نخل قد جانانکی جو رویا
دھوکی ہوئی اشکون یہ عقیق شجری کے

پوچھا بھی نہ اوسنے کبھی آنی کا تو کیا ذکر
قابل ہین ہم ای آہ تیری بی اثری کے

کیا انفس چند کا پیری مین بہروسا
دیوانون یہ جھونکے ہین نسیم سحری کے

عاشق یہ کہے کوئی کہ آتا ہی وہ درد
مشتاق میرے کان ہین اس خوشخبری کے

مہ دو ہفتہ تیری جبین ہی ہلال ابروی نازنین ہے
یہ دانہ خال مشک چین ہی کمند گیسوی عنبرین ہے

خطا مین السیاہ اک حسین ہی یہ جمال تابان جبین ہے
ہمین تو ای یار اب یقین ہی کہ تیرا ثانی کہین نہین ہے

دہن ہے اوس گل کا رشک کہہ تر لڑی ہی دانتونکی سلک گوہر
تمنا نہین لب کی اس سے بہتر کہ خاتم حسن کا نگین ہے

وبال اب تو ہوا ہی جینا ہر ایک ساعت ہے اک مہینا
جلائے دیتا ہی داغ سینہ کہ دور ہمسی وہ مہ جبین ہے

ہوا ہی رخ پر جو خال پیدا یہ قلب عاشق کا ہی سویدا
اوسپی یہ حال ہی ہویدا کہ شاعرون مین جو نکتہ بین ہے

دکھا دے اگر جمال اپنا ملادی گالونسی گال اپنا
کھلا دی مجکو اوگال اپنا یہ میرے ہم داغ آتشین ہے

اگر خط شوق اوسکو بھیجون تو گذری کیا نامہ بر یہ مشکل
سدا جو رہتی ہے خون سی گلگون وہ کونی لالہ رکی زمین ہے

بہرا داغ ہین چمن جہان ہمیشہ یہ دل ہی محو فغان ہمیشہ
بہار رہتی ہی یہان ہمیشہ میرے چمن مین خزان نہین ہے

غزل جو عاشق نی یہ سنائی تو شعر گویونسی داد پائی
صدا یہ چار دنظر سنے آئی کہ آفرین ہی صد آفرین ہی

بو زلف عنبریں کی جو اوس شہر تک گئے ‌ ‌ ہر اک کلی سواد ختن کے مہک گئے

گلشن کی بو جو خانہ صیاد تک گئے ‌ ‌ بلبل کی روح کنج قفس مین پھڑک گئے

شب کو جو اوسکے رخ سی دو لائی سرک گئے ‌ ‌ سمجھا یہ مین کہ برق تجلی چمک گئے

جھونکے سے چلے جو صبح کو باد بہار کے ‌ ‌ خوشبوی زلف مشک فشان شام تک گئے

اولٹا نقاب رخ سے جو اوس رشک ماہ نے ‌ ‌ خورشید کی بہی آنکھہ فلک پر جہپک گئے

مسی لگا کے یار نے جو ہنس دیا ‌ ‌ گویا کہ ابر تیرہ مین بجلی چمک گئے

کیا نازنین ہی وہ کہ اوٹھا ٹیک کر جو ہاتہہ ‌ ‌ بل آگیا کمر مین کلائی لچک گئے

مژدہ سنا جو آمد جانان کا وقت نزع ‌ ‌ آنکھون مین آ کے جان ہماری اٹک گئے

ساقی کی یاد نی ہمین رلوائی اشک خون ‌ ‌ مینائی چشم سے می گلگون ٹپک گئے

دریا مین دیکھہ کر تیری آنونکی مچھلیان ‌ ‌ ای بحر حسن اپنی طبیعت پھڑک گئے

سرمہ لگا کے یار نے دیکھا میری طرف ‌ ‌ آنکھونمین صاف تیغ صفاہان چمک گئے

نکلا جو خط کنارہ کشی اوس سے دل نی کی ‌ ‌ کانٹونمین گل کو دیکھہ کے بلبل کھٹک گئے

کیا وجہ بوئی گل جو قفس تک نہ آئی آج ‌ ‌ باد بہار راہ سے شاید بہٹک گئے

جب وہیان آیا ناوک مژگان یار کا ‌ ‌ نشتر کی نوک تہی کہ جگر مین کھٹک گئے

صیاد سے رہا نہ کیا عندلیب کو ‌ ‌ اکثر صبا قفس پہ سر اپنا پٹک گئے

آیا جو بہر فاتحہ عاشق وہ رشک گل ‌ ‌ تربت ہماری پھولونکی بو سی مہک گئے

صدمے ہین درد و غم ہین دل مبتلا کے واسطے ‌ ‌ کیا کیا مصیبتین نہین انسان کے واسطے

آئی بہار جوش جنون مین چلی ہین ہم ‌ ‌ گلگشت لالہ زار بیابان کیواسطے

دندان و لب کے سامنے تیری نہین فروغ ‌ ‌ الماس لعل و گوہر و مرجان کیواسطے

کسکو قرار آیا حسینونکے ہجر مین ‌ ‌ گریان ہی چاہ یوسف کنعان کیواسطے

دلکو ہوائی کوئی صنم ہی پھر اندنون
پھرون بیقرار سیر گلستان کیواسطے

بیوجہہ کب ہمین ہی تلاش دہان یار
یہہ جستجو ہی چشمۂ حیوان کیواسطے

وحشت مین دوڑتا ہی پہاڑ تہہ خود بخود
ہر ایک بار چاک گریبان کیواسطے

پریان اوٹھائین آکے ہوادار یار کو
تخت ہوا بنائین سلیمان کیواسطے

روئی غم فراق صنم مین مثال ابر
بہتر یہی ہی دیدۂ گریان کیواسطے

اون انکھڑیونکا کشتہ ہون خاک اپنی ای صبا
سرمہ بنی گی چشم غزالان کیواسطے

عاشق کہان تلک مین کرون انتظار صبح
کچھہ انتہا بھی ہے شب ہجران کیواسطے

جل کے وہ خاک ہو جو محفل جانان دیکھی
کب ہی النسان مین یہہ رت کہ پریشان دیکھی

بلبل باغ جو اوسکا رخ تابان دیکھی
ہی یقین پھر نہ کبھی سوی گلستان دیکھی

گل جو بکھری ہوی وہ گیسوی پیچان دیکھی
رات بھر ہمنے عجب خواب پریشان دیکھی

پار تلوون کی سر خار مغیلان دیکھے
ای جنون تیری بدولت یہہ بیابان دیکھی

سیکڑون ہمنے بھی ہین گور النسان دیکھے
پر نہ یہہ لب کبھی دیکھی نہ یہہ دندان دیکھے

اشک کیطرح نگاہونسی گری عقد گہر
جوہری گر تری سلک در دندان دیکھی

بحر عالم مین ہی مانند حباب سر آب
آپ کو چشم حقیقت سی جو النسان دیکھی

دل تڑپتا ہی قفس باغ مین بلبل صیاد
کہ یہہ بلبل بھی بہار چمنستان دیکھی

جل رہا ہون تیری دیکھنے کو ای حسرت وصل
کس مین طاقت ہی جو داغ غم ہجران دیکھی

ملگئی قلزم افلاک سی انسوؤن کے موج
نوح کسطرح ہی میرے اشک کا طوفان دیکھی

قفس تنگ مین پر کاٹ کی چھوڑا ہمکو
ظلم صیاد کے ای بلبل نالان دیکھی

عاشق زار بھی مشتاق زیارت ہی کریم
جلد جاکر یہہ مزار شہ ذیشان دیکھے

دم بھر دل بیتاب کو راحت نہین ہوتی ۔ مرتا ہون کوئی وصل کی صورت نہین ہوتی

اک بوسہ پہ بھرون ہی ہا کرتی ہی تکرار ۔ وہ کونسی ہی بات کہ حجت نہین ہوتی

ظالم ہین جفا کار ہین بی مہر و وفا ہین ۔ معشوقون مین سچ ہی کہ محبت نہین ہوتی

کیا محو جمال رخ دلبر ہے میرا دل ۔ تلوارین ہی کہاتی ہین اذیت نہین ہوتی

مدت سے جو ہون ساکن صحرای جنون مین ۔ اب مجھسے غزالونکو بھی وحشت نہین ہوتی

موت اوسکی ہی جس پر یہ بلا عشق کی آئے ۔ بی جان دیے غمسے فراغت نہین ہوتی

بیمار محبت کو بجز شربت دیدار ۔ عیسی بھی معالج ہو تو صحت نہین ہوتی

بیکار ہی عاشق یہہ عبادت یہہ ریاضت
بی حب علی دین کی عزت نہین ہوتی

رخ ترا یاسمن سے بہتر ہے ۔ تن کی خوشبو چمن سے بہتر ہے

لب عقیق یمن سے بہتر ہے ۔ زلف مشکین ختن سے بہتر ہے

حسن کس کا چمن مین دیکھون مین ۔ کون اوس گلبدن سے بہتر ہے

مر گیا ہون مین دشت غربت مین ۔ خاک صحرا کفن سے بہتر ہے

چوکڑی بھولتی ہی مردم سے ۔ چشم جانان ہرن سے بہتر ہے

ای جنون رشک گل ہین یہانکی خار ۔ مجکو صحرا چمن سے بہتر ہے

کج کلاہی مین بھی ہی نوک مگر ۔ سادگی بانکپن سے بہتر ہے

کیا کروگے لگاکے عطر عروس ۔ تم مین خوشبو دلہن سے بہتر ہے

نکتہ چینونکے سامنے عاشق
یہہ خموشی سخن سے بہتر ہے

لاکہ ڈھونڈھیگی کبھی پائیگا نہ صیاد مجھے ۔ ہون وہ بلبل کہ چھپای ہین پر او مجھے

مجھسے شکوہ نہین کچھ اے ستم ایجاد مجھے ۔ دیکھ پچھتائیگا کیون کرتا ہی برباد مجھے

بن تیری خار ہین گل و ستم ایجاد مجہی
صوت دار نظر آتا ہی شمشاد مجہے

خون روتا ہون جب آتی ہین وہ لب یاد مجہی
نہین ای جوش جنون حاجت فصاد مجہی

میری مرجانی کی پہلی او نہین پروا تہو نے
آکی اب قبر پہ روتی ہین پریزاد مجہے

دل ہی شاید کہ مین بہولا نہین فرقت مین کبہی
گیسوے رخ کی ہی شام و سحر یاد مجہے

ہنس کے فرماتی ہین کہنا نہ کسی سی اسکو
بوسہ لب جو کبہی ہوتا ہے امداد مجہے

اسقدر جوش محبت نے کیا دیوانہ
بیڑیان لاتے ہین پہنانی کو حداد مجہے

دیکہہ لے سیر تڑپنی کی میری او راکدم
ینچان کر کے کہان جاتا ہی جلاد مجہی

بیڑیون سی تو یہ وحشت نہ کبہی جائیگی
ای جنون چاہیے ہے اب خانۂ فولاد مجہے

دل سی محبور ہون کیونکر نہ جدا ہون تجہسے
ای صنم تیری محبت ہے خداداد مجہی

مجہہ مین طاقت ابہی اڑنیکی نہین ہے صیاد
بال و پر نکلین تو کر دیجیو آزاد مجہے

نہ تو پرواز کی طاقت نہ ہوس گلشن کے
تور ہا کرتا ہی کسوقت مین صیاد مجہے

اب بہت ہند مین گہبراتا ہی دل عاشق کا
یا حسین ابن علی جلد کرو یاد مجہے

ہی مدت سے لینے بوسہ لب کی طلب مجہے
کافر خدا کیواسطے ترسا نہ اب مجہی

شکوہ نہ پہلے تہا نہ گلہ تمسے اب مجہی
جو جو کرو گی ظلم گوارا ہی سب مجہی

آتا ہی چین یہان تیری فرقت مین کب مجہے
ای چاند تاری گنتی ہین کٹتی ہی شب مجہے

دکہلا کی رخ وہ ملنے لگتے ہین مجہسی ای امیر
آیا بہت پسند یہہ حسن طلب مجہے

ای وای جب نہ قابل پرواز مین رہا
صیاد نی قفس سے نکالا ہی تب مجہی

لٹکائی رخ پہ گیسوی مشکین جو یار نے
آیا نظر ختن کے برابر حلب مجہی

پرسش ضرور ہوئی گی اس خونکی حشر مین
پہر خدا نہ قتل کرو بی سبب مجہی

فریاد ہی کبہی کبہی زاری کبہی فغان
کیا کیا تعب دکہاتی ہی فرقت کی شب مجہے

عاشق تمام عمر ہوی عاشقی مین صرف
لیکن نہ آیا دل اسکے لگانیکا ڈہنگ مجھے

قتل ہمکو نہ بخیط سے کیجے
جان جاتی ہے کچھ دوا کیجے

جس قدر چاہیے جفا کیجے
عاشقی بد بلا ہے کیا کیجے

رحم کیجے ہمارے رونے پر
نہ رقیبون سے یون ہنسا کیجے

وصل گر آپ کو نہیں منظور
دل ہمارا ہمین عطا کیجے

ہے بہت اسکو آج کل وحشت
چشم بیمار کے دوا کیجے

ظلم ہمپر ہمارے دل نے کیا
منہ سے شکوہ کسی کا کیا کیجے

خود بخود دل مرا تڑپتا ہے
چین آئے اسے دعا کیجے

آشنا نے تو بیوفائی کے
اب کسی اپنا آشنا کیجے

خون بہا آپ سے نہ مانگونگا
سر میرا شوق سے جدا کیجے

خون ہو جائینگے ہزارونکے
نہ حنا ہاتہ مین ملا کیجے

ہی یہ عاشق بہی وصل کا مشتاق
گاہی ملا ہے تو یہان رہا کیجے

آتی ہی جان دیکہ کے تصویر یار کے
مردیکو زندہ کرتی ہی تقریر یار کے

سودا ہوا ہی دیکہ کے تصویر یار کے
زنجیر پا ہی زلف گرہ گیر یار کے

لی آئی نامہ بر جو خط شوق بعد مرگ
رکہدیجو میری قبر پہ تحریر یار کے

شاید کیا ہی قتل کسی بی گناہ کو
ڈوبی ہی آج خون مین جو شمشیر یار کے

لعل مین جو لب مین تو در عدن مین دانت
مشک ختن ہی زلف گرہ گیر یار کے

ہوتا ہی ہم سخن جو وہ ہنس ہنس کے دلفریب
کیا کیا مزی دکہاتی ہی تقریر یار کے

بیمار ہجر ہون مین یہی ہی مرا علاج
دکہلا دو مجکو دور سے تصویر یار کے

سینہ کتاب حسن و لطافت کا ہی ورق
اور جدول طلائی ہی زنجیر یار کے

بر مین کہون مین دل کیطرح اوسکو رات دن
مانی جو کھینچہ سے نمجہے تصویر یار کے

کل سی وہ پہر خفا ہی الٰہی یہ کیا سبب
مجہسے تو کچہ ہوی نہین تقصیر یار کے

اک دم ہی بہولتی نہین مکوت وہ چاندنی
پہرتی ہی میرے سامنے تصویر یار کے

عاشق نصیب ہی مین نہین دولت وصال
اپنی نہ کچہ خطا ہے نہ تقصیر یار کے

نہ جای کیون نہ بلبل رنگینی سخن سے
جہڑتے ہین پہول ہردم گویا مرے دہن سے

چہوٹی گا دل نہ دام گیسوی پرشکن سے
کیا کم ہی اسکا پہندا کچہ حلقہ رسن سے

جب قفس مین اوٹہایا ہاتہہ اوسنی بانک پن سے
ہونٹونپہ آن پہونچی عاشق کی جان تن سے

تاثیر عشق کامل اوسدم کہلی سبہون پر
دریا مین گر کے شیرین لپٹی جو کوہ کن سے

شرماتی کسلیے ہو ہے وصال مین تم
بہر خدا اللہ و صاحب ہن دہن سے

جائی گی جان آخر اسمی کی آرزو مین
مشکل بہت ہی پینا پانی چہ ذقن سے

صیاد دام لیکر گلشن مین آن پہونچا
جائی گی اب نکل کر بلبل کہان چمن سے

اس مہ کدہ کی عکس ضو سی جلتا ہی مہر گردون
کہتا ہی عقد پروین بازو کی نورتن سے

اک جان تہی سو وہ بہی عشق بتان مین گئی
شکر خدا کہ اب ہم چہوٹے غم و محن سے

دانتونمین جو چمک ہی پہر وہ کہان پائی
تشبیہ دین کیونکر انکو در عدن سے

جاتا ہون ہاتہہ خالی ہستی سی مین عدم کو
ہاتہونکو رکہیو باہر بہر خدا کفن سے

بو زلف عنبرین کی پائی گا مشک نافہ
دل اپنا چاک کرنے نکلا ہی کیون ختن سے

شب کو جو پائی مسی و مسنی جو لعل لب
ثابت ہوئی کہ اوٹہی کالی گہٹا مین سے

ای گل تیری قبا کو سونگہی کوئی تو غش ہو
بو اسکی بڑہ گئی ہی یوسف کے پیرہن سے

سرخی سے اُن لبونکی نسبت نہین کچہہ کسکو
خفت اوٹھانے آئی کیون لعل یمن مین

نلی تہی لب پہ اوسدم اور ہاتہہ تہی جگر پر
دل کہو کی اوٹہی عاشق جب اوسکی انجمن مین

دم نہین لیتا غضب بیتاب ہے
دل یہ پہلو مین ہی یا سیماب ہے

عالمِ غربت مین دل بیتاب ہے
سخت رنج دوری احباب ہے

آہ وہ کالی بلا ہے شام ہجر
صبح کا زہرہ ہی جس سے آب ہے

تیری چہری کے چمک ای شعلہ رو
غیرت خورشید عالمتاب ہے

کسکے لعل لب کا دہیان آیا کہ آج
اشک جو ہی قطرۂ خوںناب ہے

زندگی و مرگ مین اتنا ہے فرق
یہ تو بیداری ہی اور وہ خواب ہے

ہی شکم یا نور کا دریا ہے یہ
ناف ہی یا حلقۂ گرداب ہے

بوسہ لیلون گا لب رنگین کا مین
اب تحمل ہے نہ دلکو تاب ہے

نرگسِ شہلا ہے یہ چشم سیاہ
عارض رنگین گل شاداب ہے

سیر کو دریا کے چل ای بحر حسن
نشۂ می ہی شبِ مہتاب ہے

شب کی شب ہی وصل عاشق یار سے
صبح ہوتی ہے یہ صحبت خواب سے

خوشبو اوڑی جہان مین جو گیسوی یار کے
مٹی خراب ہو گئے مشک تتار کے

تصویر دیکہہ لے جو میری گلعذار کے
رنگت بدل گئی چمن روزگار کے

فصل جنون مین سیر کرین لالہ زار کے
رہ جاے آرزو نہ دل داغدار کے

کوچی مین اوسنی اپنی جگہہ دی مزار کے
مٹی ہوی خراب نہ مجہہ خاکسار کے

دیکہی اگر لڑی در دندان یار کے
مٹ جاے آبرو گہر آبدار کے

گردون پہ یون چہپا کے اوڑا لیگئی ہوا
دیکہی کسینی شکل نہ میری غبار کے

رہنی دیا کوئی نہ کف پا مین آبلہ
تیزی مین کس زبان سے کہون نوک خار کے

اوس غنچہ لب کو کیون نہ رقیبون سی انس ہو
گل ہی ہمیشہ رہتا ہی صحبت مین خار کے

بوی وفا رہی نہ کسی گلعذار مین
بدلی ہی کیا ہوا چمن روزگار کے

خورشید کو مین کیا تیری رخ سے مثال دون
ہی روشنی مین فرق کہین نور و نار کے

تڑپی زمین پہ ماہی بی آب جسطرح
فرقت مین ہی یہ شکل دل بیقرار کے

لیچل اودہر اوڑا کی میری خاک ای صبا
دل مین ہے مر بہری ہی ہوا کوی یار کے

تو نے بہی آنکہہ سی کبھی دیکہا ہی تیس بار
نرگس تجہی قسم سے ہے میری انتظار کے

پہولون نہین سماتی ہی گلشن مین عندلیب
آمد سنی ہے جب سے خزان مین بہار کے

وہ گل جو باہین پیار سے گردن مین ڈالدی
حاجت نہووے پہر ہمین پہولونکی ہار کے

دم قمریون کے آج گلستان مین گہٹ گئی
پہنچتی کبھی جو سرو پہ اوس گل نی دار کے

ای ترک خود پہ تو ہمتین ہی سبکو صید کر
خواہش اگر ہی طائر دل کی شکار کے

دیکھی ہو خواب مین بہی جسنی خزان کبھی
بلبل تلاش ہی مجہی اوس گلعذار کے

عاشق مین خاک اوڑاتا ہون صحرا کی رات دن
آبادی یاد آتی ہی جب کوی یار کے

وحشت دل ہی لطف صحرا ہے
نشہ می ہی سیر دریا ہے

کون مرتا ہے کون جیتا ہے
ای پری تجھکو کچہ بہی پروا ہے

کیون نہ غیرت ولنسی مین جلوون کہ تمہین
اولنسی خلوت ہی ہے ہمسے پردا ہے

ای پری تیرے کان کا بالا
کہین نکلے سے ضو مین بالا ہی

دیکھیی کب رہائی ہوتی ہے
ابتو دل گیسوون مین اولجھا ہے

جب سے دیکھا ہے تیر مژگان کو
دل مین کانٹا سا اک کھٹکا ہے

پابرہنہ پہرے اسیر ہوئے
دل لگانے کا یہ نتیجا ہے

گل تو دل چمن سی لیگئی صاحب — پہر کہو آج کیا ارادا ہی
ہم گلا کاٹتی ہین تم پر آج — آسکی دیکہو نیا تماشا ہی
چشم نرگس جو رہ گئی حیران — شاید آنکہون کو تیری دیکہا ہی
کم نہوگا کبہی جنون اوس کا — تیری زلفون کا جسکو سودا ہی
چہوڑ ہمکو بہار مین صیاد — جب خزان آئی پہر مزا کیا ہی

وصل کی شب مین اپنی عاشق سی
اتنی تکرار تمکو بیجا ہی

جلوہ گر گور غریبان پہ جو دلبر ہو جائی — ہی یقین عالم ارواح مین محشر ہو جائی
کبہی بی پردہ جو اوس کا رخ انور ہو جائی — چرخ پر مہر جہانتاب بہی ششدر ہو جائی
ای پری سایہ ترا اوسپہ جو دمبہر ہو جائی — پہر تو عاشق بہی سلیمان کی برابر ہو جائی
دیکہ لی گر تیری ابرو تو ہو کاہیدہ ہلال — بدر دیکہی رخ روشن کو تو ششدر ہو جائی
راستی اوسنی نہ یہ پائی نہ یہ رعنائی — قد جانانہ سی خجل کیون نہ صنوبر ہو جائی
بار افشان جو چنی چاندسی پیشانی پر — تیغ ابرو مین چمکتا ہوا جوہر ہو جائی
اسی تدبیر مین رہتا ہون شب و روز دلا — وصل اوسکا کسی صورت سی میسر ہو جائی
فاتحہ پڑہنی کو آجا کبہی ای غیرت ماہ — میری تربت بہی کسی طور منور ہو جائی
منع کرتی ہو جو رونیکو مجہی نادان ہو — دل تمہارا اسا کسی ورکا کیونکر ہو جائی
نشئہ مے سی جو دیکہی تیری رخسار کو سرخ — پانی پانی ابہی غیرت سی گل تر ہو جائی
لیچلا ہی سوی جلاد میرا نامۂ شوق — کچہ تعجب نہین گر ذبح کبوتر ہو جائی
شعر پڑہتا ہون تنا گل رخسار مین آج — ہی یقین مثل چمن بزم معطر ہو جائی
میری تربت سی عیان ہلی شرر گرمئی عشق — زرد مرجہا کی نہ کیون پہولونکی چادر ہو جائی

حق سی عاشق یہہ دعا مانگ کہ یارب کریم

حامیٔ روز جزا سبط پیمبر ہوجائے

ابر ہی یار ماہ پیکر ہے
ساقیا وقت دور ساغر ہے

اسقدر جسم اوداس لاغر ہے
گل بہی سینہ پہ میری اتپر ہے

شب سی مہمان وہ ماہ پیکر ہے
آج برج قمر میرا گہر ہے

کیا صفا اوس کا روی انور ہے
آئینہ شرم سی مکدر ہے

دیکہئی کون قتل ہوتا ہے
آج اوسکی کمر مین خنجر ہے

ہی وہ بو زلف عنبرین مین ترے
حس سی سارا امکان معطر ہے

ہچکیان بی سبب نہین آتین
یاد میری اوسے مقرر ہے

کیا ہوا خوش گوار چلتی ہے
ساقیا آج لطف ساغر ہے

آہ بہیجون مین کسطرح خط شوق
نہ تو قاصد نہ کبوتر ہے

طوف کرتا ہون کوئی جانان کا
میری تقدیر مین یہہ چکر ہے

جب سی دیکہا ہی زلف پیچان کو
دل پریشان ہی حال ابتر ہے

ایکدم بہولتی نہین صورت
یاد دندان مین جان لبو نپر ہے

سر میرا شوق سے جدا کیجیے
جو خوشی آپ کی وہ بہتر ہے

صاف کہدی تجہی خدا کی قسم
ای صنم ہمسے کیون مکدر ہے

ہین وہ پر نور عارض جانان
ماہ تابان بہی جس سی ششدر ہے

تیرے ہی سنگ در پہ تکیہ ہے
کب مجہی آرزوی بستر ہے

ایک عالم ہی اوسکا دیوانہ
کوئی حیران ہی کوئی ششدر ہے

کسطرح پہونچی یار تک اوڑکر
طایر دل ہمارا بی پر ہے

مرگیا دیکہہ کر قد جانان
قبر پہ سایۂ صنوبر ہے

فوق ہی سارا ہی خوش جمالون پر
سب مین ذرہ وہ مہر انور ہے

کوئی ہمسر نہیں جہان میں تیرا — حسن کا خاتمہ تجھی پر ہے
ساقیا بادۂ گلابی دے — فصل گل ہے بغل میں دلبر ہے
لوگ کہتے ہیں جسکو اختر صبح — آپ کے کان کا وہ گوہر ہے
تمہی ہو کس طرح دیکھوں منزل عشق — راہ معلوم ہی نہ رہبر ہے
اس سے کسدن دھوان نہیں اوٹھتا — دل سوزان ہے یا کہ مجمر ہے
ہو پرستان یہی جس سے شرمندہ — آج وہ جھمگھٹا میرے گھر ہے
کون سی جا نہیں تو جلوہ نما — تیرا پرتو جہان میں گھر گھر ہے

خوف مرقد عبث ہے ای عاشق
تیری دلمیں ولاے حیدر ہے

سینے میں پھر حرارت داغ جگر ہوئی — پھر آتش فراق بتان شعلہ ور ہوئے
سمجھا نہ میں کہ تیری ترچھی نظر ہوئے — برچھی سی جبکہ دل پہ لگی تب خبر ہوئے
کام آئی کچھ دوا نہ دعا کارگر ہوئی — ہم مر گئے تڑپ کے تب اوسکو خبر ہوئے
کیا جلد رات وصل کی یارب بسر ہوئے — ہونا تھا شام کا کہ یکایک سحر ہوئے
تھی زندگی جو بچ گیا خط دیکے یار کو — گردن نہ وہاں قلم تیری اے نامہ بر ہوئے
چھیڑا کئے وہ وصل کی شب صبح تک مجھے — اوٹھو وہ مرغ بولتا ہے لو سحر ہوئے
کیا جی میں آگئی کہ جو آئے جنازہ پر — تمکو ہمارے مرنیکی کیونکر خبر ہوئے
آنی لگا اوسکی طرف سے پیام وصل — لو آہ بے اثر میری پھر با اثر ہوئے
کیا جانے خون ہوئیگا کس بیگناہ کا — تلوار پھر حضور کے زیب کمر ہوئے
واں سے ہی اے صبا تیرا پھرا اور ہمارا آتا — اوس رشک گل کی زلف پریشان اگر ہوئے
حاضر ہے صید ہونیکو عاشق کا مرغ دل — اوس ترک کو شکار کی خواہش اگر ہوئے
جانیدو جان ذکر گذشتہ کو جانیدو — آؤ گلے لگو کہ نمایان سحر ہوئے

بوسی دی کبھی کبھی ہنسکر لپٹ گئے — کیا کیا شب وصال مزے ہمین بسر ہوئے

اللہ ری عشق گل کہ جب آئی نسیم باغ — نالاں قفس مین بلبل بی بال و پر ہوئے

بسمل ہو کون دیکھیے تیغ نگاہ سے — سرمی کی پہر کشش اوسی مد نظر ہوئے

آنسو تو خوب دیدۂ تر سی نکل چکے — اب رفتہ رفتہ نوبت خون جگر ہوئے

صحرا سی جلد ناقۂ لیلے گذر گیا — مطلق فغان قیس نہ کچہ کارگر ہوئے

کیا نازنین ہے وہ کہ دوشالی کی بوجہہ سے — بوٹا سا قد لچک گیا دوہری کمر ہوئے

چاہا کبھی اسی تو کبھی پیار اوسی کیا
عاشق ہماری عمر اسی مین بسر ہوئے

بہلائیے دل ابروی خمدار سی پہلے — چلیئے رہ جلا دین تلوار سے پہلے

کٹ کٹ گئی حاسد میری گفتار سی پہلے — شمشیر زبان چل گئی تلوار سے پہلی

کہیے نہ سخن بزم مین اغیار سی پہلے — بندہ کا گلا کاٹیے تلوار سے پہلے

سودا ہوا اوس چشم کا دیدار سی پہلے — بیمار ہوی نرگس بیمار سے پہلے

تربت کسی دیوانہ کی یہان ہو گئی اک دن — کہتی ہے یہ کوی سایۂ دیوار سے پہلے

بعد اسکے بیان حالت دل وصل کے دن کیا — آنکہونکو ملونگا قدم یار سے پہلی

جب وصل کے سایل ہوئی اوس سنگ کے پیچھے — انکار ہی سنتی رہی اقرار سے پہلے

بوسونکا بہت شوق ہی ہوگا جو کبھی وصل — ڈہونڈہینگے دہن ہم کمر یار سے پہلی

گہر جائینگی جلدی ہی اگر ہمکو تو جانا — رخسار تو مل لینی دو رخسار سے پہلے

صورت اوسی بعد اسکے دکہایا ہی وہ یوسف — لی لیتا ہی دل اپنی خریدار سے پہلے

مایل ہوا آنکہونپہ نہ رخ پر نہ جبین پر — اولجہا ہی دل گیسوی خمدار سے پہلے

بلبل ہیری ماتم مین نہ تو کر ابہی نالی — کہہ پہول چڑہا قبر پہ منقار سے پہلے

مرغ دل شیدا چمن کوی صنم مین — جاتا ہے سدا بلبل گلزار سے پہلی

مین آج سی ار نہین صحرای جنون مین
سکن تھا پیر اقیس دل افگار سی پہلے

عاشق کبھی دل دینگے تو ہم مہر و وفا کی
لی لین گی قسم اوس بت عیار سی پہلی

اوسکے ابرو کا یہ اشارا ہے
عاشقونکو ہمین نے مارا ہے

رخ پہ کیا خال پیارا پیارا ہے
صاف وہ چاند ہی یہ تارا ہے

ای صنم تیری کان کا موتی
سحر حسن کا ستارہ ہے

برق کا جسپہ ہی گمان سبکو
آتش دل کا اک شرارا ہے

دل مرا لیکے کس ادا سے کہا
اب یہ تیرا نہین ہمارا ہے

کس طرح دوڑ کر لپٹ جاؤن
پیرہن یار نے اوتارا ہے

لاکھون پر اک ڈوبتے دیکھے
بحر الفت کا وہ کنارا ہے

عشقبازی مین صورت فرہاد
جان شیرین کو ہمنے ہارا ہے

اوس سے قاصد زبانی کہنا
دھیان آٹھون پہر تمہارا ہے

اس گلی سے نہ جای گا ھرگز
دل پہ کچھ آپ کا اجارا ہے

دیکھیے کون بیچ مین آئے
زلف کو یار نے سنوارا ہے

ناگوارا ہے ہجر ای عاشق
جان دینا ہمین گوارا ہے

ای فلک ظلم ہی خالی نہین بیداد کوئی
مجھسا صابر ہے نہین تجھسا نہین جلاد کوئی

میرے نالونسی الہا عرش تو بولی یہ ملک
خیر ہو کرتا ہے اللہ ہی فریاد کوئی

رحم لازم ہے پری اپنی ہوا خواہون پر
چاہنے والونکو کرتا نہین برباد کوئی

کھینچ لیجان جہان جسپہ تصدق وہ ہوا
بعد مردن جو کرے مجھکو کبھی یاد کوئی

ای صنم گر نظر آئے تیرے کوچی کی ہوا
نہ کرے سیر ہوس گلشن شداد کوئی

تیغ ابرو کی تصور مین لبون پر دم ہے
تیری صورت کا نہو گا کسی صورت سے جواب
جی مین ہی سر گلستان سے مین چہوڑون جاکر
چاہیے میرے لیے نشتر مژگان صنم
قبر عاشق پہ نہ آ نکلے کبہی بہول کی ہی
پر کترنے سے نہ باز آنہ اوٹہا ذبح سے ہاتہ
ہچکے آئی جو دم نزع تو آرام ہوا

مین گلا کاٹون جو دی خنجر فولاد کوئی
شکل کہینچے تو بہلا مانی و بہزاد کوئے
بندۂ عشق ہین سب یا کہ ہی آزاد کوئے
فصد کہولے میری ایسا نہین فصاد کوئے
بعد مردن کسی کرتا ہی بہلا یاد کوئے
اوٹہہ رہی ظلم سے تدبیر نہ صیاد کوئے
یہ یقین ہو گیا کرتا ہے مجہی یاد کوئے

جسکو ہی مشق سخن ہی وہ ہی شاعر عاشق
خود بخود بہی کہین ہو جاتا ہی استاد کوئے

ہر دم خوشامد اوس صنم بیوفا کی ہی
ڈرتا ہی کون خو اگر اونہین جفا کی ہی
کیون ای نسیم تجہہ مین یہ خوشبو بلا کی ہی
عنقا کیطرح خو ہمین گوشۂ انزوا کی ہے
کیا غم نظر جو غیرون پہ اوس بے لقا کی ہی
قانع رہی خدا پہ بشر ہو وہی یا جبر
ای شاہ حسن حق ہی کیا تجہکو شعر و
زلف سیاہ ہی رخ جانانکی متصل
بیمار عشق کی لیے جز شربت وصال
رستے ہین لبِ لعل لبون کی لہو سے یہ ہیرخ سرخ
بوسہ کبہی دیا تو کبہی منہہ چہپا لیا
ای بت تجہی ابہی میری دلکی خبر نہین

طاعت بتون کی کرتے ہین عادت ریا کی ہی
مین بہی ہون باوفا مجہی عادت وفا کی ہی
سچ کہہ شمیم زلف یہ کس دلربا کی ہے
پر رزق مل رہا ہی یہ قدرت خدا کی ہے
ہمنے بہی دل لگی کی جگہہ خوب تاکی ہی
گردش پسند طبع کسی آسیا کی ہی
پروانہ گر بنے تو سعادت ہما کی ہی
یکجا طلب خطن ہی یہ قدرت خدا کی ہی
حاجت علاج کی نہ ضرورت دوا کی ہی
کف دست و پای یار کو حاجت حنا کی ہی
عادت غضب حضور کو شرم و حیا کی ہی
عاشق ہی یہ قسم مجہی اپنی خدا کی ہے

سودای زلف یار نی بیہوش کر دیا
اتنا تو خود بہی کہتے ہین آئینہ دیکہہ کر
نالان مثال مثین پہرون کیون نہ دشت مین
پامال کیون ہو دل عشاق ہر قدم
قیدی ہین جسکے سیکڑون خود وہ اسیر ہی
لکہتا ہون وصف گیسوی مشکین تمام رات
لیتی ہی بل کی مجہسی ہمیشہ تمہاری زلف
دریا مین پیرتا ہی وہ غیرونکی ساتہ آج

سر کا نہ ہوش ہی نہ خبر دست و پا کی ہی
ابرو تو خیر زلف مسلسل بلا کی ہی
الفت پہر اندنون کسی لیلی ادا کی ہی
شوخی غضب کی ہی تو شرارت بلا کی ہی
زنجیر اونکے پاؤن مین زلف رسا کی ہی
فکر رسا غضب کی طبیعت بلا کی ہی
دشمن یہ غیر سی بہی سوا آشنا کی ہی
ہم ڈوب کر مرین یہ خوشی آشنا کی ہی

ای شاہ حسن شاد رہ آباد رہ مدام
عاشق سدا ہی بس یہ دعا مجہ گدا کی ہی

صدا آتی ہی یہ کوچہ مین اوسکی حلق بسمل سے
پریزادونکو کرتا ہون مسخر جذبہ دل سے
عجب عالم ہوا ہی ات کو بیتابی دل سے
تجلی روی روشن کی تمہاری ہمکو کافی ہی
کہلا ہی حال یہان سب پہ میری نگین نیاز کا
گذرتی ہی جو کچہہ جسپر وہی آگاہ ہی اوس سے
الٹی دیکہی کسطرح راہ عشق طی ہو وے
کہلے جاتی ہو کیون ای آنسوؤ اونکی تیر نشین
بہلا کیونکر نہو اونکو یقین میری محبت کا
لگائی تیغ ابرو تو چلین اب تیر مژگان بہی
جو ہمکو گالیان دی ہین تو دو بوسہ بہی ہونٹونکا

بچی رہنا جو انو خنجر ابروی قاتل سے
سپر القش محبت بڑہ گیا ہی نقش باطل سے
لرزتی ہی رقص مین جب نکہ اونس ہر شمایل سے
اگر پروانگی ہو تو اوٹہا دون شمع محفل سے
کسی ہی درد سر بخشی بو گلشن مین عنادل سے
تڑپنی کی ہی ہم نکو کوئی پوچہے مرغ بسمل سے
پتا معلوم ہی مجکو نہ ہون آگاہ منزل سے
خجل مجکو کرو گی کیا سگان کوی قاتل سے
مثل مشہور ہی یہہ تو کہ دلکو راہ ہی دل سے
اشارہ چشم بسمل کا یہی ہی اپنی قاتل سے
بہلا ہو گا نتیجہ ہو منہہ نہ موڑو اپنی سائل سے

لکھا ہی نامہ شوقیہ جو تمنی نے مجھے صاحب — لگا تا ہون کبھی آنکھون سے اوسکو اور کبھی دل سے
کیا ہی دلکو یون صد چاک اوسکی جلوہ رخ نے — کتان جسطرح ٹکرے ہو فروغ ماہ کامل سے
ہمین ہر درد راحت ہی کہ بیمار محبت ہین — دوا حق مین ہماری کم نہین کچھہ زہر قاتل سے

سنادے اور ایک رنگین غزل اٹھکر کی ای عاشق
کہ سب شاعر اوٹھین محظوظ ہو کر تیری محفل سے

دل اپنا درد کرتا ہے جگر سے اور جگر دل سے — محبت ہو گئی ہی مرتی دم گھایل کو گھایل سے
لگا بیٹھین کیا سمجھ کر دل کسی لیلی شمایل سے — تڑپتی رہ گئی ہم اوسنی جہانکا بھی محمل سے
بڑہین وہ پای نازک رقص مین کیونکر نہ مشکل سے — گرانی گھنگرونکی کم نہین پاؤنکو سلاسل سے
نہ بدنامی کی پروا ہے نہ بدمستی کا دہڑکا ہی — پسند آئے کوئی محفل نہین رندونکی محفل سے
تلاطم دیکھتی ہین رات دن بحر محبت کا — نہین کشتی ہماری آشنا دریا کی ساحل سے
یہ کسنی آکے اپنی گوری گوری منہہ کو دھویا ہے — چلی آتی ہی بو یاسمن دریا کی ساحل سے
دکھادونگا وفاداری کا طغمہ بعد مردن بھی — نہ چھوٹیگا مرا خون مثل جوہر تیغ قاتل سے
قریب مرگ ہون اب مجھسی یہ کیا مناسب ہے — نہ آؤگی جو بالین پر تو دم نکلیگا مشکل سے
شمیم دانہ مشک ختن ہونٹونسی آتی ہی — ملا ہی منہہ تصور مین جو اوس رخسار کی تل سے
چڑہا ہی عشق کا جن اپری خوالو میری سر پر — نہ جادو گر سی سرکیگا نہ اوتریگا یہ عامل سے
نہ ہو لونگا نہ ہو لونگا یہین امید وصل کی شب مین — لب نازک کا اک بوسہ وہ دینا لاکھہ مشکل سے
جو اہل فہم ہین میرے سخن کی داد دینگی وہ — نہین کچھہ احتیاج مدح ایدل مجکو جاہل سے
سنو اپنی مقدر پر جو شاکر سخت نادان ہے — سگ بازار بہتر ہی کہین اوس مرد جاہل سے

نجف مین بعد مردن دفن ہو یہ آپکا عاشق
یہی ہی عرض میری رات دن حلال مشکل سے

جلوہ حسن وسان چمن دیکھین گے — اب تری شکل نہ ای غنچہ دہن دیکھین گے

عارض صاف پہ گیسو کی شکن دیکہین گے
آج اِس طور سے ہم چاند گہن دیکہین گے

دیکہہ کر لب کہبی لعل یمن دیکہین گے
سونگہہ کر زلف نہ ہم مشک ختن دیکہین گے

جو کہ پوشاک مین ملتی ہین سدا عطر عروس
ایکدن صورت کافور وکفن دیکہین گے

صدمۂ عالم پیری و فراق احباب
جو دکہائیگا ہمین چرخ کہن دیکہین گے

جانتی تہی کہ محبت مین بسر ہوگی بہ لطف
پر نہ معلوم تہا یہ رنج و محن دیکہین گے

آگیا جوش جنون گوشۂ تربت مین تو ہم
دہجیان اوڑتی ہوی اپنا کفن دیکہین گے

بہول جائین گی یہ سب چوکڑی بہرنا اپنا
نازکی چال تمہاری جو ہرن دیکہین گے

ہم صفیران چمن حق نے ملایا تم سے
کب یہ امید تہی پہر آکے وطن دیکہین گے

وعدۂ وصل فراموش نہوئی کہین آج
تیرا اقرار ہم ای عہد شکن دیکہین گے

پہر کسی غیرت لیلی پہ طبیعت آئے
ہم بہی مجنون کیطرح اب کوئی بن دیکہین گے

امتحان چاہیے الفت کی تحمل کے لیے
ایکدن بوجہہ اوٹہا کر کئی من دیکہین گے

بہی گلگشت جو آیا کبہی وہ سرو روان
ہم بہی طاوس گلستان کا چلن دیکہین گے

زلیست باقی ہی تو ہم فضل خدا سی عاشق
چل کے اب مرقد سلطان زمن دیکہین گے

کیا صبا مقتل عشاق سی تو آتی ہی
تجہسے خون شہدا کی نہ مجہے بو آتی ہی

دور ہی یار مگر ناک مین بو آتی ہی
روح جا کر گل خسار کو چہو آتی ہے

بی سبب ای شب ہجران نہین تو آتی ہی
چلو ون سیر گہٹا کی کو لہو آتی ہے

لاغری نے مجہی ای موت کیا نقش فنا
بستر غم پہ کبہی ڈہونڈہنی تو آتی ہے

ناپسندیدہ ہی ارباب تجمل کا فروغ
دود مشعل سے مجہی گبر کی بو آتی ہے

خاک مین لاکہہ ملین ہم پہ نہین گرد ملال
کب طبیعت مین کدورت سر مو آتی ہے

بی گنہ چلنے والونکا جو خون کرتا ہی
تجہکو کہیہ شرم بہی ای عربدہ جو آتی ہے

گوری گوری کسی گردن کا جو آتا ہی خیال
موج اشکونکی میرے تا بگلو آتی ہے
سر کو کسطرح نہ ٹکراون مین دیوارون سے
یاد صورت تیری ای آئینہ رو آتی ہے

ساتھ اوس گل کی جو کل سوئی تو اب تک عاشق
تازہ پہولون کے میری جسم سے بو آتی ہے

پہر بہار آئی طلب ساغر بہ ساغر کیجیے
ساقی مہوشن کے در پر چلکے بستر کیجیے
کون کہتا ہی نگاہ لطف ہم پر کیجیے
پر نہ عاشق کو رقیبون کے برابر کیجیے
یون بہلا وصف دہان یار کیونکر کیجیے
کلی کرنیکو تلاش آب کوثر کیجیے
جی مین آتا ہی کہ اوس خورشید رو کی گہر کو
ماہ تابان کیطرح ہر رات چکر کیجیے
آہ بی تاثیر مین تاثیر ہوئی کس طرح
دل تیرا موم ای بت بیرحم کیونکر کیجیے
اوس پری پیکر ہی جاکر جلد جو لائی جواب
نامہ لیجانی کو پیدا وہ کبوتر کیجیے
دیکہیے ہر روز یہی ہوگا مین طالب آپسی
بوسۂ لب کا نہ صاحب مجھکو خوگر کیجیے
چونک اوٹہین گی خفتگان گور نیکام خرام
نازکی رفتار سے برپا نہ محشر کیجیے
چاہئی اوس بت کو سب خلق خدا چاہے جسی
کیجیے معشوق تو اپنی سے بہتر کیجیے
عاشقونکی مذہب و ایمان مین جائز نہین
شکوۂ جور و جفائی یار کیونکر کیجیے
چودہوینکے چاند کو کیجی خجل دکہلاکی شکل
شام سی افشان لگاکر سر اختر کیجیے

باریابی چاہتے ہین اب اے عاشق اگر
استخوان نذر سگان کوی دلبر کیجیے

کبھی آغوش مین ای سیمبر لیتے تو ہم لیتے
تیرا زانو جو شب کو زیر سر لیتے تو ہم لیتے
رقیب روسیہ منہ سی ملاتا منہ یہ کیا منہ تہا
مگر ہان بوسۂ لب بیخطر لیتے تو ہم لیتے
ملاکر آنکہ مجھسی کس ڈہٹائی سی وہ کہتی ہین
تیرا دل ایک بوسہ پر اگر لیتے تو ہم لیتے
پہونچنی پاتی غیرونکی نہ وہان دست تصور ہے
جوان ہاتھون پہ اوس گلگی کمر لیتی تو ہم لیتی

شوخی ہی نئی تجہ مین نئی جلوہ گری ہی
سیرت مین جو انسان ہی تو صورت مین پری ہی

رہتا ہی جو دلمین رخ جانان کا تصور
مین صاف سمجھتا ہون کہ شیشہ مین پری ہی

گذری ہی جو اوس گل کی سہیر طرف سے
پہولون مین بسی آج نسیم سحری ہے

واعظ ہمین کیا کہتا ہی اپنی تو خبر لے
وہ کون بشر ہی کہ جو عصیان سے بری ہے

ہی قصر غضب کا تو قیامت کی ہی رفتار
شرمندہ ہی طاوس خجل کبک دری ہی

کہویا ہمین کمبہی ترا داغ محبت
ابتک وہ نشانی میری پہلو مین ہری ہے

تجہ تک مرا دل اوڑ کے پہونچتا ابہی ہی
لاچار پر اس سے ہی کہ بی بال و پری ہے

ڈہونڈہیگا جو برسون تجہے وہ مہرو پلیگا
ای چاند مقدر مین تیری دربدری ہے

کاہی کو کسی دل مین کریگی کبہی تاثیر
ای آہ سحر گریہ تیری بی اثری ہے

دریا میری اشکونکا یہانتک تو چڑہا اب
اک پہول سا جس مین فلک نیلوفری ہے

پہر کیا کسی خوش چشم کا سودا ہوا عاشق
جو آٹہ پہر آپ کی آنکہون مین تری ہے

سرد ہونکا میری آہونکا جو چل جاتا ہی
باغ مین دم تن بلبل سے نکل جاتا ہی

اوسکے پستان کا کبہی کہ جو چلجاتا ہی
دو نو ہاتہون سی مرا دل کوئی ملجاتا ہی

لیکے کروٹ وہ شب وصل اگر سوتے ہین
دست مشتاق میرا زیر بغل جاتا ہی

جان کو میری بلا ہوگیا زلفونکا خیال
آج جاتا ہی میرے دل سی نہ کل جاتا ہی

وہ مصفا تیرا سینہ ہی کہ یہان تہہ تو کیا
ای پری پای تصور بہی پہسل جاتا ہی

جوش گریہ کو کہان تک مین سنبہالون ای دل
جام جب بہرتا ہے آخر کو ابل جاتا ہے

دیکہا جیے نہین ہر روز کی ظلم ای قاتل
آن اک وار ہمین پر تیرا چل جاتا ہے

اچہی صورت کی ہمیشہ سی ہی تیر دلکو ہی چاہ
شکل سیماب یہ ہر بار ادبل جاتا ہے

نظم کرتا ہون جو تعریف قد دلبر کے
شعر سانچے مین میری فکر کے ڈہل جاتا ہی

عشق کہتے ہین اسی سوز محبت یہ ہی
بیٹھی بیٹھی کبھی پہلو سی جو تم اوٹھتی ہو
فی الحقیقت ہو بہت بات کے پوری صاحب
جوش وحشت مین ہیون یو چلے ہمسے اپنی باہر
رو بصحبت جو ہوا مین تو طبیبون نی کہا
شکوہ یار سی واقف نہو کسی سے زبان

دیکھو پروانے کو کس شوق سے جلجاتا ہی
ساتھ ہی تن سی میرا دم ہی نکل جاتا ہی
فرق آتا نہین جو منہ سی نکلجاتا ہے
جس طرح پیرہن تنگ نکلجاتا ہے
ایسا بیمار مقدر سے سبہنل جاتا ہی
کچھہ نہ کچھہ منہ سی دم مرگ نکل جاتا ہی

کیا ہوی شکل وہ پہلی سی تمہاری عاشق
کوی اسطرح بہی دو دن مین بدل جاتا ہی

ہزارون پیچ تیری گیسوی کی سالائی
تمہاری کوچی سے ہم کیا کہین کیا لائے
کیا سوال جو بوسی کا تو یہ فرمایا
اب آگی آپ کی خوبی اور آپکا انصاف
قریب مرگ ہون آنکھون مین جان آئی ہی
برابری کا کری سرو منہ سی کیا دعوی
میری جلا بیکو ای تجھسے کل شب کو
محال کیا جو مقابل ہو کون عاشق سنے
قرار و صبر و خرد نذر یار ہمنی کیا

ہماری جان پہ کیا کیا نہ یہ بلا لائی
ملانا خاک مین تہا آپکو ملا لائے
قریب منہہ کی تیری منہہ میری بلا لائے
جو کچھہ تہی شرط محبت وہ ہم بجا لائے
میری مسیح کو مجھہ تک کوئی بلا لائے
کہا لسنی ناف و کمر ایسی خوشنما لائے
تجلی و بہار کے دریا پہ آشنا لائے
ہزار رنگ تیری ہاتھہ مین حنا لائے
ہوا جو حکم بدل سب وہ ہم بجا لائے

پہر اونکی چاند سی صورت مین دیکہیون عاشق
یہی دعا ہی سفر سے اونہین خدا لائے

کرون تعریف کیا زلف رسا کی
سبہنالا ہوش جب اس سنگدل نے

یہ ہی اوڑتی ہوی ناگن بلا کے
بہمی پر عشق کی پہلے جفا کے

آتا فریب لطف مین ای دل نہ عمر بہر
دشوار ہی جو پہنسکے رہائی ہو دام سے

سنتا نہین ہی یار کہانی ہی عشق کے
نفرت ہی کسقدر اوسی الفت کی نام سے

اقرار وصل کیجے ہی رات مختصر
کیا فائدہ حضور کو طول کلام سے

تحریر کیسے بات ہی سنتا نہین وہ شوخ
حاصل ہی خط سی کچہہ نہ زبانی پیام سے

غیرونکو خط پہ خط تیری آتی ہین ان دنون
محروم اک ہمین ہین پیام و سلام سے

منظور ہی کہ ہون دل عشاق پایمال
معلوم ہوگیا ہمین طرز خرام سے

مردی جلادی لب جان بخش یار نے
کہدی کوی مسیح علیہ السلام سے

جب تک نہ بان دہن مین تیغ لون چین نہین ہی
خوش ہو کہ تم خفا بہی کام اپنی کام سے

بہتا ہی مدتون سی لہو آنسوونکی ساتہ
واقف نہین ہی زخم جگر التیام سے

بخشائین گے وہی تجہی روز جزا ضرور
عاشق امید ہی یہی بارہ امام سے

تیرا ہی کر لب بحر مین آیا جانی ہی
فسانہ ہی یہی دن بہر یہی شب بہر کہانی ہی

مجہی بہی لب پہ نہای گاہ کو مسخ تیر آہین
گلی مین میر قاتل کے اگر پوشاک دہانی ہی

ہوئی ہی اوس پری پیکر کو آتش سے کب قیامت
سنواری ہی نہ نقط زلفین اہی سی لگانی ہی

سنا کرتی تہی پر دیکہا نہین ایسا کوی شعلہ قد
بجا ہی تجہسی بہتر منہ دہو بہتر بوستانی ہی

بیان کرتا ہون اپنا حال دل اونسی کہین نہین
نیا کچہہ ذکر کیجے یہ تو مدت کی کہانی ہی

خبر کو اپنی عاشق کی اب آئے تم تو کیا حاصل
نفس کی آمد و شد ہی نبضونکی روانی ہی

مقدر سے سوا ہرگز کسیکو مل نہین سکتا
جو پیشانی مین لکہا ہی وہی پیش آنی ہی

لب بام آکی دکہلادو جو اپنی چاند سی صورت
نہایت حال پر میری تمہاری مہربانی ہی

ہماری کشور دل پر اجارا ہو نہین سکتا
یہ پاس اب اور اک مہرو کی چندیہ لیلی نانی ہی

کری کیونکر نہ بسمل مجکو ابرو کی اشارے سے
تیری قبضے مین ای جلاد تیغ اصفہانی ہے

بہت مشتاق ہوں واز ہی اپنی سنادو تم ‌‌ کسی صورت نہیں منظور گر صورت دکھانی ہے
نہایا ہی کبھی شاید کہ اوسمیں وہ بت ہندو ‌‌ پرستش کی گئی ورنہ یہہ کیوں گنگا کا پانی ہے
میرا خط دیکھی کہنا یار سے آشنا تو ای قاصد ‌‌ قریب مرگ ہو پہنچا ہوں یہہ پیغام زبانی ہے
مقرر پھر کسی کی بیت ابرو پر ہی ال یا پل ‌‌ نہیں بیوجہہ یہہ ہر روز شغل شعر خوانی ہے
نہیں مہ باف چوٹی میں سیہ ایس غیرت سے ‌‌ ہمارے سر پہ یہہ نازل بلائی آسمانی ہے

کہلاؤ شوق سی ہم استخوان اپنی نہیں عاشق
سگان کوی قاتل کی یہی بس میہمانی ہی

پلادی بادۂ رنگین ہوائی جوش مستی ہے ‌‌ گھٹا چھائی ہوئی کیا آج ای ساقی برستی ہے
نہ جھک کر کسی جان باز سے گیسو بکھر وہ ابن دل ‌‌ کسا ای سی کہیں شمشیر فولادی بھی کستی ہے
لکیرین ہاتھ کی یہہ پتھر کی مٹین کس طرح ای اہل ‌‌ لکھے تقدیر میں میرے ازل سی بت پرستی ہے
یہہ کون آیا نہیں تربت پہ پڑہنی فاتحہ یار ‌‌ ہماری روح کسکے دیکھنی کو اب ترستی ہے
بغیر حسرت واندوہ وا دردا یہان کچھ نہ دیکھا ‌‌ سنا کرتی تہی ہم رحمت کے جا دنیا کی بستی ہے
سہیگا مار ہی باقی نہ اک میری گریبان مین ‌‌ یہی جوش جنون کے اندنون گھر تیرہ دستی ہے
ہوا دشوار مجکو راہ چلنا بار عصیان سی ‌‌ قدم رکھتا ہوں میں جس جا زمین بانگ دہستی ہے
نہیں سونی میں دیتی مجہت خیال زلف پیچان سے ‌‌ یہہ وہ ناگن ہے مجھکو خواب میں آ آ کی ڈستی ہے
نہ ہو آزردہ خاطر انقلاب دہر سے اے دل ‌‌ بلندی ہی کبھی یہان آدمی کو گاہ پستی ہے
جوانمردی تو اسکو جو کیفیت اوسمائی ہو ‌‌ نہایت دختر رز اندنوں قیمت میں سستی ہے

یہ اک ادنی سی نیرنگی ہی چرخ سفلہ پرور کی
کشادہ دل جو ہیں عاشق اونہیں کم تنگدستی ہی

پہر آوگی رستی سی پھر جاتی جاتی ‌‌ میری جان لیکے سحر جاتی جاتے
جدائی کی صدمی سی آنکھو نمین دم ہی ‌‌ ہمیں دیکھ لو اک نظر جاتی جاتے

نہ پہنچے گی گہر تک کہ مر جائنگے ہم — نہیں ہوگی غم کی خبر جاتی جاتی
نہ ہو تم تو وقفہ ہو عمر میں دم بھر — نکل جائی شمع سحر جاتے جاتے

پہنچنا تھا لازم اسی لامکان تک — پھری کیوں یہ آہ سحر جاتی جاتی
خدا جانی کیا آگئی اونکے جی میں — رکی کیوں میری قبر پر جاتی جاتے

زبانی بھی کہنا کہ مرتا ہوں تم پر — یہ سن لی تو ای نامہ بر جاتی جاتے
نہیں کرتے منہ سی پھر آنی کا وعدہ — جلاتی ہو تم کسقدر جاتے جاتے

محبت میری ترک کی گو کہ اونسے — مگر جائیگا یہ اثر جاتی جاتے
اداؤں تو اس ترک ہجران کے دیکھو — ادہر ہاتھ مارا اودہر جاتی جاتے

یہ کیا جملیں آئی جو تشریف لائے — ادہر پھر پڑی تم کدہر جاتی جاتے
سوارے جو اوس ماہ تابان کی دیکھی — تو رستی میں ٹھٹکے قمر جاتی جاتے

لئی دل بھی جانین بھی لیں اوس پری نے — ادہر آتے آتی اودہر جاتی جاتے
لگایا تو ہوتا کوئے وار قاتل — رکی تیغ کیوں سوی سر جاتی جاتی

دم وصل سمٹا جو شرما کی وہ گل — رکی ہاتھ زیر کمر جاتی جاتے
پہنساتی ہی پہندی میں کس کسکو دیکہیں — وہ زلف رسا تا کمر جاتی جاتے

عدم ہے مگر کوئی دلدار یارب — کہ مرمر کئی نامہ بر جاتی جاتے
ہزاروں کو مارا گلستان میں آکر — کئی سیکڑوں خون گہر جاتی جاتے

کہانتک اوسی حال لکھوں میں عاشق
کہ اب تھک گئی نامہ بر جاتی جاتے

موت آئی مہیا ہوئی سامان سفر بھی — افسوس کہ لی یار نے آکر نہ خبر ہے
تکتی رہی حسرت سے کہ نکی نوک نظر ہے — ای ساقی بدمست کوئی جام دگر ہے
دیکھیں تو کہاں ملتا نہیں کب تک وہ ستمگر — ہوئیگا کبھی تو میری نالوں کا اثر ہے

ای ابر برس کے ذرا سلنے انکے
عنبر دن سی جو ہنس ہنسکی جلاتا ہی مجہکو
لندنہ تم چہوڑنا مہندی کا لگانا
وہ تیر فگن چاہی کری جسکو نشانہ
فرماتی ہین گہر جانی کی اب ہمین رخصت
اگلش ہستی ہین غفلت نہین اچہے
کسطرح شب وصل میرے ہاتہ وہ آئی
ظاہر ہو کہ یہہ داغ جدائی سی ہوا ہے
اک عرض ہی مانی نہ میری اونسی شب وصل
سینے پہ نمایان ہوئے آثار جوانی
رکہہ کر میرے میت کو لحد مین وہ یہ بولا
کچہہ ابروی خمدار سی برگشتہ نہین ہین

مشتاق ہین مدت سے میری دیدہ تر بہی
ہی تجکو میری دل کی تڑپنی کی خبر بہی
پہونچی میری مرنیکے اگر تمکو خبر بہی
حاضر ہی میرا سینہ بہی اور دل بہی جگر بہی
ہوتی ہی اذان بولتا ہی مرغ سحر بہی
السا تکو ہی لازم کہ رہی قصد سفر بہی
عنقا ہی مثال ہن اوس گل کی کمر بہی
اسواسطے رکہدیتے ہین بت پہ حجر بہی
ہر چند رکہا پاؤن پہ سو مرتبہ سر بہی
لایا شجر حسن ترا بار ثمر بہی
ای عازم اقلیم عدم دیکہ لے گہر بہی
آمادہ ہی غارت پہ میری ترچہی نظر بہی

جو شکل عطا کی ہی خدا نے اوسی عاشق
سچ سچ کہو اس حسن کا دیکہا ہی بشر بہی

موسم گل ہین جو ضبط نالہ و فریاد ہے
شگفتہ اوس غنچہ لب پر یہ دل ناشاد ہے
کب میرے دل کو نہین گیسو رخ کی یاد ہے
کونسا گل پہر گلگشت چمن آیا ہی آج
سر برہنہ پا برہنہ پہر دیار عشق ہین
ہم ہی مہمان اک نہ اک دن ہونگی تیری آنکہ
سر جہکائی ای گنہگار و بس اب بیٹہی رہو

کیا کرون منظور مجکو خاطر صیاد ہے
رخ ہی جسکا رشک گل قد غیرت شمشاد ہے
رات بہر نالی ہین دن بہر آہ ہی فریاد ہے
عندلیبون مین یہ کیون شور مبارکباد ہے
مجکو میری وحشت دل کا یہی ارشاد ہے
غم نہین ای خانہ زندان تجہ تو آباد ہی
دیکہ لیا وہ سامنی خنجر بکف جلاد ہے

کیا ہوئی وہ عشق کا جو جوہر اکبر تی تہی دم
جل گئے کہسار مجہ وحشی کے آہ گرم سے
کہتی ہین ہر پاین کسی کو ہمسری اس نہین
ڈہونڈہتی ہین لوگ قبرونکا نشان ملتا نہین

اب کہان وامق کہان مجنون کہان فرہاد ہے
دیکہی جس سنگ کو وہ آہن حداد ہے
فی الحقیقت اشرف المخلوق آدم زاد ہے
خاک تک آوارگان عشق کی برباد ہے

اندنون ہی مورد آفات عاشق آپ کا
کیجیے اسکی مدد شاہ نجف فریاد ہے

بہار آئی بڑی زور و نیہ ہین بہر ولی کو دلکو
تڑپتا ہون لب رنگین جو یاد آتی ہین قاتل کے
بنین گی جا کی مجنون اور اک لیلی شمائل کے
کہلے پہر پہول گلزار و نمین چمکی داغ پہر دل کے
پہنسا ہون گیسوئین اب تو اوس لیلی شمایل کے
شتابا ریک مین جلتا ہون نہین یہان شمع پروانہ
سوال بوسہ لب پے عبث دشنام دیتی ہو
تڑپتا ہی یہ کیونکر کسطرح مرتا ہی دیکہو تو
گیا بی یار گلگر و جب کبہی مین سیر گلشن کو
پڑے ہین داغ سینے مین کسیکی خوش نمائی کے
ملے ناقہ جو اوس لیلی ادا کا میں وہ مجنون ہون
کسیکا مجکو وہ بوٹا سا قد جب یاد آیا ہی
یہ شوق قتل تہا مجکو کہ خندان ہو مرتی دم
عزیز و دوست آکر قبر تک پہنچا گئی مجکو

جنون چمکا ہوئی آثار ظاہر عشق کامل کے
یہ برگ گل نہین ٹکڑی ہین ای بلبل میری دلکے
نہ لوگی تم تو کیا غم لالہ کا ہے یہ مین میرے دلکے
ہوئی مشتاق پہر وحشی تیری طوق و سلاسل کے
مدد ای ناخن وحشت کہ یہ عقدی ہین مشکل کے
رقیب روسیہ وہان گرد ہین اوس شمع محفل کے
کلام سخت یون کرتا ہی کوئی منہ پہ سایل کے
ٹہر جاؤ اگر مشتاق ہو تم رقص بسمل کے
جگر ٹکڑے ہوا سنے چہپے سنکر عنادل کے
مجا ہی اشک بلبل سے جو دہون آب گل کے
چلا جاؤن مثال گرد پیچہی پیچہی محمل کے
چمن مین سرو گلشن ہی ہی یا خوب بل کر
دہان زخم سے بوسی لیے ہین تیغ قاتل کے
ہوا ثابت کہ یہ سب آشنا تہی اہلی منزل کے

نہ لیتا نام الفت بھول کر زنہار ای عاشق
مگر مین کیا کرون مجبور ہون تھوڑی سی اس دل کے

داد یہان ملتی نہین بلبل تیری فریاد کی
ہوگئی ترچھی نظر تنگ آکے جب نیرباد کی
دل سی اب آہ نی ندو لب تک صدا فریاد کی
لیکے جانا تھا اسی گلزار کو ہی بار مین
وصل کی شب ایک ہی کروٹ رہا وہ صبح تک
مین وہ بلبل ہون کہ توڑون انکو بہی گھبرا کے
کیا عجب گر ذبح ہو جائین اسیران چمن
خط نکل آیا مگر سونپ دیا ہمکو نہ ساتھ
ہاتھ قابو مین نہین تصویر سے کیا کہیے
کام آخر ہوگیا بے تیغ میرا شکر ہے

کیا ہوا بگڑی ہوئی ہی گلشن ایجاد کے
کچھ مجھی پر تیز رہتی ہی چھری صیاد کے
ای اسیران قفس خاطر کرو صیاد سے
خاک میری ای صبا نونی عبث برباد کے
آرزو نکلی نہ کچھ میری دل ناشاد کے
تیلیان میری قفس مین ہون اگر فولاد کے
آج کچھ بدلی ہوئی ہی پہر نظر صیاد کے
دولت حسن آپنی آخر یونہین برباد کے
دیکھتے ہی شکل نقشین چھٹ گئین بہزاد کے
مر گیا مین آپ صورت دیکھکر جلاد کے

یاد آتا ہی جو گلشن مین قد موزون یار
بیٹھکر روتا ہون عاشق تھامکر شمشاد کے

دل اگر صاف ہوئی کینہ سے
نہین واقف ہو جانجان مطلق
ہونہ پہلو مین جب وہ رشک مسیح
کرکی اقرار وصل وہ مکرے
کیا معطر ہے جسم اوس گل کا
جام پہ جام دی کہ ای ساقی
سر ٹپک کے مرونگا فرقت مین

آ کے لگ جاؤ میری سینی سے
اب ہے الفت کی تم قرینی سے
موت بہتر ہے ایسی جینی سے
ٹالتا ہی سکئے مہینی سے
بوی عطر آتی ہی پسینی سے
زندگی ہی شراب پینی سے
تنگ آیا ہون اپنی جینی سے

ناتوان ہون مجھے غش آتا ہے
آہ جب کھینچتا ہون سینی سے
ہمنشین بہتر ہی چاند خانے کا
وصل کو عید کی مہینی سے
نہ مٹے گا تمہارا نام کبھی
اس دلِ صاف کی نگینی سے
آسمان پر خجل ہوی تارے
تیری پیشانی کی پسینی سے
اسکو توڑو نہ تم کہ دل میرا
کہین نازک ہے آبگینی سے

تنگدستی مین بہی سدا عاشق
بہتر اشراف ہی کمینی سے

حالِ دل اوس سے شبِ وصل بیان کیا کیجی
دشمنِ جان سے عیان رازِ نہان کیا کیجے
جائی صدمہ فرقت مین کہان کیا کیجی
ای دلِ زار علاجِ خفقان کیا کیجے
کھینچ لاتا ہی ہمکو تیری کوچے تک
اپنی قابو مین نہین دل سے جان کیا کیجی
ضبط کرتا ہی بہر حال ہنا سب ہی ہمین
فرقتِ یار مین فریاد وفغان کیا کیجی
عشق مین پاس کوئی اپنا پرایا نرہا
ہمسے برگشتہ ہوا ہمارا جہان کیا کیجی
دلِ نادان ہی کا ہم ہمین لازم ہی گلہ
شکوۂ ظلمِ حسینانِ جہان کیا کیجے
نقشِ حیرت ہین ہم ای آئینہ رو بعدِ وصال
ہجر مین اشک اِن آنکھونسی روان کیا کیجے
دردِ دل کہتی کو آج اوس سے ہم ای تھی مگر
چپکے بیٹھی ہین نہین تابِ بیان کیا کیجی

ہمکو دشمن سے بہی عاشق ہی بہلائی کی امید
دوست پر اپنی برائی کا گمان کیا کیجیے

رخ سی پردہ تیرے ای بت جو سرک جای ابہی
برق جو طور پہ چمکی تہی چمک جای ابہی
گر نقابِ رخِ محبوب سرک جای ابہی
رنگ ہر گل کا عرق بنکی ٹپک جای ابہی
دوش پر کہل کی یہہ جوڑا جو لٹک جای ابہی
ابرِ بارانی چمنستان مین چہڑک جای ابہی
دیکھ لی دور سی گر چہرۂ پر نور تیرا
آنکھ خورشیدِ درخشان کی جہپک جای ابہی

ذکر چھیڑی جو نکیلی تری پلکو نکا کوئی
دل مجروح مین کانٹا سا کھٹک جاتا ہے

تیغ کھینچی ہوئی کس ناز سی آتا ہی وہ شوخ
یہ ادا دیکھی تو بسمل بھی پھڑک جاتا ہے

ہو سیم گل کی ہوا کا کوئی جھونکا جو چلے
آتش داغ جنون اور بھڑک جاتا ہے

ناصحا میری طرح تجھکو بھی سودا ہو جائے
کسی کاکل مین تیرا دل جو اٹک جاتا ہے

زندگی مے سی ہی جلدی کہین بیتے ساقی
یا مری عمر کا پیمانہ چھلک جاتا ہے

گوشۂ قبر مین سویا ہون جگائی نہ مجھے
شور محشر سے یہ کہہ دو کہ سرک جاتا ہے

وصل کا ذکر جو چھیڑون تو وہ ہی تند مزاج
دل مرا آکے مری منہہ پہ ٹپک جاتا ہے

عذر یون غیر سی ملنی کا نہ مانونگا مین
ہان قسم کھاؤ تو دل کا مری شک جاتا ہے

تو وہ گل ہی کہ اگر بو تیری لیجائی صبا
یہ چمنستان پرستان بھی مہک جاتا ہے

چھیڑ چھاڑ اوس سے نہ کیجو بہت اے پست ہوس
حشر برپا ہو وہ انگیا جو مسک جاتا ہے

سیر اک ساغر صہبا سی نہوگا عاشق
خم لگا دی جو کوئی منہہ سی تو چھلک جاتا ہے

قتل بیجرم جو مجھسا تیرا شیدا ہو جائے
اے پری کیون نہ وفا خلق مین عنقا ہو جائے

درد فرقت مین خدا جانے مجھے کیا ہو جائے
اے مسیحا تو ابھی آوے تو مداوا ہو جائے

غم کی تصویر نہ کیون بلبل شیدا ہو جائے
جب خزان آتی ہی گل سوکھ کے تنکا ہو جائے

بل نہ کھا ہمسری نسترن سے اے گیسوی یار
ہین معاف اوسکی خطائین جسے سودا ہو جائے

دل ہی الجھا ہوا زلفون مین کئی راتون سے
کیا پریشان ہین کوئی بال جو بیکا ہو جائے

اوبر نیرا وٹرا حسن ہی آنکھونکا حجاب
غیر کے سامنے لازم ہی کہ پردا ہو جائے

ہم تو کیا دیکھ لی تیرا گل عارض وہ اگر
تنکے چننے لگے بلبل بھی سودا ہو جائے

اسطرح پاؤن ہین خلخال ہین کر نہ چلو
مجھکو ڈر ہے نہ قیامت کہین برپا ہو جائے

کون ہی وادی غربت مین پھر اوسکا ہمدرد
مین جو مر جاؤن تو مجنون ابھی تنہا ہو جائے

کوئی اسی باغ مین مجھسا نہیں گشتہ نصیب
ہاتھ مین پھول اُٹھالون تو وہ کانٹا ہو جائے

تم خفا ہو گئے اب زیست کہان عاشق کی
موت ہی اوسکی جدا جس سے مسیحا ہو جائے

تڑپ تا ہون مین جسکی فرقت مین اوسکو مطلق خبر نہیں ہے
کیسی نالی ہین میرے یارب کہ جنمین کچھ بھی اثر نہیں ہے

نقاب رخ سی اوٹھا دو صاحب جمال اپنا دکھا دو صاحب
نہ خوف کو دل مین جا دو صاحب یہان کوئی کی نظر نہیں ہے

کمر دکھانی با نسی امربیلی نے کیا ارادہ کچھ تمام دلکا
یہ اوڑ کے تم تک ابھی پہونچتا مگر ہی مجبور پر نہیں ہے

لکھون مین کیا اونکو حال فرقت ہی مجکو درد جگر شب بات
بڑی تھی امید یہ اب ہی وقت کہ کوئی یہان نامہ بر نہیں ہے

سنا تھا ہم نے یہ ذکر اکثر مگر نہوتا تھا مجکو باور
کہلایا اب بعد مرگ ہمپر کسیکی کچھ بھی خبر نہیں ہے

نہیں مجھی زندگی سی مطلب جو موت آئے تو خوب ہے اب
یہ مہ لقا کی فراق کی شب وہ شب ہے جسکی سحر نہیں ہے

فساد و فتنی یہ سب ہین بیجا یلو رقیبو نسی تم مجھی کیا
تمہین ہی کچھ خیر کیسا جھگڑا میری تو نیت مین شر نہیں ہے

مین کس سے پوچھون بچشم حیران عدم کی تی کو [illegible]
سوائے اندوہ و یاس و حرمان کوئی ابھی ہمسفر نہیں ہے

پھرا لاشہ سے لینی کو تو قاتل تڑپ رہی ہین ہزار بسمل
عجب تماشا ہی دیکھ ایک اسکی تن بھی ہی سر نہیں ہے

میان نازک کی فکر ہی کیا یہ راز نہان ہنوز ناپیدا
ہمیشہ بل کھاتی جسکو دیکھا سوال یہ ہی کمر نہیں ہے

اب آج آئی جو یار عاشق بعد بوس و کنار عاشق
کرو دل اپنا نثار عاشق سوائے اسکے مفر نہیں ہے

کیا عجب عشق کی آتش سے اگر تن جلجائے
دفن جسجا ہو نہیں دل سوختہ مدفن جلجائے

ہجر مین اشک ہے اک آگ کی چنگاری ہی
چشم پرخونکو جو پوچھو نہیں تو دامن جلجائے

شمع سان سر سے ہماری ہی لگی آتش عشق
دم نہ مارینگے اگر ہر رگ گردن جلجائے

آتش گل لیے بہت باغ مین سیر چاہی
کہین ایسا نہو بلبل کا نشیمن جلجائے

ہو یقین شعلہ آواز سے تیری مطرب
دیر پھکنی لگے ناقوس برہمن جلجائے

زخم سینے کا میری آگ ہی ای شنک مسیح
کیا تعجب ہی اگر رشتہ و سوزن جلجائے

دل کو تنہا نہیں ہوں آ خاطر ہی تیری ای بلبل
آہ سوزان ہی کہیں مجھکو نہیں تو گلشن جلجائے

یہ غزل تو نی بہت گرم کہی ہی عاشق
آتش رشک سی کسطرح نہ دشمن جلجائے

سحر سی تعویذ سے یا عشق کی تاثیر سے
اوس پری کا وصل ہو جا کسی تدبیر سے

بیوفائی کا گلہ کیا اوس بت بی پیر سے
ہی شکایت مجکو اپنی آہ بی تاثیر سے

گو نہیں غافل دنیا مین کبھی تدبیر سے
بس نہین چلتا کچھ انسان کا مگر تقدیر سے

رہ گئی محروم ہم اوس شوخ کی تحریر سے
نامہ بر گیا زور سی اپنا خط تقدیر سے

ہم پریزادونکے دیوانے سدا ایذی سے
پاؤنکو باہر نہ پایا خانہ زنجیر سے

ہو ہی بی مایہ سے کیا سرسبزی کشت امید
فیض کب ممکن ہی ابر کاغذ تصویر سے

بس نصیحت ہو چکی خاموش ہو بہر خدا
دم گھٹا جاتا ہی ای ناصح تیری تقریر سے

کسکو مارا ذبح کر آیا کسے تو بیگناہ
خون ٹپکتا ہی اری ظالم تیری شمشیر سے

کھینچ لیتا ہی یہ سینی سی دل بیتاب کو
کم نہین ہی دام گیسو دام ماہی گیر سے

رکھ کے سینے پر فقط بہلالیا کرتا ہون دل
ہجر کی شب مین تمہاری چاند سی تصویر سے

دیکھی جب اوس ستمگر کو تو ہی خنجر بکف
کوئی دم غافل نہین وہ قتل کی تدبیر سے

تیری کوچی کی گدائی کو ہون شاہی جانتا
مجکو دولت سی غرض نہ منصب جاگیر سے

سامنا آنکھون سے رہتا ہی تری مژگانکا تیر سے
مرغ دل بچتا نظر آتا نہین اس تیر سے

کون ہی رشک چمن بچتا کہ جب کھینچی شبیہ
آگئی پھولونکی خوشبو گلشن تصویر سے

کر دیا لاغر یہ اک لیلی ادا کی عشق نے
ہل گئی تصویر مجنونکی میری تصویر سے

دفن کو بعد فنا ممکن ہو ارض کربلا
بس یہی ہی عرض عاشق حضرت شبیر سے

تیغ کھینچی ہی تو آسان جلد مشکل کیجیے
سر میرا حاضر ہی بسم اللہ بسمل کیجیے

جی ہین ہی الکدن تم اوسکی مقابل کیجیے
آفتاب چرخ کی دعوی کو باطل کیجیے

جان شیرین کو نثار تیغ قاتل کیجیے
مثل فرہاد آپ آسان اپنی مشکل کیجیے

اپنی کشتی آگئی طوفان بحر عشق مین
اس تلاطم مین بہلا کیا فکر ساحل کیجیے

سر بہ آلود آنکھہ پہ ہم سب کے دل قربان ہین
تیغ مژگانسی جسی جی چاہے بسمل کیجیے

مال و زر ہے کیا غرض ہی مرد عاشق تن ہین ہم
دولت وصل صنم دنیا مین حاصل کیجیے

ہو جو ناقص اوسکا نظارا کیا ضرور
اپنی چہرے کو نہ سوے ماہ کامل کیجیے

جو کہو ہمین آپ کو خلوت مین اوسکو پانیے
ہو گر مجہہ تو پہر واپس میرا دل کیجیے

دیکھیے دشت جنون مین چل کے وحشت قیس کے
اپنا بستر اوسکے بستر کے مقابل کیجیے

آپ کی بل کہائی زلفون ہو ہین ایسی آپ
جہوٹ کہتا ہون تو محبوس سلاسل کیجیے

کی وفا کسنی ہمیشہ بیوفائی کسنے کے
آپ تو گویا بہت ہین مجکو قایل کیجیے

ایک دل تہا اوسکو ہم دلبر پہ قربان کر چکے
اب فدا اگر نیکو [illegible] سرا دل کیجیے

گرد ہی مہتاب بہی خورشید عالیشان ہے
کسکو ای جان جہان تیری مقابل کیجیے

ہی انہہ ہیرا بزم مین صاحب ذرا آ بیٹھیے
عارض روشن کو اپنی شمع محفل کیجیے

صبح سے ہم مدحت گیسو مین سرگردان ہے
رات آئی اب اسی کوچی مین منزل کیجیے

کب سے دام حسرت و اندوہ مین پابند ہین
جلد یا مشکل کشا حل میری مشکل کیجیے

آج کل زور دار یہ ہی عاشق طبیعت آپ کی
اور یہ تازہ غزل دیوان مین داخل کیجیے

جفا سے آپکے واقف اگر سارا زمانا ہی
تو میری ہی وفاداری کا عالم مین فسانا ہی

اری صیاد شاخ گل پہ میرا آشیانا ہی
قفس مین پہر کیا لازم تجہی کانٹی بچہانا ہے

اگر یہ تیر ونکا اپنی تو رط تجکو آزمانا ہی
ادہر آ او کمان ابرو ہمارا دل نشانا ہی

عجب آفت پری زاد و ستی بہی دل کا لگانا ہی
محبت جیسی کی ہی جان کا خواہان زمانا ہی

نہین بوجھہ ہر دم زلف پیچان کا بنا تا ہے
کسے تیغ نگہ سے کر کے بسمل تمکو آتا ہے
نہین پہلو مین بیہ ہنس ہنس کی غیر ونکا بٹھاتا ہے
کہی جاتی ہین ہم گلزار کوئی بارسی وٹھکر
لبون پر جان آئی ہے فراق یار جاتی مین
نہو تم بد مزاج اتنا سوال بوسہ لب پر
کرے کیونکر نہ یہہ پامال دلکو اک اشارہ مین
دو روزہ عمر پر اپنی نہو نازان تو اے غافل
جہان مین بیکس و آوارہ مجھسا بھی نہوے گا
اسی جانا مسیحا سیت بہی میرے دفن ہوے گے
کوئی دم فرصت آرایش سے ہوتی ہی نہین انکو
کہان جاؤنگا مین اے صیاد تیرے دام مین اکر
بسی جاتی ہین ہمیشہ دل کلیجے بکہرے ہوے ہین
شراب سرخ کا بھر کر مجھے بہر جام دے ساقی
بیان جب حال دل اپنی کیا اوسنے تو فرمایا
جہان مین سر صر آفت سے اکدن بجھہ ہی جاے گا
نکلین گل جن مکانون مین ہمارے اوج ہی اے شاہ تہے

دل عشاق کو دام محبت مین پھنساتا ہے
لگاکر سرمہ آنکھون مین کہان پھر آج جاتا ہے
ہمارے جان پر صاحب تمہین بجلے گراتا ہے
ہماری بعد یہان برسون صبا کو خاک اڑاتا ہے
شتاب آمعت آچک اب کہین گر تجکو آتا ہے
ابہی کم سن ہو صاحب بھولی باتونکا زمانا ہے
سمند ناز کو انکھونکا دوڑا تازیانا ہے
بدن مین روح آئی ہی تو اک دن اسکو جانا ہے
کہ تربت پر غبار دشت غربت شامیانا ہے
سوای کوچہ جانا کہان میرا ٹھکانا ہے
کبھی ہاتھو مین آئینہ کبھی لفو مین شانا ہے
میری تقدیر مین اتنو قفس کا آب و دانا ہے
قیامت کا تمہارا ناچ ہی آفت کا گانا ہے
بغیر افتاب لب ہیر انکھو مین زمانا ہے
بنا کچھہ ذکر چھیڑے وہ یہہ تو مدت کا فسانا ہے
یونہین ہر دم چراغ عمر کا گر جھلملاتا ہے
وہان جو آج دیکھا بوم کا اب آشیانا ہے

سنی کیونکر نہ ہمکو گوش دل سے یار عاشق
غزل مین آپ کی جو بیت ہی وہ عاشقانا ہے

رہونگا مست وہان ساقی کوثر کی رحمت سے
جلا ہی دل جو اک شعلہ سر کی داغ فرقت سے

ہیون گا جام می لیکے دست حور جنت سے
کلیجا کانپتا ہی اب مہ انا محبت سے

ملا یا پھر خدا نے شکر ہے اوس ماہ طلعت سے
کہ تھا مشتاق جسکے دیکھنے کا ایک مدت سے

پلا اب تو ہی مجھکو بادۂ گلرنگ اے ساقی
چمن شاداب ہین پھر اندنون باران رحمت سے

کرے گا گر میان غیر وہ سے میرا دل جلانیکو
نہ باز آئیگا وہ آتش کا پرکالہ شرارت سے

تمہارے چاند سی صورت کی جو ہین دیکھنے والے
اونہین ایسا نجانا کام خورشید قیامت سے

گدائی تیرے کوچے کی مجھے اے یار شاہی ہے
غرض ہے منصب و جاگیر سے نے مال و دولت سے

سمجھکر حسن سے خالی اے فرقت کی راتون نے
کبھی مہتاب کے جانب نہ دیکھا اپنی غیرت سے

نہ خوش آتا ہے گلشن اور نہ صحرا اسکو بھاتا ہے
تیرے دل کا یہ عالم ان دنون ہے جوش وحشت سے

خدا اسکو قبر مین بھی یاد رکھے جلن آے گا
جلیگا تا قیامت دل میرا سوز محبت سے

بچھا ہے گل وہ آنکھین دین چمن آرا ے قدرت نے
کہ جن کا حسن نرگس دیکھتی ہے چشم حیرت سے

کبھی کیونکر نہ اکثر وہ پری رو مجھکو دیوانہ
عیان ہین صاف سارے عشق کی آثار صورت سے

عروس قبر سے کیا مجھکو ہم آغوش ہونا ہے
چلی آتی ہے جو بوے کفن شاہون کی خلعت سے

ہزار ون لوگ جسکے دیکھنے مشتاق ہین عاشق
ملا ہے مجھکو [illegible] کی عنایت سے

ایضاً

بات سن کر یون ہین اغیار سے صحبت ہو گئے
بات کرنی کی نہ [illegible] ہی ملت ہو گئے

مرتے دم پیش نظر گر تیری صورت ہو گئے
مجھکو قرآن کی قسم رنج مین راحت ہو گئے

مر کے بھی مین نہ اوٹھونگا جو نہ وصلت ہو گئے
یہین خراب ہوگی اپنی یہین تربت ہو گئے

بلبل اوس گل کو جو دیکھی کی تو یہ یاد رہے
سب فراموش گلستان کی حکایت ہو گئے

دل گیا جان گئی خلق مین بدنام ہوئے
کیا خبر تھی کہ محبت مین یہ آفت ہو گئے

اپنی کوچے مین مجھے دیکھ کے کہتا ہے وہ شوخ
جب تو مر جائیگا ہمکو تب ہے راحت ہو گئے

ایک ہی وار مین گر سر نہو تن سے جدا
تیغ قاتل سے بہت مجھکو خجالت ہو گئے

بھول جاؤنگا مین سب کچھ اوسی جب دیکھونگا
نہ گلہ ہوگا زبان سے نہ شکایت ہو گئے

داغ دیتا تمہین گر مجکو یہ ہوتا معلوم
ترک دیدار ہی نہین یہ محبت ہو گئے

تم لوٹھا دو گی جو اپنی رخ گلگوں سی نقاب
زرد خورشید جہانتاب کی رنگت ہو گئے

تو وہ مرجہ وہی یکسبجا بن جہان کہتی ہین
انکسکو ای رشک پری تجہسی الفت ہو گئے

سیکڑون مرگئے مرجاہت مین تیرے عارض کے
عشق نجاست بہی ہو اگر تو قیامت ہو گئے

وصل مین جو تیری ہونٹوں سی مزا پایا ہی
لب شیرین مین بہی ایسی نہ حلاوت ہو گئے

کون تنہای تربت مین ہی مونس یارب
ہونگی اعمال سیہ یا تیری رحمت ہو گئے

نقد دل یار کو دیتا نہ کبہی ای عاشق
جانتا گر کہ امانت مین خیانت ہو گی

ہمیشہ تیز ہی تیغ انکی آشنا کی لیے
دلا بتون سے محبت نہ کر خدا کی لیے

جو کام آئے تو دین جان آشنا کی لیے
وفا ہمارے لیے ہی تو ہم وفا کی لیے

رکہا ہی انکو سگ یار دلربا کی لیے
نہین ضرور میری استخوان ہما کی لیے

مجہی یقین ہی اجابت چہپای منہہ اپنا
اوٹھاؤن ہاتہہ اگر وصل کے دعا کی لیے

ٹپک رہا ہتہ سی اسنے میرا دل صد چاک
دیا ہی شانہ تیری گیسوئی رسا کی لیے

کہا جو مشک ختن زلف کو قصور کیا
سزا ضرور ہی ایجان اس خطا کی لیے

بری سمجتے ہین آزاد قید آرایش
ہم اپنے ہاتہہ نہ بندہوائین گی حنا کی لیے

طلب جو بوسہ کیا گالیان ملین بالنسی
سوال کا یہ جواب آیا مجہ گدا کی لیے

یہ قحط زر ہی کہ ڈہونڈہے اگر کوئی بیمار
ملی نہ شربت دینار ہی دوا کے لیے

مین کسطرح شب فرقت مین چاند کو دیکہون
تڑپ رہا ہی دل اوس شوخ مہ لقا کے لیے

سخن کمر و لب رنگین سی کچہہ کہ ہمنی نہتین
دیا ہی دل کو اسی لعل بی بہا کے لیے

پہڑک رہا ہی دل اس نہہ و لبت سی صیاد
کوئی تو چاک قفس کہول دی ہوا کی لیے

مریض عشق ہوئین اور مسیح ہی معشوق
اوسی سے کہدو یہ مجہی لیچلو شفا کی لیے

جوان ہوئین ابہی ہمہ ضعیف کہتے ہین
یہہ اپنا حال کیا ایک بیوفا کی لیے

ضرور اوٹھینگے گنہ عفو ہونگے ان عاشق
یہان جو روتے ہین مظلوم کربلا کی لیے

خون کرد دلم غنچہ لبی ہوش ربائے
گل پیرہنی عشوہ گری تازہ ادائے

ای چشم تو آشوب جہان آفت دوران
دی طرۂ گیسوی سیاہ تو بلائے

نسبت چہ دہم از رخ تابان تو ای یار
در مہر نہ این حسن نہ در ماہ صفائے

افتادہ بکنج قفس مرغ دل من
نی بوی گلی میرسد این جا نہ ہوائے

از شہر چہ کار ہست کہ این وادی وحشت
شد مسکن سودازدۂ آبلہ پائے

تسکین چہ امید دہم خاطر خود را
رحمی بہ دل اوست نہ مہری نہ وفائے

بیرون رو دای شوخ بدہ بوسہ بہ عاشق
گو ہست ستادہ بدر ت ہمچو گدائے

مجھے اوس جفا جو سے الفت وہی ہے
میری نام سے اسکو نفرت وہی ہے

اکیلا ہون یہان پر اذیت رہی ہے
مجھی قبر مین در [illegible] رہی ہے

وہ ہو بیوفا مین تو اہل وفا ہون
مجھی اوس پری کی محبت وہی ہے

نہین جاتین ابتک لڑکپن کی باتین
یہ شوخی وہی ہی شرارت وہی ہے

نہ حاصل ہوئی بعد مردن بھی صحبت
تپ غم کی ابتک حرارت وہی ہے

چھپی گرچہ لاکھون ہی قرآن ابتک
تیری مصحف رخکی حرمت وہی ہے

وہی ہی نہ مجھے بوسۂ لب کا اپکا
اونہین منہ چھپانیکی عادت رہی ہے

جوان مرگ و جان باز لکھا ہی جسپر
تمہاری فدائی کے تربت رہی ہے

نہ تاثیر کی آہ سوزان نے مطلق
تیرے دل سے اوسکو غفلت رہی ہے

لکھا ہی جو شعر تعید اوس گل نے نامہ
ہی مطلب نیا پر عبارت وہی ہے

کہان ہی وہ حسن آئینہ مین تو دیکھو
جو پہلی تہی صاحب صورت وہی ہے

فلک نے مجھے ہر طرح گرچہ پیسا
یہ نیت ہی ہی طبیعت وہی ہے

طلب جو کیا مجکو بخشا دہ عاشق
میری حال پر حق کی رحمت وہی ہے

آئی کب وہ قاتل خونخوار دیکھا چاہیے
میان سی کسدن کھینچے تلوار دیکھنا چاہیے

عرق افشاں ابروے خمدار دیکھا چاہیے
اک نظر وہ تیغ جوہر دار دیکھا چاہیے

چار ہو کس سی نگاہ یار دیکھا چاہیے
کون لوٹے دولت دیدار دیکھا چاہیے

تا کجا رہتا ہی یہ انکار دیکھا چاہیے
وصل کا کرتے ہو کب اقرار دیکھا چاہیے

جسطرح ہو لطف وصل یار دیکھا چاہیے
آج تو رخسار پر رخسار دیکھا چاہیے

جان و دل ہاتھوں پہ رکھکر چلا ہوں نذر کو
پڑتی ہی کس پر نگاہ یار دیکھا چاہیے

عشق میں آگر شک لیلی کے گریباں پھاڑ کر
مثل مجنوں دامن کہسار دیکھا چاہیے

جان آئی ہی لبوں پر اب تیر مرگ ہی
اے مسیحا حالت بیمار دیکھا چاہیے

ہی غنیمت فصل گل اے ہمصفیران چمن
ان دنوں دل کھولکر گلزار دیکھا چاہیے

زرد ہی وہ بھی اسیر جسکے سینہ کی عشق میں
چلکے رنگ نرگس بیمار دیکھا چاہیے

مینہ برسنی میں مجھی یاد آگیا وہ چشم حسن
آج جوش چشم دریا بار دیکھا چاہیے

عشق دنداں و لب سودائے زلف و خط و خال
ایک جان اور اسقدر افکار دیکھا چاہیے

منہ نظر آتی ہی مطلب سے جو وصل ہی یہ لطف
بدلی آئینہ کے وہ رخسار دیکھا چاہیے

پیچ اوٹھائیں ہم پریشاں ہوں کہ سودائی بنیں
جو دیکھائی عشق زلف یار دیکھا چاہیے

مغبچو کیا رنگ لائی شیخ کی ریش سفید
ہی یہ طرہ سر نے دستار دیکھا چاہیے

آئی کب فصل بہاری ہو کب دور شراب
میکدہ میں جائیں کب میخوار دیکھا چاہیے

جھانکنا غیروں کو کب موقوف ہوگے یار کا
بند کب ہوں روزن دیوار دیکھا چاہیے

الجھنوں کب آپ سے پھر تینگی میری پانوں کی
کب بلی گا ذاد می پر خار دیکھا چاہیے

وحشت دل کا یہی عالم ابھی سی ہی تو پھر
جرم کیا تو کبہلن کی ہو چکا ماہ صیام
ای صبا اوس گل کی کوچی سی کب آئی گی ادھر
فاتحہ تو پڑہ لی ہم حسرت زدون کی قبر پر
بعد مرنیکی بھی ہی سیر سر مین ہی سودائے زلف
میر کو سمت سا حسین ہے کوئی ہی ہان یا نہین
باغبان جسوقت توڑی گل تو چلی یا نہین

آگی کیا دکھلائی عشق یار دیکھا چاہیے
سیکشو پھر خانہ خمار دیکھا چاہیے
کب سو نگہائی گی شمیم یار دیکھا چاہیے
کب پھر آتا ہو ادھر ای یار دیکھا چاہیے
گور کی راتین سیاہ و تار دیکھا چاہیے
چلکے سار المصر کا بازار دیکھا چاہیے
خار خار بلبل گلزار دیکھا چاہیے

کب تلک اپنی روضۂ پر نور پر عاشق تمہین
یاد فرماییں شہ ابرار دیکھا چاہیے

خوشی ہی عید کی وہان اور یہان شیون پہ شیون ہے
پی نظارہ مشتاقون نی کی ہی رخنہ اندازی
گرا پڑتا ہی ای قاتل ہر اک شوق شہادت مین
بناؤ پر بناؤ ہی تو آرائش آرایش
خیال خال جانان سی نہ کیونکر دل منوّر ہو
عدو کی جان جاتی ہین ہین تیغ غارت گر وہ گیسو ہے
لپٹ کر اوس پری سی گرم سوتا ہون زمستان مین
نہین آٹہتی ہین پہر جسم دیکھتی ہین دیدہ دل سے
میری سینی پہ بھی داغ جنون ہین اور جگر پر ہے
نگاہ بد کا ڈر کا ہی بس اوس شوخ کمسن کو
تہ و بالا الٹن ہو تمہین جسدم زلف پیچان کے

سنور تمہین ادہر زلفین ادہر الجھن اوہی الجھن ہے
تیری دیوار مین آ سر مرش ور نہ پہ در ہی ہے
تہ شمشیر ابرو آ رگ پہ گردن ہے
سجاوٹ پہر سجاوٹ ... جوبن پہ جوبن ہے
ستارے کیطرح وہ بھی رخ روشن پہ روشن ہے
ہماری واسطے ہر روز وہان دشمن پہ دشمن ہے
کبھی ہی گال پر گال اور کبھی گردن پہ گردن ہے
عبث پردی پہ پردہ ہے عبث چلمن پہ چلمن ہے
شگوفہ ہی نیا بلبل کہ یہان گلشن پہ گلشن ہے
تو ہیکل پر ہیکل آج کل جوشن پہ جوشن ہے
تو ہوتا ہی یہی سب کو گمان ناگن پہ ناگن ہے

فراق یار مین ہم اسقدر روئے ہین اے عاشق

کہ اشکون سے ہمارے تر بتر دامن رہا ہے

انکی نظر و نسی دل چھپا بھی ہے — یہ نشانہ کبھی بچا بھی ہے
یونہی اقرار آپ کرتے ہین — بوسۂ لب کبھی دیا بھی ہے
کیا ہی کا ان کو ہما کسکو — کوئی اب استخوان رہا بھی ہے
آج تو لطف می ہی ای ساقی — پاس ابر ہے ہوا بھی ہے
ہو محبت سے کے نتدر کیا تجکو — دل کسیکو کبھی دیا بھی ہے
جسطرح مین جلا ہون فرقت مین — کوئی بھی آگ یون جلا بھی ہے
اک ذرا دلمین سوچئے صاحب — ہمسے اقرار کچھ کیا بھی ہے
ہو نہ کیون حال دل میرا ظاہر — راز الفت کہین چھپا بھی ہے
مینے جو جو اٹھائی عشق مین رنج — دوسری کا یہ حوصلا بھی ہے
پوچھئی کس سے آہ خیال عدم — کوئی جا کر وہان پھرا بھی ہے
سچ بتادی کہ یاس نے فاسد — کچھ زبانی مجھی کہا بھی ہے
اک مجھی کو نہین تلاش رزق — روز گردش مین آسیا بھی ہے
مژہ یار تا کجا بیہ خلش — تیری کاوش کی انتہا بھی ہے
اسقدر کیون مجھے ستاتی ہو — ائی ستم خوف کبریا بھی ہے
ناز بیجا بھی ان حسینون کا — حق تو یہ ہے کہ کچھ بجا بھی ہے
تجکو مرنا ہی ایکدن غافل — کوئی زندہ سدا رہا بھی ہے
ای بتو اسقدر نہ پھولو تم — دلمین سوچو کوئی خدا بھی ہے

جس پہ عاشق ہون وہ تو ای عاشق
بیوفا بھی ہے کج ادا بھی ہے

تیرے انکھہ تب چھپے جدہر ہو گئے — وہ صف دم مین زیر و زبر ہو گئے

یونہین ہجر کے شب بسر ہو گئے — تڑپتی تڑپتے سحر ہو گئے
خبازری پہ کہان تا جو روبی کو آئے — ہمین کسطرح یہ خبر ہو گئے
کبھی ابروون کی مجہی کیا نہ کم — کہ برچھی وہ ترچھی نظر ہو گئے
جو گذری سو گذری کہون منہہ سی کیا — شب ہجر جون تون بسر ہو گئے
وہ سوئی وہان شب کو آرام سے — یہان کروٹین لے بسر ہو گئے
میری دل کا بت حال کہل جای گا — ہمین سے ہے محبت اگر ہو گئے
عجب کیا جو پنہان رہی آنکہہ سے — کمر اونکے تار نظر ہو گئے
بہڑکنی لگا گرم آہون سے دل — دبی آگ پہر شعلہ ور ہو گئے
غنیمت ہی راحت سی گر چار دن — یہہ عمر دو روزہ بسر ہو گئے
کہان راہ بہولی جو آئے ادہر — سوائے گدہر سے کدہر ہو گئے
نہ کام آئی کچہ ہجر مین آہ دل — یہ کم بخت [illegible] اثر ہو گئے
لچکتے ہی اوٹہنے مین دیکہو ذرا — یہ اوس گل کی نازک کمر ہو گئے
دوا کی تو تاثیر سب جا چکے — دعا بہی ہر اک بے اثر ہو گئے
یہ شیرین ہین اوس غیرت گل کی لب — کہ مسواک بہی نیشکر ہو گئے
سلامت وہان سے پہر آیا ادہر — بڑی خیر ای نامہ بر ہو گئے
کہان تک لکہون اوسکو فرقت کا حال — بہت دیر ای نامہ بر ہو گئے

نہ عاشق سے پہرتی کبہی دیکی آنکہہ
مگر دشمنون کی نظر ہو گئے

نہ پوچہو کہ دل کیا کیا چاہتا ہے — یہ سودائے جان اب دیا چاہتا ہے
دلا کیون تو رسوا ہوا چاہتا ہے — جو پہر نام الفت لیا چاہتا ہے
پہر اشکون کا دریا بہا چاہتا ہے — قیامت کا طوفان اوٹہا چاہتا ہے

کیا جسکا خون تمنے نٹہے بہائے
جنازہ اب اوسکا اوٹہا چاہتا ہے

بہار جنون مین مرا دست وحشت
گریبان کے ٹکری کیا چاہتا ہے

بند ہا تار اشکون کا آنکہو نسی میری
بس اب راز الفت کہلا چاہتا ہے

یہی ہی اگر وحشت دل کا عالم
کوئی نین سودا ہوا چاہتا ہے

مبارک ہو ای بلبلو پہر چمن مین
بہار آئی ہی گل کہلا چاہتا ہے

سنورتے ہین پہر شام سی ونکی گیسو
مقرر کوی پہر پہنسا چاہتا ہے

مسلمان پئی طوف آئین گی ای بت
تیرا کوچہ کعبہ ہوا چاہتا ہے

نہ کر ناز عمر دو روزہ پہ غافل
جو آیا ہی یہان وہ چلا چاہتا ہے

کہا اوسنے دیکر سخن مجہے رسن جکی کو
بتا ہیچ تو اب اور کیا چاہتا ہے

فقیری ہی ہین مسند سے کیا کام ہمکو
تیرے در پہ تکیہ ہوا چاہتا ہے

ہوئی وصل کی رات افسوس آخر
قمر کوئی دم مین چہپا چاہتا ہے

چلین تیر مژگان ہی ای ترک مجہپر
جو قتل ابرو لئے کیا چاہتا ہے

نہ کیون عشق بت مین میری جان جاتی
وہ ہوتا ہی جو کچہہ خدا چاہتا ہے

سوی کربلائی معلی یہ عاشق
سفر لکہنئو سے کیا چاہتا ہے

نہ تجہے ہم جواے گلبدن دیکہہ لیتے
تو سب اپنا دیوانہ ین دیکہہ لیتے

بہار آئی ہی پہر خدا جانے کیا ہو
ذرا اجل کے سیر چمن دیکہہ لیتے

وہ اکان مین جو گڑی بہول جاتے
اگر اونکی آنکہین ہرن دیکہہ لیتے

جو تم ہمسے کرتے محبت کی باتین
بہلا کچہہ تو طرز سخن دیکہہ لیتے

دم نزع بالین پہ میرے تم آکر
ذرا فرقت روح تن دیکہہ لیتے

ٹہر جاتے ای ہمرہان بس تم آشنا
کہ اکبار پہر ہم وطن دیکہہ لیتے

اوتارا تھا ہمکو جو تربت مین تم نے
تو منہ بھی ہٹا کر کفن دیکھ لیتے

خجل ہوتے گردون پہ ساتون ستارے
جو پیکر کا یہ نورتن دیکھ لیتے

شب وصل مین تم سیرا جان دینا
ملا کر دہن سے دہن دیکھ لیتے

نشان لیتے چہلون کل سینے پہ میرے
کبھی تم بھی ای گلبدن دیکھ لیتے

ابھی صاف ہو جاتے دامے سے باہر
جو اوس گل کا گل پیرہن دیکھ لیتے

نہ آئی صد افسوس فصل بہارے
ہمارا بھی دیوانہ پن دیکھ لیتے

جو سنتے کبھی مجھسے اشعار رنگین
یقین ہی کہ لطف چمن دیکھ لیتے

سمجھتے برا اپنے صحبت کو زاہد
وہ رندون کی گر انجمن دیکھ لیتے

لڑائی اگر ہمکو منظور ہوتے
تو سب آپ کا بانکپن دیکھ لیتے

خطا کی جو دیکھا سوی زلف مشکین
عوض اسکے شہر ختن دیکھ لیتے

عقیق اونکی نظرون سے گرتی مقرر
تیرے لب جو اہل یمن دیکھ لیتے

رقم کرتے ہم اونکی توصیف عاشق
اگر وہ کمر وہ دہن دیکھ لیتے

عشق گل مین زرد رنگت ہو گئے
اور ہم دو دن مین صورت ہو گئے

ہجر مین دنیا سے رحلت ہو گئے
درد غم سے بس فراغت ہو گئے

عشق قامت مین قیامت ہو گئے
اور نازل سر پہ آفت ہو گئے

مجھسا دیوانہ نہوگا دوسرا
اپنے سایہ سے بھی وحشت ہو گئے

جان دینے مین نہ ٹھہرے دیر کے
شکر ہے کیا جلد فرصت ہو گئے

ابتو یہ ہی جب کہین وہ مل گئے
دور سے صاحب سلامت ہو گئے

ناز بیجا پھر وہی کرنے لگے
پھر وہی تم مین شرارت ہو گئے

ہی گرد شمع پروانون کی فوج
صبح کی ہوتی سے رخصت ہو گئے

جی سے گئے مُردے تو زندے مر گئے — یہان سے برپا قیامت ہو گئے

پھر بہار آئے ہوا زور جنون — مایل سودا طبیعت ہو گئے

بات کرنے بھی نہ آتی تھی ہمین — اب زبان مین کیا طلاقت ہو گئے

فاتحہ کو قبر پر آیا وہ گل — روح کو اسوقت راحت ہو گئے

مل گئے یہان خاک مین کیا کیا مکان — منہدم کیا کیا عمارت ہو گئے

بیوفائی کی جو عاشق یار نے
نام سے الفت کے نفرت ہو گئے

عیان ہے رنگ عشرت اندنون ہر غنچہ و گل سے — چمن مین آئی ہی باد بہار کس تجمل سے

میرے نغمے جو گلشن مین سنی گوش تامل سے — تعجب کیا ہی خون ٹپکی اگر منقار بلبل سے

ہجوم فوج طفلان ساتھ ہی زنجیر کی غل سے — چلے ہین سوئے زندان جنون ہم کس تجمل سے

محبت اوسکو مجھسے ہی مجھی او غیرت گل سے — تعشق چاہیے بلبل کو گل ہی گل کو بلبل سے

گرفتار بلا ہین عشق جو ہی اوسکی کاکل سے — بہت بہتر تھا اولجھاتی اگر دل زلف سنبل سے

چمن کیونکر نہ شرمائے بھلا او غیرت گل سے — وہ قد شمشاد سا ہی گال گل سی بال سنبل سے

ادا ہی ترک ستم ایجاد پر مین جان دیتا ہون — کیا ہی جسنی کشتہ مجھکو شمشیر تغافل سے

عیادت کو میری للہ آؤ سنکر جانی دو — کہ اب ایمان خاتمہ بالخیر ہوتا ہی تساہل سے

گئی فصل بہاری باغ سے باد خزان آئے — جگر ٹکڑے ہی گلون کے ہو گئے فریاد بلبل سے

مرا الجھانا ہو کیا لو توقف ناصح سمجھانا نہین — کبھی پرہیز بلبل نے کیا ہی صحبت گل سے

قفس سے آ مرغ قفس نالی کہان تک یاد گلشن مین — کہ وحشت مجھکو ہوتی ہی تیرے فریاد کی غل سے

جہان کی بی ثباتی دیکھ کر حیرت مین رہتا ہون — ترقی ہی خوشی کی کچھ نہ کچھ غم ہی تنزل سے

کہمار نندو مکن درد عشق مین جو مستی مین — میر ارانہ نفاق ظاہر ہوا شیشے کی قلقل سے

غزلون مین آمد آمد کیا ہوئی فصل بہاری کے — ہمیشہ خندۂ گل آتی ہی فریاد بلبل سے

نہین ہو جو ہمراہ جنازہ بلبلین عاشق
مگر روشن ہوے ہین پیشانی روغن گل سے

تا بلب آئے ہی دل آہ رسا بھی آئے
کوچۂ یار سے یہان تک جب صبا بھی آئے
سے ہمنے چاہا تو ہمتین شرم و حیا بھی آئے
یاد گیسوی سیہ فام سے تڑپا دل زار
پھر گئی شکل دکھا کر نہ مرے معشوقکی طرح
مجھکو دعوی ہی بجا گل کی ہوا داری کا
خون ہوکے دل نازک تو رسائی ہی محال
خشک اک برگ ہون گلچین کا گلہ کیا مین کرون
قرب پایا جو حسینون کا تو ٹھنڈا ہو دل
شوق اوس شک پیکو ہوا صیادی کا
شور زنجیر سے سمجھا وہی مین دیوانہ
باغ عالم مین عجب بلبل بدبخت ہون مین
نہ ملا قافلہ والون کا نشان تک یارب
ہون وہ دیوانہ ہوا اور سوا جوش جنون
آج تک مجھکو نہ بھولی سی کسی نی پوچھا
رفتگان رہ اقلیم عدم جا پہونچے
اتنی تاثیر تو نالون نے سیری کی آخر
چپ تھے مرغان چمن فصل خزان تھی جبتک
ساقیا بادۂ گلگون کا یہی وقت تو ہی

شمع روشن ہوئی جسدم تو ہوا بھی آئی
ساتھ ہی نکہت گیسوی دوتا بھی آئے
ناز و انداز بھی آئی یہ ادا بھی آئے
آفت ہجر مین مجھپر یہ بلا بھی آئے
اوسنی بھی تازہ ادا کی جو قضا بھی آئے
جا چکا جب مین چمن مین تو صبا بھی آئے
پاؤن تک یار کے پس پس کی حنا بھی آئے
باغ سے میرے اوٹھانیکو ہوا بھی آئے
سایۂ گل مین جو بیٹھی تو ہوا بھی آئے
لو مراد دل مرغان ہوا بھی آئے
میری کانون مین جو شہنا کی صدا بھی آئے
کہ قفس تک نہ گلستان کی ہوا بھی آئے
گر دکیسی کہ نہ آواز درا بھی آئے
اوڑگئے ہوش جو صحرا سی ہوا بھی آئے
وہ عیادت کو جو آئی تو قضا بھی آئے
ایسے خاموش کہ ہم تک نہ صدا بھی آئے
ہچکی آئی جو انہین یاد خدا بھی آئے
اب بہار آئی تو بلبل کی صدا بھی آئے
جھوم کر ابر بھی آیا ہے ہوا بھی آئے

شمع سے پوچھے کوئی عشق کو پروانون کے
جل گئی خاک ہوئی پر نہ صدا بہی آئے

غیر سے پہلوے معشوق نہ خالی پایا
شمع تک آئی پتنگے تو ہوا بہی آئے

نے طلب کوئی کسیکی نہین کام آتا ہی
دامن زخم جو پہیلے تو ہوا بہی آئے

ہی یہ اندھیر کہ بہوانے تو تہی ای عاشق
شمع تربت کے بجہانے کو ہوا بہی آئے

ڈہونڈہ لائین گے بہت تازہ مضامین عاشق
اپنے قابو مین اگر طبع رسا بہی آئے

عید کا روز ہی احسان تو کیجیے
اس ادا پر مجھے قربان تو کیجیے

کاٹ کر سر نہ مجھے بیجان تو کیجے
جلد مشکل مری آسان تو کیجے

کہولیے زلف نہ رخسارون پر
حال عاشق نہ پریشان تو کیجے

پہر گلے سے مین لپٹ جاؤن گا
دیکھیے تیغ نہ عریان تو کیجے

رکھہ لوان خود اپنے گلی پر شمشیر
آپ منہہ سے جو کبہی ہان تو کیجے

جوش وحشت ہے بہار آئی ہے
چاک پہر اپنا گریبان تو کیجے

پان کہاکر لب رنگین اپنے
غیرت لعل بدخشان تو کیجے

غیر کو حکم نہ درون آنے کا
مجکو در کا جو نگہبان تو کیجے

مہد سے ملیے کہ ہو دوچار کا خیال
اپنے کوچے کو گلستان تو کیجے

بوسے لیتا ہون تو فرماتے ہین
بس بہت ہمکو نہ حیران تو کیجے

کہولیے زلف کا دریا مین نہ دام
مچھلیون کو نہ پریشان تو کیجے

منہ چہپالے گا وہ شرما کے ابہی
رخ تو سوئے مہ تابان تو کیجے

کہل گیا حال تمہارا مجہپر
مجھسے پردہ نہ مرے جان تو کیجے

روضۂ پاک پہ پھر عاشق کو
یاد ای شاہ شہیدان تو کیجے

نہین کٹتی پہ پیری کی ہی طبیعت آہی جاتی ہی
حسین جب سامنے آتے ہین الفت آہی جاتی ہے

ضعیفے مین جوانی کی حرارت آہی جاتی ہی
حسین جب سامنے آتی ہین الفت آہی جاتی ہی

بھڑک جاتا ہی دل یہ بین طبیعت آہی جاتی ہی
حسین جب سامنے آتی ہین الفت آہی جاتی ہی

ستمگر شعلہ رو یونہین شرارت آہی جاتی ہی
حسین ہنستے ہین جو کچھ اون مین نخوت آہی جاتی ہے

خیال گیسوی شبگون مین شامت آہی جاتی ہی
میرے دل کے بدولت مجھ پہ آفت آہی جاتی ہی

تمہارے ہجر مین اتنون کو جب دم بھر سکتا ہون
زبان پہ ہوتے کے اوسوقت لذت آہی جاتی ہی

اوڑاؤن دھجیان کیونکر نہ وحشت مین گریبان کی
بہار گل مین ورون پہ طبیعت آہی جاتی ہی

مجھے درد محبت نی کیا ہی ناتوان لیکن
عیادت کو جو وہ آتی ہین طاقت آہی جاتی ہی

ہزارون گالیان جب تم مجھی ہو جو دیتی ہو
تو میری بھی زبان پر کچھ شکایت آہی جاتی ہی

مروت ترک کی وس شوخ نے ملکر رقیبون سے
مثل مشہور ہی تاثیر صحبت آہی جاتی ہے

کناری ہو بہ تنگ خاطر گو مین ناتوان لیکن
مجھے اوس گل [illegible] محبت آہی جاتی ہے

سحر تک ملتین کرتی ہی کرتے وصل کی شب کو
یہ مشکل ایک [illegible] نوبت آہی جاتی ہی

حسینون سی نہین خالی مرقع بزم عالم کا
نظر یہان کے ان دلچسپ صورت آہی جاتی ہی

بیان کرتا ہون اپنا درد دل جب یار سے جاتی
تکلم مین زبان کو میری لکنت آہی جاتی ہی

خیال قامت موزون ہی جیسے الکوای عاشق
نئی ہر روز اک مجھپر قیامت آہی جاتی ہے

وصل ہوتا نہین دن کٹتے ہین خالی خالی
ہم ہین اور ہجر کی راتین ہین یہ کالی کالی

شرم سے نرگس شہلا وہین گڑ جاتی تھی
جب نظر آتی ہین آنکھین یہ کالی کالے

گلستان مین جو اب ہی غیرت گل کی آمد
بلبلین نغمہ سرا پھرتی ہین ڈالی ڈالے

مے گلرنگ کے دینی کا مزا ہی اسوقت
ساقیا خوب گھٹا آئی ہے کالی کالے

اک [illegible] دیجیے انصاف ہی شرط
دل میرا لیجیے نقدون مین نرالی خالے

سرخی پان لب لعل پہ دل صدقہ ہی
واہ کس حسن سے لڑ جاتی ہی لالی لالی

نظم کرتا ہون جو وصف قد جانان عاشق
کیا ہی مضمون کیے ہاتہ آتے ہین عالی عالی

ساقیا دیکھ تو ہی کیا ہی گھٹا ساون کے
وجد مین لائی ہی ستون کو ہوا ساون کے

دیکھو دیوانو وہ آتی ہی گھٹا ساون کے
تخت پریون کے اوتاری گی ہوا ساون کے

دم عیسے ہین یہ جھونکے نہین ٹھنڈی ٹھنڈے
جان آتی ہے جو چلتی ہے ہوا ساون کے

فیض سے ابر بہاری کی ہین سر سبز چمن
آئی رت خیر سے پھر شکر خدا ساون کے

سرخ جوڑے وسنی حسینونکی شفق پھولی ہی
آمد آمد ہی جو آئی باد صبا ساون کے

سیکڑون کوس نظر آتا ہی سبزہ ہر سو
لطف دکھلاتی ہی جنگل مین گھٹا ساون کے

روز خون ہوتے ہین مہدی لگی ہاتھونسی تیر
رنگ لائی ہی قیامت کا حنا ساون کے

چہچہے کرتے ہین ہر شاخ پہ مرغان چمن
ہر طرف غل ہی بہار آئی ہی کیا ساون کے

مسی آلودہ لبون کا جو خیال آتا ہے
صاف گر جاتی ہی نظرون سی گھٹا ساون کے

دیکھیے کون دل ار مین تاثیر کرے
گرم آہین ہین کیے یا یہ سر ہوا ساون کے

سامنا کر نہین سکتے کبھی آنکھونسی میرے
لاکہ برسا کرے گھر گھر کے گھٹا ساون کے

کیا تعجب ہے مجھی جوشش جنون ہو جائے
ای پری سلسلہ جنبان ہی ہوا ساون کے

ساقیا جام یہ جام آج پلا بھر بھر کے
دل جوانون کے بڑھاتی ہی گھٹا ساون کے

رقص طاؤس سے بلبل کے نہی ہوش اڑتی ہین
یہ پرستان کی ہوا ہی کہ ہوا ساون کے

بادہ خواری کا مزہ ہی بس انہین روز دو تین
فصل مرغوب ہی مستونکو بلا ساون کے

صبح ہوگے تو چلے جائیو کہنا مانو
شب ہی کالی بہت ای ماہ لقا ساون کے

صاف آتی ہی لب جام سی آمین کی صدا
مانگتا ہی جو ہر اک مست دعا ساون کے

جان دی الفت گیسو مین جو عاشق مین نے

شامیانہ ہوئی ہر قد پہ گھٹا ساون کی

لی جان میری ہنسنے خوشی سے ۔۔۔ باز آیا مین ایسی دل لگی سے
ہر دم تجھے شغل ہی اسی سے ۔۔۔ جلتا ہون مین تیری آرسی سے
بوسے لینے مجھے دی سکے بوسۂ لب ۔۔۔ کہنا نہ یہ بات ابھی کسے سے
بالغ ہے عبث ع مجھکو زاہد ۔۔۔ توبہ نہ کرونگا میکشی سے
ہونٹون پہ جماکے اوسنے مسی ۔۔۔ لوٹا مجھے کیا دھڑا دھڑی سے
سو جان سے اجی فدا ہی یہ دل ۔۔۔ کرتا ہون مین تمکو پیار جی سے
روشن ہی میرا سیاہ خانہ ۔۔۔ تیری چہرے کی روشنی سے
یاد آئے جو وہ کمر دم مرگ ۔۔۔ دی جان عجب کسا مسی سے
دل لے گئے ہو جان کا جو خواہان ۔۔۔ ڈر لگتا ہے ایسے ایلچی سے
روتا ہون مین آپ ہنس رہین ہین ۔۔۔ کیا فائدہ ایسی [illegible] سے
یہ ظلم و ستم تمہارے صاحب ۔۔۔ کوئی پوچھے [illegible] جی سے
مرکر بھی یہین مین دفن ہونگا ۔۔۔ مردہ نہ اوٹھے گا [illegible] گلی سے
اللہ رے دماغ اوس صنم کا ۔۔۔ بوسہ بھی دیا تو بیدلی سے
آنکھونمین ہین اشک لب پہ نالے ۔۔۔ یہ حال ہوا ہے عاشقی سے
قیمت یاقوت لب کے اونکے ۔۔۔ پوچھے کوئی مجھسے جوہری سے
باتین یہ تمہین نہین ہین زیبا ۔۔۔ ق ۔۔۔ اسطرح ملو نہ ہر کسے سے
مین دوست ہون اس ہی کہدیا ہے ۔۔۔ آگاہ رہو برے بھلے سے
آنکھون مین ہی دم پہ اونکی صورت ۔۔۔ تکتا ہون عجب بیکسی سے
اک حسن ہی قد کی راستی مین ۔۔۔ تیرے رفتار کی کجی سے
چہرے سے کہلا سفید موباف ۔۔۔ کالا نکل آیا کیچلی سے

کیا خوب غزل کہی ہی عاشق
داد اسکی ملی گی منتہی سے

نور احمد ہی یہ آٹھو پہر کے روشنی سے
دنکو ہی خورشید کی شب کو قمر کی روشنی سے

سامنی ہی شب کو اوس نکلی جو سحر کے روشنی
ہوگئی اندھیر محفلو اپنی گہر کی روشنی

ہی وہ دن کہ پہر تو یہ آٹھو پہر کے روشنی
بڑہ گئی ہی خورشید سی میرے قمر کی روشنی

جھلانا وہ چراغون کا وہ تڑکا نور کا
لطف دکہلاتی ہی آنکہو نکو سحر کی روشنی

آتش دل نی مجہی سر و چراغان کر دیا
دیکہہ لے دیکہی نہو جسنی شجر کے روشنی

میری تربت پر عبث شب کو جلاتے ہین چراغ
یہان ہی کافی مشعل داغ جگر کی روشنی

دور سے کسطرح دیکہون اوس رخ تابانکو مین
کام کرتی ہی نہین مطلق نظر کی روشنی

زلف لٹکی رخ پہ یو ظاہر ہوا اعجاز حسن
مل گئی تاریکیے شب سے سحر کی روشنی

ہی یقین شرما کی نکلے نہ پہر شبکو ماہتاب
دیکہہ پائی گہر میرے داغ جگر کی روشنی

دفع ظلمت شب ہوئی بی شک انہین کے نور سے
بیشتر آدم سے تہے خیر البشر کے روشنی

دیکہنے کی ہی فقط ساری یہ دنیا کی نمود
نفع کیا مرنے کے تو تربت پہ اگر کی روشنی

کون سی جا حسن کے جلوہ سے خالی ہی دلا
ہر طرف ہی اوس بت نازک کمر کی روشنی

ہجر مین ای رشک یوسف پیر کنعان کی طرح
مٹ گئی رونی سے میری چشم تر کی روشنی

رہروان وادی الفت ہین جو اونکے لیے
ظلمت شام غریبان ہی سحر کی روشنی

یاد مین اوسکے در دندانکی رو دی سب کبہی
اشک کے قطرون نی دکہلائی گہر کی روشنی

چھوڑ کر چلمن اوٹھایا رخسی پردہ یار نے
برق کی صورت ادہر چمکی اودہر کی روشنی

شام کہا دس نکلی آگی یون اوڑا رنگ قمر
جسطرح کافور ہو شمع سحر کی روشنی

جلد پہونچا مرقد شاہ شہیدان پر مجہی
پہر دکہا یا رسلان آنکہو نکو قمر کی روشنی

ہی دعا اللہ سی عاشق ہانہ میری قبر مین

سانحہ جانی الفت خیر البشر کی بیرعشی

عاشق نوشت آخر دیوان چین ای غزل
خود بہر سال طبع چو سر گرم فکر شد

رونق گرفت دستہ گلہای باغ طبع
روشن نمود از سر آتش چراغ طبع ۱۲۹۶

تاریخ انتقال خلد آرامگاہ علیین مکان طاب ثراہ وجعل الجنۃ المثواہ جناب والد ماجد نواب حشمت الدولہ افتخار الملک میرزا ابو تراب خان بہادر ضیغم جنگ

بست چون رخت اقامت ز جہان
زایر مرقد فرزند رسول
گفت عاشق کہ بہ فردوس نمود

خادم خاص شہنشاہ انام
صاحب جود و سخا خلد مقام
حشمت الدولہ بہادر ارام

ایضاً

حشمت الدولہ بہادر قمر برج شرف
کلک عاشق پی تاریخ نوشت از سر درد

منتقل شد ز جہان چون طرف دار السلام
بجنان عاشق سلطان امم کرد آرام

رباعیات

سمجھو نہ کہ اوس دوست کو کم چاہتی ہین
یہان جاہ کسی کی نہین عاشق بخدا

ہو جان فدا یہہ ہمدم چاہتی ہین
وہ اور صنم ہی جسی ہم چاہتی ہین

ایضاً

بیتاب ہون پہلو سی جو ہی یار جدا
گھر قبر سی اور موت سی بدتر ہی یہہ رسنت

وحشت ہی جدا رونی کا انداز جدا
یارب نہو دشمن سی ہی دلدار جدا

ایضاً

گردش ہی نئی ظلم نیا جور نیا
آسودہ ہین اجلاف پریشان اشراف

کیا دور ہی گر ستم ہو کچھہ اور نیا
ای چرخ کہن ہے یہہ تیرا دور نیا

ایضاً

آفاق مین کسکو یہ صنم چاہتی ہین — عشاق کا قتل دمبدم چاہتی ہین
کچہ قدر نہین جسکو وفاداری کی — عاشق اوس بی وفا کو ہم چاہتی ہین

ایضاً

ہرچند کہ دیکھی مین پانی سے شراب — پر رونق گلشن جوانی ہے شراب
مستو کو حلاوت اس سی کیونکہ نہ ملی — شیرینی آب زندگانی ہی شراب

ایضاً

جب وصل مین اوسکی ساتھ سونا ہوگا — ہو جای گا اوس شب کو جو ہونا ہوگا
عاشق نازک بہت ہی وہ غیرت گل — پہولونکا اسے سہرے یہ بچھونا ہوگا

ایضاً

دل نی کبھی پایا نہ مزا شادی کا — ہر وقت رہا سامنا بربادے کا
اور رنگ ان سی ہے عشق پہ رخ گلگون عاشق — ہی جیسی نشان چمن کے آبادے کا

ایضاً

اک روز فنا جہان مین ہونا ہی ضرور — تنہا کنج لحد مین سونا ہے ضرور
جائیگی نہ ساتھ یہانسی دولت عاشق — جو کچھ ہی وہ دنیا ہی مین کھونا ہی ضرور

ایضاً

غش مین تیری بن دیدہ تر بند رہی — بیتاب مثال مرغ پر بند رہی
ہم ہجر کی رات صورت مردم چشم — گھر مین رہی اپنی اور نظر بند رہی

تاریخ وفات اچھی صاحب طوطی لقب فرزند ماتش صاحب

رحلت از دنیا چو کردان غنچہ لب — از چمن آمد صدای ہای ہای

در غمش ہر گل گریبان چاک شد	مرد گویا عندلیب خوش نوائے
سال فوتش گفت عاشق دفعتاً	در ارم رفت اچھی صاحب وائے

ایضاً

بنی غم کے تصویر اہل نشاط	ہوا سب کا اس رنج مین ایک حال
فراموش کیونکر نہ ہو راگ و رنگ	کری غیرت زہرہ جب انتقال
کیا رقص موقوف طاؤس نے	ترانی کا بلبل نی چھوڑا خیال
یہہ نالی کئی قمریون نی کہ حیف	اجل نے کیا سرو کو پایمال
تہ خاک پنہان ہی وہ رشک ماہ	جہان مین تھا ایکسوان جسکو سال
سنا جب کہ عاشق نی یہہ واقعہ	اوٹھا کر قلم اوسنی با صد ملال
لکھی خوب تاریخ سال وفات	کہ آہ اچھی صاحب کا داغ وصال

نتیجہ فکر گرامی افصح الفصحا اکمل الکملا استاد جناب میر [illegible] مونس سلمہ

مجید الدولہ نواب فلک جاہ	کہ جنکی ہاتھ میدان سخن ہے
ہوا ہی طبع ایسا اونکا دیوان	کہ جسکا ہر ورق جان سخن ہے
پسند آیا ہی عالی فطرتون کو	بہت مطبوع خواہان سخن ہے
غزل جو ہی وہ گلدستہ ہے تازہ	نئی بندش سے نئے شان سخن ہے
ہر اک مضمون صفائی مین چمک مین	دُر نایاب عمان سخن ہے
ہر بند اونکی دل مین نقش حیرت	مرقع ہی کہ دیوان سخن ہے
پی تاریخ مونس نی جو کی فکر	کہا دل نی گلستان سخن ہے

نتیجۂ فکر نواب میر محمد حسن خان صاحب بہادر تخلص شاگرد جناب میر [illegible] صاحب

گلزار ہے دیوان محبت فرما — جان مرغ چمن کی جس سی وابستہ ہی
جو بیت ہی مضمون کا وہ گھر ہی گویا — جو مصرعۂ موزوں ہی وہ برجستہ ہی
کے طبع اسیر نے جو فکر تاریخ — دل نی کہا اک سخن کا گلدستہ ہے

۱۲۹۹

نتیجۂ فکر استاد السلطان سید فضل حسین صاحب تخلص نصیر

زہی ذات نواب عالی نژاد — که وا یافت میراث خلق عظیم
بدولت مجید و بحشمت جلیل — ہمہ خوی او خاص بذل عمیم
عمارت نصاب و سیادت مآب — فضایل ایاب و اسیر فخیم
بگفتار موسی حسینی نسب — بہمت کریمی و ابن کریم
چہ با شعر او وقع شعر کسی — بود کی بخورشید شعر اسیم
چو دیوان مطبوع آمد بطبع — ضیا بخش آمد بطبع سلیم
زدہ مور [illegible] بچرخ — عدو گر زند طبل زیر گلیم
نصیر از پی ضبط سالش نوشت — کہ خوش مونس دل کلام کلیم

۱۲۹۹

سید افضل حسین صاحب تخلص ناصر ابن سید فضل حسین صاحب

امیر سخن در کہ از فضل یزدان — مجید است در اسم در رسم امجد
چو دیوان منظوم او گشت مطبوع — شد ارکان ملک فصاحت مشید
بتاریخش از روی اظہار نام — عجب مشرق شمس معنی قمر زد

۱۲۹۹

سید رضا حسین صاحب تخلص فنان ابن سید فضل حسین صاحب

بنا ہم ایزد از نظم روشن مضامین — کہ چون شمس طلوع بنور و ضو آمد

نفسان سال تاریخ طبعش رقم زد	که گلدستهٔ بحر ان نو آمد

حکیم میر علی ضامن صاحب تخلص شوق ابن میر علی اوسط صاحب رشک

مجید الدوله نواب دبیجاه	که در بزمش سکندر چون جلودار
مرتب کرد دیوان را بصد لطف	حروفش گل صفاهینش چو گلزار
برای نذر شوق زار اورد	لقب نظم منور با صد انوار
ز لفظ بیت بهر طبع دیوان	سنینش مسلک چون در شهوار
سه تا کن اول و هم اخرین را	ز قلبش انکه اول بود بیجار
بیفکن بهر سال ختم و طبعش	بگو این قصه منظوم مست طیار

منشی میر مظفر علی صاحب تخلص اسیر

مجید الدوله نواب فلک قدر	تخلص عاشق و فهم مرکب
مضامین تازه سب اوچیست بندش	کیاهی واه کیا دیوان مرتب
اسیر اسکی کہی تاریخ سینے	چهپا دیوان عاشق شکر یارب

خلف منشی میر مظفر علی صاحب اسیر

شکر خدای پاک که دیوان چهپکیا	اشعار را بدار خدا اسکاهی خوش سواد
پوچها سروس غیب سی مینی جواہ حکیم	بولا که منتخب ہی یہ دیوان طبع زاد

شیخ امداد علی صاحب تخلص بحر شاگرد امام بخش ناسخ

درین دیوان غزلها عشق انگیز	سراسر سرگذشت سینه ریشان
ازین رو بحر سال انطباعش	بگفتم دفتر حال پریشان

ایضاً

شاعرون کی ہین بہت دیوان مگر	تازہ اسکی شان ہی بی مثل شعر
بحر نی تاریخ یہ اسکی کہی	بی بدل دیوان ہی بی مثل شعر

۱۲۹۶

مرزا خیرات علیخان صاحب تخلص نجم شاگرد میان حجب صاحب

زهی بستان مجید الدوله عاشق ‌ ‌ لعشاق جهان بهتر وجود مرفوع
خدا داد وست جسم حسن بنیش ‌ ‌ برای اوست عشق پاک موضوع
ازین بهتر کلام عاشقانه ‌ ‌ نه چشم دیدونی کردند مسموع
بحسن بندشها و مضمون معنی ‌ ‌ خوشا طبع رمیدان محرای منبع
چنین ای نجم گفتم سال طبعش ‌ ‌ بدل النظم مجید الدوله مطبوع

ایضاً

چو دیدم این کلام عشق انگیز ‌ ‌ همانا عاشق کامل نوشتم
سنین طبع دیوان نجم از کلک ‌ ‌ نگارستان عشق دل نوشتم

شیخ محمد جان صاحب تخلص شاد شاگرد منیر صاحب

مجید الدوله بهادر سخنور دلستان ‌ ‌ به دهر ثبت نموده کلام پرجور را
سنین طبع دیوان لفظ بیت بگیر ‌ ‌ ستا نما بهر یادداشت کن دل را

مرزا وزیر علی صاحب تخلص قدیم شاگرد میر عباس صاحب سلیم

مجید الدوله نواب معظم ‌ ‌ مرتب کرد چون دیوان بعظمت
قدیم از بهر تاریخ تمامی ‌ ‌ نوشته نوبهارستان الفت

میر وزیر صاحب تخلص نور

دیوان چهپا وه نور شفافت ‌ ‌ هر سطر هے موج بحر الفت
هر شعر کے حرف آخری سب ‌ ‌ کر جمع تو سن مین هو نه دقت
تاریخ کهی یه با دل شاد ‌ ‌ شیرازهٔ دفتر فصاحت

آغا اسمعیل تخلص درد سکنهٔ اصفهان

مجید الدوله نوابی که مثلش ‌ ‌ ندیده دیدهٔ دوران جهانے

بشد دیوان او مطبوع جانان — که ہموارہ خوش و خرم از اسنے
تاریخش چنین آورد در دے — که آمد گلستانی بجز اسنے ۱۲۹۶

میر عطا حسین صاحب تخلص عطا

چو مطبوع گردید تشویق عشق — شد از ہر کلام و تصانیف فائق
چنان ہاتف غیب فرمود تاریخ ۱۲۹۶ — بہ قرآن کلام مجید نیست برحق

سید محمد حیدر صاحب تخلص حزین شاگرد حسین مرزا صاحب عشق ۱۲۹۶

ہین مجید الدولہ جو نواب شگفتہ دل — نظم فرمایا ہی دیوان ابرو افزای فلک
پائی سال طبع مین طبع حزین نے چار حرف — غنچ غور و رای رمز و داد وہم ذکا فکر

سید ذاکر حسین صاحب تخلص یاس شاگرد جناب میر نواب صاحب ۱۲۹۶

مجید الدولہ نواب بہادر — کہ ہی جنکا دیار نظم مین راج
چھپا کس حسن سے دیوان اونکا — کہ سمجھے جسکو اہل طبع سرتاج
لیے تاریخ جب کی یاس نے فکر — قلم نے لکھدیا مرغوب دل آج ۱۲۹۶

منشی اجودھیا پرشاد صاحب ملازم

بہ فرمود نواب گردون رکاب — غزلہا پر عشق و شیرین کلام
مضامین رنگین و دلچسپ صاف — کزو سامعین گشتہ لب شاد کام
چو دیوان درین سال مطبوع شد — پسندش بدل کرد ہر خاص و عام
چہ گلدستہ باغ نزہت فزاست — شگفتہ بہارش بود مستدام
بہ اہل سخن تحفہ بے بہا ست — برندش یقینی ست تا روم و شام
ہمہ سش بود تا ابد در جہان — بہ توقیر و باعظمت و احتشام
خوشا گفت تاریخ طبعش سروش — کہ دلجوی بحری ست دیوان تمام

میر باقر حسین صاحب تخلص باقر شاگرد نواب مجید الدولہ بہادر ۱۲۹۶

نواب ذی حشم کا دیوان چھپا ہی ایسا | ہر دم نثار جسپہ ہین ہزار دیوان
دیوانہ کر رہے ہین یہ شاہدان مضمون | دیکھا کبھی نہ ایسا جادو نگار دیوان
مخلوط ہو کے باہم شاعر یہ کہہ رہے ہین | یہ محفل سخن مین ہی یادگار دیوان
گلکر و شگفتہ خاطر ہین اسکے دیکھنے سے | گلزار سے ہی بہتر یہ باوقار دیوان
باقر بہار کو جب یہان ہار کر دیا تب | تاریخ طبع پائی باغ و بہار دیوان

میر سید محمد صاحب شاگرد نواب مجید الدولہ بہادر ۱۲۸۹

وہ کلام نور ہی نواب عالی جاہ کا | روشنی جسکی خدا کے مہر سے جاوید ہے
دی صدا چرخ نو اکبر نے پی تاریخ سال | واہ کیا دیوان عاشق مطلع خورشید ہے

مولوی امراؤ مرزا صاحب تخلص صادق ۱۲۸۹

ہی یہ دیوان مبارک رشک باغ | جو غزل ہی غیرت گلزار ہے
بندش مضمون رنگا رنگ سے | ہر ورق گلدستہ اشعار ہے
دل کھلا جاتا ہی اسکی سیر سے | واہ کیا ہی گلشن بیخار ہے

سید باقر حسین صاحب شاگرد میر عسکر الضیا صاحب ۱۲۸۹

ذہن پاکیزہ ہی کیا نواب عالی جاہ کا | چشمۂ دیوان سے جاری اب فصاحت بہ رہا
نظم کی آرزو کے بحجت طبع پی تاریخ طبع | شور یہ برپا مین ہی دیوان عاشق چھپ گیا

منشی جیسکھ رای صاحب تخلص مشہور ۱۲۸۹

ای زہی رتبۂ نواب مجید الدولہ | ذو الشرف جنکی تخلص سے ہی نام عاشق
قدردان شعرا صاحب ادراک سلیم | منبع فیض ہی بس ہمت عام عاشق
نیر برج سیادت قمر اوج کمال | بالتسلسل نہو کیون دور بکام عاشق
بوترابی ہین سزاوار ہی حشمت انکی | عرض اعلای شہرت ہی مقام عاشق
با شرف نظم منور ہی با فروغ اعجاز | حسن مجموعۂ دیوان ہی نظام عاشق

شعرا صید مضامین کو ہین ڈہونڈہا کرتی	خود غزالان سخن یہان ہوی رام عاشق
طبع دیوان کی یہہ تاریخ رقم کر مشہور	شاہد حسن سرای ہی کلام عاشق

مرزا محمد حسن صاحب تخلص نیر شاگرد لالہ دیا کشن صاحب ریحان

خوب دیوان یہہ تصنیف کیا عاشق نی	حسن مضمون کا ہر اک سمت ہوا شہرہ
پوری مصرعہ مین یہہ تاریخ کہی نیر نے	دفتر عشق یہہ دیوان جدید چہاپا ہے

بنو صاحب تخلص نادر شاگرد نواب محبت الدولہ بہادر

کلام اقدس نواب کی قدر	ہوا اہل سخن کو دل سے مرغوب
حقیقت مین عجب ہی حسن بندش	ہی مضمون خوش آئین خوش اسلوب
رکہی سینہ پہ اسکو شل تعویذ	دوای درد دل ہو جسکو مطلوب
لکہی نادر نے اسکی بس یہ تاریخ	چہپا ہی با صفا دیوان بہت خوب

تمت

خاتمة الطبع

الحمد لله که درین ایام فرخنده فرجام وحین اسعد دیوان مسمی نشتر الفت تصنیف نواب نامدار فلک اقتدار گردون رکاب وحید عصر حاتم دوران فیاض زمان نواب محبت الدوله بهادر ادام الله اقباله معرفت میر ضامن علی تاجر کتب واقع شهر لکهنو دهم شهر [illegible] سنه [illegible] ہجری در مطبع اسدی باہتمام میر اسد الله رونق الطباع پذیرفت

مقبول شائقین جہان گشت فقط